احوال و آثار

مفتی عزیز احمد

قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

غلام اویس قرنی

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

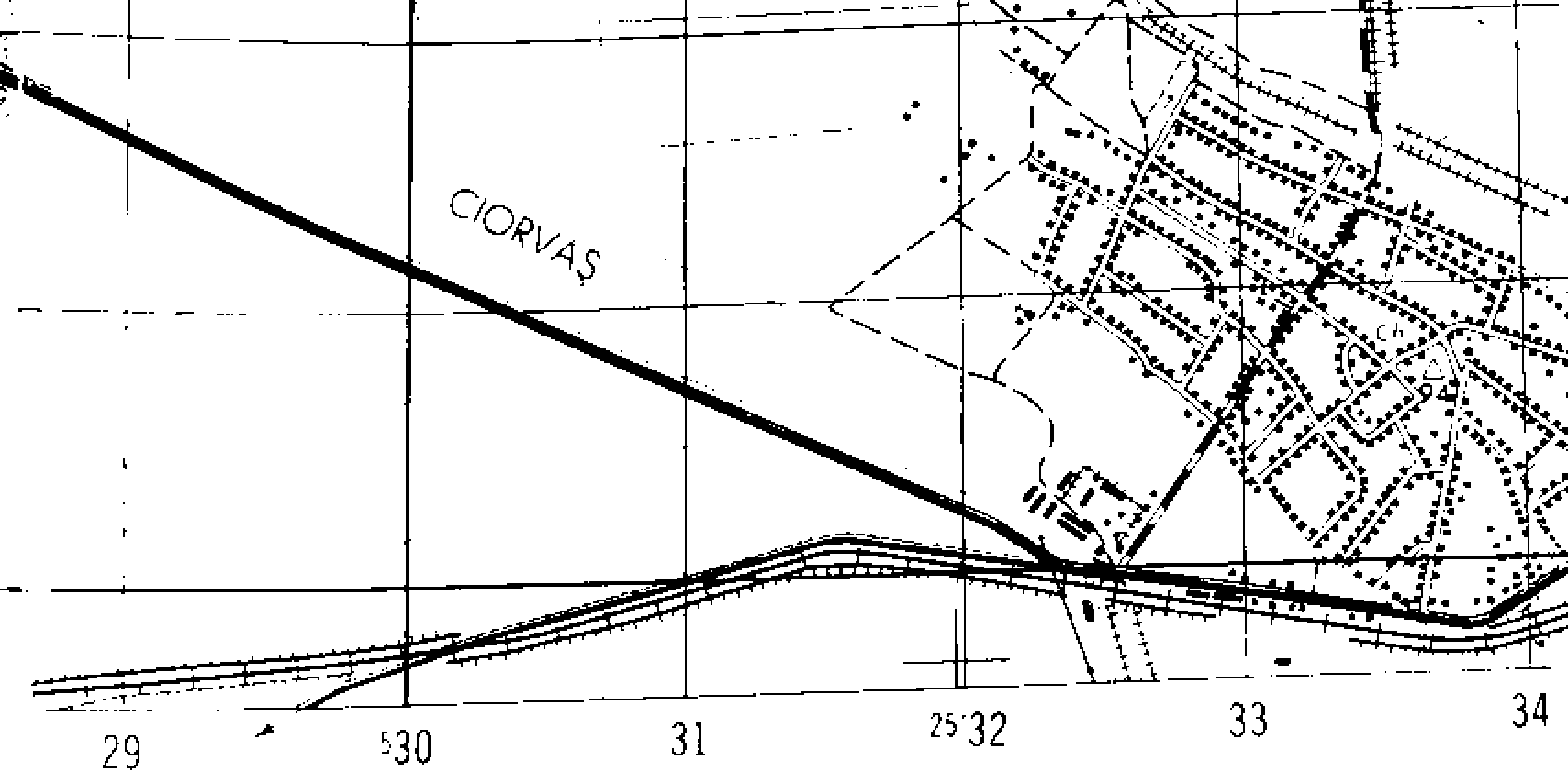

Scal

Meters 1000 500 0 1

CONTOUR INTERVAL 20 METERS
SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS

SPHEROID	WORLD GEODETIC SYS
GRID	1 000 METER UTM ZONE
PROJECTION	TRANSVERSE MERCA
VERTICAL DATUM	MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRI
	MOLO SARTO
HORIZONTAL DATUM	WORLD GEODETIC SYS
PRINTED BY	DMAHTC

A LANE IS CONSIDERED TO BE 2 5 TO LESS THAN 3 6 METERS (8 TO LESS THAN 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2 5 TO LESS THAN 4 9 METERS (8 TO LESS THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY

COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED
Grid: Add 69 m E Add 195 m N
Geographic Add 3 2" Long Add 3 1" Lat

100 METER WGS

46
45
12
13

WGS Example 123

WHEN REPORTING AC METER LINE PREFIX TH SQUARE IDENTIFICATI THE POINT LIES
WGS Example

ES

GRID ZONE DESIGNATION

WHEN REPORTING OU ZONE DESIGNATION THE GRID ZONE

Marfat.com

احوال و آثار

مفتی عزیز احمد

قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

غلام اویس قرنی

ادارہ معارف نعمانیہ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

قت من

(١٤٤٥)

احوال و آثار

حضرت مولانا

مفتی عزیز احمد

قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

غلام اویس قرنی

ادارہ معارفِ نعمانیہ

شاد باغ، لاہور پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۸

53053

نام ——— احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ

مرتب ——— غلام اُویس قرنی (بی۔اے)

کتابت ——— محمد عظیم اللہ

پروف ریڈنگ ——— محمد رمضان اوکاڑوی

تعداد ——— گیارہ سو

سن اشاعت ——— رجب ۱۴۱۱ھ / فروری ۱۹۹۱ء

شرفِ اشاعت ——— ادارہ معارف نُعمانیہ لاہور

ہدیہ ———

نوٹ :

بیرون جات کے شائقینِ علم ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب کریں ۔

ملنے کے پتے

۱ ۔ ادارہ معارف نعمانیہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور ۵۴۹۰۰۰ پاکستان

۲ ۔ جامع مسجد حبیبیہ حنفیہ شاد باغ لاہور

Marfat.com

قصں دک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

خیر التابعین ، سُلطان العاشقین

تاجدارِ یمن حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی بارگاہِ عرش پناہ میں اس حقیر کوشش

کو پیش کرتا ہوں ۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

احقر

غُلام اویس قرنی عفی عنہ

Marfat.com

تقدیم

۱۹۸۸ء میں احقر راقم الحروف پر اللہ رب العزت اور اُس کے محبوب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص کرم ہوا حج بیت اللہ شریف کی سعادت ملی اور حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔

فالحمد للہ علی ذٰلک

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران سرکارِ مدینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بےکس پناہ میں اکثر یہ دعا کرتا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے کمال فضل و کرم سے احقر پر نظرِ کرم فرماتیے اور مجھے کسی بزرگ ہستی کی صحبت سے نوازتیے۔ چنانچہ اِس خواہش کی تکمیل کی بشارت وہیں مدینہ شریف میں ملی۔ اور ایک روز مجھے پاکستان سے میرے نہایت محترم دوست جناب حافظ محمد فیاض احمد زید مجدہٗ کا خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ "یہاں علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ایک بزرگ شخصیت حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ جو حقیقت میں ایک تبع سُنّت ہستی ہے"۔ بہر حال جب پاکستان واپس آیا تو مذکور دوست کے ہمراہ حضرت موصوف

کے دراقدس پر حاضر ہوا۔ قدم بوسی اور دست بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرتِ والا مرتبت کو جیسا سُنا تھا اُس سے کہیں زیادہ پایا۔ اِس دَورِ قحط الرجال میں آپ علیہ الرحمہ کو ایک منفرد مقام حاصل تھا۔ آخری

Marfat.com

ایامِ زندگی میں ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور کی سرپرستی فرماتے رہے۔ گوکہ آپ علیہ الرحمہ کی صحبتِ بابرکت تقریباً دو سال میسّر رہی لیکن اس قلیل مدّت میں جو استفادہ ہوا وہ غنیمت ہے مگر مزید اپنی خواہشات کی تکمیل جیسے چاہتا تھا نہ کر سکا۔ وہ حسرت دل میں ہمیشہ ایک قلق و اضطراب کا باعث رہے گی۔ اب سوائے ان کی یاد اور ذکرِ خیر کے کوئی مونسِ غم خوار نہیں سوجھتا اس لئے اُن کی یادوں کے دیپ جلانے کے لئے یہ چند اوراق سپردِ قلم کئے ہیں۔ تاکہ میرے لئے اور حضرت گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باقی چاہنے والوں کے لئے تسلّی کا باعث ہو کہ

ع ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

آخر میں مَیں اپنے محترم دوست حافظ محمد فیاض احمد زید مجدہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کے لئے اہلِ علم و دانش سے مضامین اکٹھے کرنے میں مدد فرمائی اور اُن حضرات کا بھی مشکور ہوں۔ جنہوں نے مالی معاونت اور اپنے قیمتی مشورے عنایت فرمائے۔

جزاہم اللہ تعالیٰ فی الدّارین

اور بارگاہِ ربّ العزّت میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اس عاجز کی کوشش کو ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بحرمتِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم

حقیر پُر تقصیر

غلام اویس قرنی عفی عنہٗ

Marfat.com

مناجات

از : اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ، رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے رُخ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

بحضور سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

محبِ رسولؐ حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ھدیۂ نعت

نعت سے اس شاہ کی عاجز میری تقریر ہے
جا بجا جس کی صفت قرآں میں تحریر ہے

ہے نبوّت آپ کی سب انبیاء سے بیشتر
حکمتِ حق سے اظہار میں تاخیر ہے

ہر کتابِ آسمانی ہے مُبَشِّر آپ کی
ہر نبی سے خیر مَقدَم کی ہوئی تبشیر ہے

رازدارِ کُنتُ کنزاً تاجدارِ مارمیت
اس سے مشتِ خاک ، کفار کی تدبیر ہے

نعت شاہِ دیں میں آنا مدحِ اہلِ بیت کا
عاشقوں کے حق میں لذّت بخش قندو شیر ہے

فَاطِمَۃُ بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ ہے ارشادِ رسولؐ
جز کو غیرِ کل سمجھنا وہم کی تدبیر ہے

بابِ علمِ نبی مولا علی ہیں بالیقین
اُن کی ہر تقریر قرآں کی تفسیر ہے

Marfat.com

راکبِ دوشِ نبی ہیں حسن و حسین
واہ وا نورِ علی نور ان کی کیا تنویر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیروں کا باراں ہے اُدھر
اور ادھر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

دیکھو شاہِ کربلا نے دے دیا سجدے میں سر
ایسی واسجد واقترب کی کس نے کی تفسیر ہے

لافتیٰ الاّ علی لاسیف الاّ ذوالفقار
وہ خدا کا شیر، شاہِ دین کی شمشیر ہے

ہے محبِّ اہلِ بیت و مخلص اصحابِ پاک
یہ فقیر قادری بھی واہ خوش تقریر ہے

بزبانِ قبلہ حافظ مفتی **عزیز احمد قادری** بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

منقبت

بحضور قبلہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی قدس سرہٗ العزیز

از: غلام اویس قرنی

گلزارِ دیں کی جان جُدا ہم سے ہو گئے
مفتیٔ والا شاں جُدا ہم سے ہو گئے
کوئی کہے یا نہ کہے میں تو کہوں گا یہ !
وہ دین کے پاسباں جُدا ہم سے ہو گئے
عالم تھے با عمل وہ مفتی تھے بے مثال
عظمت کے وہ نشاں جدا ہم سے ہو گئے
غلامِ اویس قرنی کہدے تو بالیقیں
خلدِ بریں کے مہاں جدا ہم سے ہو گئے

Marfat.com

علم کی اہمیت و ذکر مفتی صاحب علیہ الرحمۃ

از: رئیس العلماء جامع معقول و منقول حضرت علامہ قاضی غلام محمود احمد صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ المنادبین بآدابہ امابعد :

یہ حقیقت ہے کہ انسان کا امتیاز علم کی وجہ سے ہے لیکن یہ نکتہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کی خصوصیت مطلق علم ہی نہیں یعنی ہر قسم کے علم کو انسانی خصوصیت کی وجہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ مطلق علم یعنی علم کی کوئی نہ کوئی نوع تو قریب قریب ہر مخلوق کو حاصل ہے۔ حتیٰ کہ جانور بھی علم سے خالی نہیں۔ اس لئے مطلق علم پر ہی انسانی خصوصیت کا دارومدار نہیں اور نہ ہی مطلق علم سے انسان کی فضیلت و شرافت اور دوسری مخلوقات میں افضلیت نمایاں ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ اُسے (انسان) کو کوئی ایسا علم حاصل نہ ہو جو اس کے سوا کسی کو حاصل نہ ہو۔ آج کی دُنیا میں علم کی رائج شدہ جتنی بھی اقسام ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی انسانی خصوصیت کی حامل نہیں بلکہ جانوروں کو بھی ایسے علوم سے کچھ نہ کچھ مس ضرور ہے۔ اس لئے انسان اپنی افضلیت اور دوسری مخلوقات میں اپنی برتری ان غیر مخصوص علوم سے نہیں جتا سکتا۔

آج انسان اگر یہ دعویٰ کرے کہ میں اس لئے اشرف المخلوقات ہوں کہ میں انجینئر ہوں اور اعلیٰ سے اعلیٰ ڈیزائنوں کی بلڈنگیں اور کوٹھیاں تیار کر

Marfat.com

سکتا ہوں تو یہ دعویٰ قابل سماع نہ ہوگا کیوں کہ اس علم سے تو جانور بھی خالی نہیں وہ بھی دعویٰ کر سکیں گے کہ ہم بھی انجینئر ہیں اور اپنے مناسب حال راحت دہ مکانات بناتے ہیں بیا (جو ایک چھوٹا سا چڑیا نما پرندہ ہے) اپنے لئے عجیب و غریب قسم کا گھونسلا بناتا ہے جس میں کئی کمرے ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا الگ جتنی کہ اس میں بچوں کے لئے جھولا بھی ہوتا ہے۔ گویا کہ مختلف قسم کے کمرے ہوتے ہیں یہ گھونسلا درخت میں لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن مضبوط اتنا ہوتا ہے کہ آندھی آتے یا طوفان مگر اس پر کوئی زد نہیں پڑتی۔

کیا یہ اعلیٰ ترین صفت نہیں ہے۔؟

کیا یہ بیا یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ میں بھی انجینئر ہوں۔؟

کر سکتا ہے اور ضرور کر سکتا ہے تو پھر انسان کا انجینئر ہونا انسان کے لیے مخصوص کہاں رہا جو اس کی افضلیت اس پرندے پر ثابت ہو۔ شہد کی مکھی اپنا چھتا بناتی ہے۔ اس کے ہشت پہلو سوراخ اس قدر مساوی ہوتے ہیں کہ انسان پرکار سے بھی اتنے صحیح خانے شاید ہی بنا سکے۔ پھر اس میں بچوں کے رہنے اور پلنے کے خانے الگ اور شہد کے الگ ہوتے ہیں اور یہ چھتا بارش میں خراب ہوتا ہے نہ طوفان میں اپنی جگہ سے ہلتا ہے۔

کیا یہ انجینئری اور کاریگری نہیں ہے؟ اگر ہے اور بلا شبہ ہے تو آپ کو کب حق پہنچتا ہے کہ آپ انجینئری کا فن اپنی نوع کے ساتھ مخصوص بتلا کر اس مکھی پر اپنی فضیلت و برتری ثابت کر سکیں۔

سانپ اپنی بمی مٹی سے بناتا ہے۔ جو اوپر سے برجیوں دار گنبد کی مانند ہوتی ہے اور اس کے اندر نہایت صاف ستھری نالیاں پیچ در پیچ بنی ہوتی ہوتی ہیں جن میں سانپ اور اس کے بچے رینگتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

کیا اسے انجینئری اور صنعت کاری نہیں کہیں گے؟

ایک شبہ کا ازالہ اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ انسان تو بڑی عالی شان عمارتیں بناتے ہیں جو خوشنمائی اور نفاست میں ان گھونسلوں اور بھٹوں سے کہیں زیادہ اچھی اور اعلیٰ ہوتی ہیں اس لیے انسان اور یہ جانور اس علم اور فن میں یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مکان کا عمدہ اور عالی شان ہونا مکین کی ضرورت اور راحت کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ دوسری مخلوق اپنی ضرورت کی رعایت کرتی ہے اور آپ اپنی ضرورت کی۔ اگر یہ پرندے اور جانور آپ کی کوٹھی کو للچائی نظروں سے دیکھتے تو آپ برتری کا دعویٰ کر سکتے تھے۔ لیکن جیسے آپ اُن کے مکانات سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح وہ بھی آپ کے بنگلوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر کسی کو شبہ ہو تو وہ سانپ بیّا یا شہد کی مکھی کو کسی کوٹھی یا بنگلے میں آباد کر کے دیکھے وہ کبھی بھی آمادہ نہ ہوں گے بلکہ اپنا ہی مکان بنا کر رہیں گے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ مکان کی صفت میں دونوں برابر ہیں اور اپنے اپنے رنگ کے ماہر ہیں۔ لہٰذا صرف انجینئری ہی کو بنیاد بنا کر انسان اشرف المخلوقات ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

علم طبّ کی مثال علم طبّ ایک تجرباتی علم ہے یہ علم جس طرح انسان کو حاصل ہے اسی طرح حیوانوں میں بھی یہ علم اُن کی اپنی بساط کی قدر پایا جاتا ہے۔ اِس لیے اگر انسان یہ دعویٰ کرے کہ صرف میں ہی طبیب ہوں اور مجھے ہی اس علم کا شرف حاصل ہے لہٰذا میں اس علم اور فن کی رُو سے اشرف المخلوقات ہوں تو غلط ہے۔ کیونکہ جانور بھی یہ دعویٰ کر

Marfat.com

سکتے ہیں کہ ہمیں بھی علم طِبّ میں مہارت ہے۔ فرق اگر ہوگا تو صرف یہ کہ انسان پر زیادہ بیماریاں آتی ہیں تو یہ دواؤں کی زیادہ اقسام جانتے اور استعمال کرتے ہیں۔ جانوروں کو کم بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ دوائیں بھی کم جانتے ہیں مگر اس کمی و بیشی کے فرق سے علمِ طِبّ صرف انسان کی خصوصیت قرار نہیں پا سکتا۔

ایک سبق آموز مثال

ایک شخص نے اپنا چشم دید واقعہ سنایا کہ تقسیم سے قبل مجھے ہندو ریاست اندر گڑھ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ میں اکثر وہاں جایا کرتا تھا کیونکہ میرے بعض اعزہ (رشتہ دار) وہاں اُونچے عہدوں پر فائز تھے۔ اس ریاست میں بندروں کو مارنے کی ممانعت تھی۔ اس لیے بندروں کی تعداد ہزاروں کی حد تک تھی۔ بندر کی جبلت میں شرارت اور چالاکی بلکہ ایذا رسانی داخل ہے۔ اس لیے وہ کافی نقصان کرتے تھے۔ کبھی برتن اُٹھا کر بھاگ جاتے، کبھی کپڑے اُٹھا کر لے جاتے چونکہ ایک مرتبہ ہم نے سوچا کہ کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ اس لئے ہم نے ایک روپیہ کا سینکھیا (زہر کی ایک قسم) خریدا اُسے آٹے میں ملایا اور روٹیاں پکا کر مکانوں کی چھتوں پر ڈال کر خود چھپ کر ایک گوشے میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے کہ اب بندر آکر ان روٹیوں کو کھائیں گے اور مر جائیں گے۔

کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ بندر آئے مگر اُن روٹیوں سے دُور کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ یہ کیا حادثہ پیش آیا کہ روٹیاں بکھری ہوئی پڑی ہیں۔ یقیناً اِس میں کچھ بات ہے ورنہ روٹیاں یوں نہیں بکھیری جاسکتیں۔ خیر روٹیوں کو غور سے دیکھا پھر سُونگھا۔ بالآخر اُنہوں نے کسی روٹی کو ہاتھ نہیں لگایا اور چلے گئے۔ ہم سمجھے کہ تدبیر فیل ہوگئی لیکن چالاک بندروں کا یہ قافلہ واپس جا کر پھر اپنے ساتھ اور

Marfat.com

بندروں کو لایا۔ چودہ[۱۴] پندرہ[۱۵] موٹے موٹے بندر اُن کے ہمراہ آئے اور روٹیوں کے اِرد گِرد گھیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد ایک آگے بڑھا اور اس نے روٹیوں کو سونگھا۔ پھر دوسرا آگے آیا اس نے ایک روٹی توڑی اور اس کے ٹکڑوں کو سونگھا اور روٹیوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اب ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ سمجھ گئے ہیں لہذا ہماری تدبیر ناکام ہو گئی۔ مگر تھوڑی دیر بعد تقریباً ساٹھ ستّر بندروں کا ایک قافلہ آیا اور اُن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں کسی درخت کی ایک ٹہنی پکڑی ہوئی تھی اور اس ٹہنی کے ساتھ ہرے ہرے پتّے تھے۔ اُنہوں نے پہلے روٹیوں کو توڑ کر اُن کے ٹکڑے کئے۔ گویا پوری جماعت میں یہ اصول پیشِ نظر تھا کہ ؎

نیم نانے گر خورد مردِ خدا　　بذلِ درویشاں کند نیمے دِگر

پھر بندر بانٹ تو مشہور ہے ہی۔ آخر کار وہ ٹکڑے باہم بانٹ لیے اور ہر ایک نے ایک ٹکڑا کھا کر اوپر سے وہ پتّے چبا لیے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ وہ تو دندناتے ہوئے ـــــ چلے گئے اور ہم دیکھتے ہی رہ گئے کہ مال بھی ضائع کیا اور وقت بھی۔ بنا نتیجہ کچھ نہیں۔

اس سے اندازہ یہ ہوا کہ پتّے وہ جو ساتھ لائے تھے وہ زہر کا طریاق تھے۔ جو ان بندروں کو معلوم تھا۔

اب بھی اگر انسان یہ دعویٰ کرے کہ طبیب صرف میں ہی ہوں۔ جو کہ جڑی بوٹیوں کی خاصیتیں جانتا ہوں تو یہ دعویٰ غلط ہو گا۔ کیوں کہ دعویٰ تو بندر بھی کر سکتے ہیں کہ ہم بھی طبیب ہیں جو زہر خوردہ کا علاج کر سکتے ہیں اور جب یہ واضع ہو گیا کہ جانوروں میں بھی اطبّاء اور معالج موجود ہیں اور وہ بھی حسبِ ضرورت دوا استعمال کر کے دُکھ درد کا دفعیہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ

Marfat.com

پیش بندی کر کے بیماری کو پہلے سے ہی روک دیتے ہیں تو فنِ طب میں ان کا دخل معلوم ہوا۔

اے انسان! پھر تجھے خواہ مخواہ ہی دعویٰ ہے کہ صرف ہم ہی ہی اطباء ہیں اور فنِ طب کی وجہ سے جانوروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ جب کہ آپ اور بندر نفسِ فن میں برابر ہیں۔ گو کچھ خصوصیات کا فرق ہی سہی۔

فن سیاست اور حیوانات

پھر اگر انسان یہ کہے کہ طب نہ سہی فن سیاست سہی میں سیاست جانتا ہوں اور اپنی ملت کا نظم کر سکتا ہوں۔ سیاسی نظام قائم کر کے قوم کی خدمت منظم طریقے سے کر سکتا ہوں اس لیے انسان کو دوسری مخلوق پر فضیلت ہے تو میرے خیال میں یہ دعویٰ بھی غلط ہے میں کہتا ہوں فن سیاست بھی انسانی خاصہ نہیں۔ بلکہ اس فن کا علم بھی حیوانات میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً۔

شہد کی مکھی بھی اپنی ملت کی سیاسی اور انتظامی تنظیم کر سکتی ہے کیونکہ شہد کی مکھیاں جب چھتہ بناتی ہیں تو اس کے نظام کی تشکیل اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے وہ اپنا امیر منتخب کرتی ہیں جس کا نام عربی زبان میں یعسوب ہوتا ہے یہ امیر اس چھتہ پر ہر وقت منڈلاتا رہتا ہے۔ ساری مکھیاں اس امیر کی اطاعت کرتی ہیں۔ اس قلعہ نما چھتے کی اندر انتظامی تقسیم ایسے ہوتی ہے کہ اس چھتہ کے ایک حصہ میں تو شہد بھرا جاتا ہے اور ایک حصہ میں بچے پلتے ہیں۔ ایک حصہ میں بڑی مکھیاں رہتی ہیں اور امیر ان سب کی نگرانی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی مکھی قومی اصولوں کی خلاف ورزی کرے تو اس کی سزا دیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مکھیوں کے چھتے کے نیچے کچھ مکھیاں سر کٹی اور ٹوٹی ہوئی پڑی ہوتی

Marfat.com

ہیں۔ کسی کا سر کٹا ہوا ہوتا ہے تو کسی کی کمر ٹوٹی ہوئی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی مکھی کسی زہریلے پتے پر بیٹھ کر اس کا زہریلا مادہ چوس کر آتی ہے جس سے بنے ہوئے شہد کا زہریلا ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ تو مکھیو کا امیر (یعسوب) اُسے فوراً محسوس کرتا ہے کہ یہ مکھی زہریلا مادہ لے کر آئی ہے اور وہ فوراً اُس مکھی کی گردن توڑ دیتا ہے تاکہ وہ مکھی زہریلا مادہ لے کر چھتے میں گھسنے نہ پائے اور اُس زہریلے مادے سے قوم کے دوسرے افراد کی جانیں ضائع نہ ہوں۔ گویا وہ سمجھتا ہے کہ اگر ایک جان لے کر پوری قوم کو بچالیا جائے تو کوئی جرم نہیں یعنی اس کی سیاست نے یہ اصول سمجھائی ہے کہ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ" (القرآن) یعنی اگر ایک موت سے پوری قوم کی حیات بچ جائے تو اس موت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اس قتلِ نفس پر مکھیوں کی اطاعت کا یہ عالم ہے کہ نہ کوئی ایجی ٹیشن ہوتا ہے نہ امیر کے خلاف مظاہرے ہوتے ہیں۔ چپ چاپ خوش دلی سے امیر کے اس فعلِ قتل پر گردن جھکا دی جاتی ہے کسی کو یہ خلجان نہیں گزرتا کہ یہ کیوں ہوا بلکہ تمام قوم سرِ اطاعت جھکا دیتی ہے۔

اولی الامر (امیر) کا انتخاب، پھر اس کے سامنے سمع و اطاعت، پھر قوم کی انتظامی تشکیل اور نظم کے تحت مکانات کی تقسیم، پھر بے راہ روی پر مجرم کا قتل اگر یہ سیاست نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

اگرچہ آج ہمارے مُلک میں بھی شہد کی مکھیاں پالنے اور اُن سے شہد تیار کروانے کا کام لیا جا رہا ہے لیکن ضلع بجنور (انڈیا) کے ایک قصبہ نجیب آباد میں جس کثرت سے شہد پایا جاتا ہے اور وہاں شہد کی مکھیوں کو پالنے کا جو انتظام ہوتا ہے وہ خاص اہمیت و شہرت کا حامل ہے بلکہ وہاں جو لوگ اپنی

Marfat.com

بچیوں کو جہیز میں تین یا چار مکھیاں دیتے ہیں۔ اُن کا شمار اُمراء میں ہوتا ہے۔ اب سُننے والے کو اس پر تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ جہیز میں مکھیاں دینا کونسی امارت کی نشانی ہے۔ مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ جب وہ لوگ کسی خاص جگہ مکھیوں سے چھتہ لگوانا چاہتے ہیں تو اس امیر مکھی یعنی یعسوب کو پکڑ کر اس جگہ بٹھلا دیتے ہیں تو ساری مکھیاں وہیں جمع ہو کر چھتہ بناتی ہیں اور شہد وہیں جمع ہو جاتا ہے اس گُر کو سامنے رکھ کر وہاں کے شہد کے کاروباری دو چار امیر مکھیاں پکڑ کر ڈبہ میں بند کر کے بیٹی کو جہیز میں دے دیتے ہیں۔ وہ لڑکیاں ترکیب تو جانتی ہوتی ہیں بمناسب مقام پر ان مکھیوں کو بٹھا دیتی ہیں تو وہیں شہد کی مکھیوں کے چھتے لگ جاتے ہیں اور کئی کئی کلو شہد ہوتا ہے۔ تو چار مکھیاں جہیز میں دینے کا یہ مطلب ہوا کہ تقریباً بیس پچیس کلو شہد بنانے کا انتظام کر دیا گیا۔

اس سے شہد کی مکھیوں کی اطاعت شعاری اور نظم پسندی معلوم ہوتی جس کی نظیر انسان میں بھی نہیں۔ تو اس نظم پسندی اور تنظیم ملت کی اعلیٰ ترین سیاست کے ہوتے ہوئے بھی آپ کو خواہ مخواہ ہی یہ دعویٰ ہو گیا ہے۔ کہ انسان ہی صرف سیاست دان ہے۔ جبکہ مکھیاں بھی یہ دعویٰ کر سکتی ہیں کہ ہم بھی سیاست دان ہیں۔ تو اگر آپ کسی امیر کے تحت رہ کر تقسیم عمل کریں کہ کوئی غذا مہیا کرے، کوئی تعلیم کا کام کرے، کوئی فوج میں بھرتی ہو کر مُلک کی حفاظت کرے تو ہر کام بلاشُبہ عُمدہ ہے، ضروری بھی ہے۔ مگر محض انسان کی خصوصیت نہیں مکھیاں بھی یہ کر سکتی ہیں اس لئے تنظیم کوئی وجہ فضیلت نہیں کہ انسان اپنے آپ کو باقی حیوانات سے برتر سمجھے۔

بطخوں میں سیاست و تنظیم

بطخوں میں بھی سیاست پائی جاتی ہے جب بطخیں سوتی ہیں تو اُن کا امیر اُن کی

Marfat.com

نگہبانی اور پاسبانی کرتا ہے۔ وہ ساری رات جھیل میں ایک ٹانگ پر کھڑا رہتا ہے۔ جب کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو فوراً آواز لگاتا ہے اور ساری قوم کو خطرے سے آگاہ کرتا ہے۔ ساری بطخیں بیدار ہو جاتی ہیں اور فوراً ایک قاعدے کے مطابق مثلث کی شکل میں اڑتی ہیں۔ امیر آگے آگے اور بطخیں دو لائنوں میں اس کے پیچھے پیچھے اُڑتی ہیں۔ تمام بطخوں کا یہ قافلہ امیر کی پوری پوری پیروی کرتا ہے اور کسی کو امیر پر یہ اعتراض نہیں ہوتا کہ وہ اس سمت کیوں جا رہا ہے۔ پھر جہاں امیر بیٹھتا ہے تمام بطخیں وہیں اُتر پڑتی ہیں۔ یہ سیاست نہیں تو اور کیا ہے۔ اس سے بہتر سیاست اور تنظیم کیا ہو سکتی ہے کہ اپنی رعایا اور قوم کو ہر خطرے سے آگاہ کرنا اور بچانا۔ خود بیدار رہنا اُن کو چوکنا رکھنا۔ کیا یہ سیاست کی بہترین اور ترقی یافتہ مثال نہیں۔ اس لیے سیاسی تدابیر اور جوڑ توڑ کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات نہیں کہلا سکتا بلکہ اصول سیاست میں دوسرے حیوانات بھی اس کی برابری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا سیاسی نظام بڑا وسیع ہے میں کہتا ہوں جناب اس میں کون سا فرق ہے آپ لوگوں میں جرائم زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس لیے روک تھام کی تدابیر بھی زیادہ ہیں۔ دوسرے حیوانوں میں جرائم کی تعداد کم ہے اس لئے تدابیر بھی کم اس سے تو کیڑوں اور بطخوں کی فضیلت ہی آپ پر ثابت ہو گی۔ نہ کہ کمتری۔ لہٰذا اصل سیاست میں برابری ثابت ہو گئی اور پھر آپ کا یہ دعویٰ بھی غلط ہو گیا کہ ہم چونکہ فنِ سیاست سے واقف ہیں اس لیے اشرف المخلوقات ہیں۔

مکڑی کی صنعت کاری

اگر انسان یہ کہے کہ میں کپڑا بُننے کا فن جانتا ہوں۔ لہٰذا میں دوسری مخلوق سے افضل ہوں تو مکڑی آکر یہ کہے گی کہ یہ کام تو میں بھی جانتی ہوں۔

Marfat.com

دیکھئے! مکڑی سفید رنگ کا خیمہ تانتی ہے۔ جس کی طنابیں چاروں طرف کھنچی رہتی ہیں۔ وہ خیمہ اتنا باریک اور ملائم ہوتا ہے کہ مانچسٹر کی ململ بھی اتنی صاف اور باریک نہیں ہوتی۔ اور اتنا مضبوط کہ جس کو آندھی ہوا کے سخت جھونکے اور بڑی سے بڑی طوفانی بارش بھی نہیں ہلا سکتی اس کی طنابیں اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں سرکتیں۔ آپ تو سوت سے کپڑا بنتے ہیں۔ مگر وہ خدا جانے کس چیز سے اپنا خیمہ بناتی ہے کہ وہ پھٹتا ہے نہ میلا ہوتا ہے۔

پھر اگر انسان یہ کہے کہ میں شکار کر کے دوسرے حیوانات کو اپنے قبضے میں لا سکتا ہوں۔ اور سوت کے بنے ہوئے جالوں کے ساتھ مچھلی سے شیر تک کا شکار کر سکتا ہوں۔ لہٰذا ہماری تدبیر کو کون پہنچ سکتا ہے تو پھر مکڑی آگے بڑھ کر کہے گی۔ کہ میں اس سے بہتر جال بن سکتی ہوں۔ اور جب وہ جالا تنتی ہے۔ تو مکھیاں اس میں پھنس جاتی ہیں۔ بہت چلاتی ہیں مگر اس جال سے نکل نہیں سکتیں۔ تو کیا یہ غیر نوع کا قابو میں لانا نہیں۔؟

نتیجہ قصہ مختصر علوم و فنونِ طبعیہ میں انسان اپنی خصوصیت نہیں جتلا سکتا۔ کیونکہ ضروریاتِ زندگی کا کوئی فن ایسا نہیں جو دوسرے حیوانات میں نہ ہو۔ حتیٰ کہ اگر انسان یہ کہے کہ میں سائنس کی مدد سے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ہزاروں فٹ کی بلندی میں پرواز کر سکتا ہوں تو ایک کوا اور کرگس بھی اپنے

ترقی یافتہ سے مراد اصلی معنوں میں ترقی یافتہ ہے نہ کہ پاکستان اور ایسے دوسرے ممالک والی ترقی یافتہ جس میں رعایا کا خون پی کر سیاست کی جاتی ہے۔ ووٹ کی خاطر ہر نتھو پھتو خیرے کو باپ کہنے والے بعد میں اپنے حقیقی باپ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور سیاست کو نئے دولت اور عزت کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

پروں کی مدد سے اُتنی ہی بلندی میں پرواز کرسکتا ہے۔ لہذا اس میں بھی انسان کو خصوصیّت حاصل نہیں۔

غرض کوئی طبعی فن ایسا نہیں ہے جس میں دوسرے حیوانات انسان کی ہمسری کا دعویٰ نہ کرسکیں۔

اگر انسان سیاست کا مدعی ہوگا تو شہد کی مکھی اور بطخ سامنے آکر اس دعوائے خصوصیّت کو باطل کردے گی۔

اگر انسان کپڑا بننے اور جال بنانے کے فن کا دعویٰ کرے گا۔ تو مکڑی سامنے آکر بولے گی یہ کام تو میں بھی کرسکتی ہوں۔

اگر انسان فنِ طب کی مہارت کا دعویٰ کرے گا تو بندر اُچھل کر کہے گا کہ جڑی بوٹیوں کی خاصیتیں میں بھی جانتا ہوں اور مجھے زہر کا تریاق معلوم ہے۔

اگر انسان فنِ پرواز میں اپنی مہارت جتائے تو پرندے سامنے آکر کہیں گے کہ اس فن میں تو ہم تم سے زیادہ ماہر ہیں۔

اگر انسان انجینیری اور فنِ خانہ سازی کا دعویٰ کرے گا تو ہر چرند پرند اور درندے سامنے آجائیں گے اور کہیں گے یہ کام تو ہم سب جانتے ہیں۔

بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ رہنے سہنے، لباس پہننے، علاج کرنے کرانے، مکان بنانے اور تنظیم و سیاست کاری میں تو انسان کے ساتھ دوسرے حیوان بھی شریک ہیں اور ان فنون کی وجہ سے تو انسان ان جانوروں سے افضل نہیں ہوسکتا تو پھر وہ کونسی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اسے اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔

انسان کا امتیاز

افضلیت کسی خصوصیّت کی بناء پر ہوتی ہے ایسی خصوصیّت جو انسان میں ہو اور دوسروں میں نہ ہو تو

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ وہ علم جو صرف انسان میں ہے اور اس کے سوا اور کسی میں نہیں وہ علم شرائع اور علمِ احکام خداوندی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوتی ہے۔ انسان اسی علم کے ذریعہ سعادت کے درجات طے کرتا ہے۔ اور عنایت خداوندی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ یہ علم کسی بھی غیر انسان میں نہیں پایا جاتا نہ ملائکہ میں یہ علم موجود ہے نہ جنات اس علم سے آراستہ ہیں، حیوانات واقف ہیں نہ جمادات ونباتات۔ علم شرائع ہی صرف انسان کی وہ خصوصیت ہے۔ جس نے اسے سب مخلوقات پر فوقیت وفضیلت دی ہے۔

علم شریعت کی حقیقت

درحقیقت یہ علم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ علم اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور نامرضیات (پسندیدہ وناپسندیدہ) کے جاننے کا علم ہے اور کسی کی مرضی بلا اس کے بتلائے ہرگز معلوم نہیں ہوسکتی جبکہ اللہ تعالیٰ ہر کس وناکس کو اپنی بات نہیں بتاتا۔ تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو مخصوص فرمایا اور اس میں بھی برگزیدہ تر طبقہ انبیاء علیہم السلام کا تھا۔ جن کو اس نے اپنی مرضیات ونامرضیات سے آگاہ فرمایا اور بتلایا کہ میں فلاں چیز سے خوش ہوتا ہوں اسے کرو اور فلاں چیز سے ناخوش ہوتا ہوں اسے نہ کرو یعنی امر ونہی

پس امر ونہی کے قانون کو شریعت کہتے ہیں اس شریعت کے علم کے لیے نبوت رکھی اور یہ نبوت نوع انسانی کے ساتھ مخصوص رکھی اور نبوت کے علوم صرف انسان کو دیئے۔

دیگر مخلوقات پر انسان کی برتری

چار ذی شعور مخلوق یعنی انسان، ملائکہ جنات اور حیوانات میں سے یہ علم (شریعت کا علم) صرف انسان کو بخشا۔ باقی تین اقسام یعنی ملائکہ، جنات اور

530 53

Marfat.com

حیوانات میں سے کسی کو بھی یہ علم نصیب نہیں ہوا۔ اگر کسی دوسری مخلوق کو کسی قدر ملا بھی تو انسان کے طفیل اور اسی کے واسطہ سے ملا۔ تو اس علم میں اصل انسان ہی رہا اور اس علم میں کوئی مخلوق انسان کی ہمسری تو بجائے خود ہے۔ شرکت کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتی۔

اس سے واضح ہوا کہ علومِ طبعیہ، علومِ وہمیہ، علومِ عقلیہ اور علومِ خیالیہ وغیرہ میں انسان کو خصوصیت نہیں کہ دوسری انواع کو بھی میسر ہیں۔ کیونکہ یہ تمام علوم اپنی اندرونی قویٰ سے ابھرتے ہیں اور وہ قویٰ جانداروں میں کم وبیش سب میں رکھے گئے ہیں۔ عقل ہو یا خیال، وہم ہو یا طبیعت ہر ایک جانور میں ہے۔ اس لیے ان کے ذریعے جو تصور بھی جاندار کو بندھے گا۔ اس سے خود اس کے نفس کی مرضی و نامرضی اور خواہش و طلب کھلے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی و نامرضی اور مطلوبہ کاموں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پسند و ناپسند اس کی طرف سے آئے ہوئے علم سے سمجھ میں آسکتی ہے اور وہی وحی کا علم ہے جو نبی و رسول کے ذریعے آتا ہے اور یہ صرف انسان کو دیا گیا ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ انسان کی خصوصیت علومِ طبعیہ، علوم خیالیہ، علوم وہمیہ، علوم عقلیہ اور علومِ شیطانیہ نہیں بلکہ علومِ الٰہیہ ہیں۔ علومِ نبوت اور علوم رسالت ہیں جو انسان کے سوا کسی کو میسر نہیں۔ اس لیے انسان اگر ساری مخلوقات پر برتری اور فضیلت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ تو علومِ شرعیہ کے ذریعہ ہی کر سکتا ہے۔ نہ کہ دوسرے علوم کے ذریعہ سے کہ یہ علوم انسان کے سوا اوروں کو بھی میسر تھے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ اس علم سے صرف انسان کی برتری اور فضیلت ہی ثابت نہیں ہوتی بلکہ انسان کی انسانیت کا مدار ہی اس علم پر ہے۔ کیونکہ جب یہ علم ہی انسان کی خصوصیت ٹھہرا یعنی اگر یہ علم نہ ہو تو انسان

Marfat.com

اور حیوان میں کوئی فرق نہیں تو اس کا حاصل یہ نکلا کہ انسان اس وقت تک انسان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس علم سے بہرہ ور نہ ہو کیونکہ اگر کسی چیز کی ایسی خصوصیت ختم ہو جائے جس کی وجہ سے وہ چیز پہچانی جاتی ہو تو وہ چیز ہی نہیں رہتی۔ یُوں ہی اگر خصوصیتِ انسان انسان میں ہو تو انسان، انسان کہلائے گا۔ دگر نہ انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہے گا بلکہ کھاتا پیتا حیوان رہ جائے گا۔ دوسرے علوم میں کمال حاصل کر کے گو بظاہر تو وُہ (انسان) جانوروں سے ممتاز اور افضل ہو گیا مگر حقیقت میں اُن (جانوروں) سے اور زیادہ گھٹ گیا۔ کیونکہ عقل جیسے پاک جوہر کو اُس (انسان) نے اپنی طبعیت کا خادم بنا دیا اور سب جانتے ہیں کہ طبعیت بے شعور ہوتی ہے اور عقل سرچشمہ شعور ہے تو ایک بے شعور کو باشعور کا حاکم بنا کر گویا جاہل کو بادشاہ اور عالم کو غلام کر دیا۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ بلکہ بے عقلی ہے۔ جانور اس بے ہودگی سے تو بَری ہیں۔ اس لیے ایسا کر کے انسان اُونچا تو کیا ہوتا۔ جانوروں سے کہیں زیادہ نیچا اور کم رُتبہ ہو گیا کہ جانور طبع حیوانی کو استعمال کر کے عقل کو اس کا غلام نہیں بناتے۔ اب خواہ اُن میں عقل بالکل نہ ہو یا ہو تو نہ ہونے کے برابر ہو مگر یہ بات اپنی جگہ بالکل صحیح رہے گی کہ اُنھوں نے طبعیت جیسی جاہل اور بے شعور کو اور اُس کی جاہلانہ کاروائیوں کو عقل پر حاکم اور غالب نہیں بنایا جبکہ یہ انسان طبعی اور حیوانی حرکات کو عقل سے مزیّن کر کے انسانی بلکہ ملکی حرکات ثابت کرنا چاہتا ہے۔ تو اس طرح یہ انسان جانور سے زیادہ احمق ثابت ہوا یا نہیں!

طبعی تقاضوں کی تکمیل میں انسانی کمال نہیں

نیز یہ نقطہ بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ طبعی تقاضو

Marfat.com

کو پورا کر لینا کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ طبعی تقاضوں کے خلاف کام کرنا کمال ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں بہت بڑا آدمی ہوں۔ کیونکہ میں کھانا کھایا کرتا ہوں تو لوگ کہیں گے کہ اے احمق یہ کون سی کمال کی بات ہے۔؟ حیوان بھی کھانا کھاتے ہیں۔ یہ تو طبعی تقاضا ہے اس میں محنت ہے نہ مشقت اور نہ ہی اس سے انسان کی کوئی جوانمردی اور جفاکشی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کھانا کھانا ہی بڑا اور صاحب فضیلت ہونے کی علامت ہے پھر تو حیوانات بھی فضلاء اور باکمال ہوں گے اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ میں بڑا فاضل ہوں۔ کیونکہ میں رات کو آرام کرتا ہوں تو کہا جائے گا کہ یہ تو ایک غیر اختیاری اور طبعی فعل ہے اس میں کمال کی کونسی بات ہے۔؟

طبعی تقاضوں کی مخالفت کمال ہے

کمال نام ہے خلاف طبع کرنے کا کہ اس میں انسان کی محنت، جفاکشی اور تحمّل وصبر کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں اگر کوئی شخص مہینوں کھانا نہیں کھاتا تو یہ کمال ہو گا کیونکہ اس نے خلاف طبع پر قابو پا لیا نہ کہ طبع کا غلام بن گیا۔ اسی طرح امور طبعیہ کا انسان سے سرزد ہونا عجیب نہیں بلکہ عجیب تو یہ ہے کہ ایک چیز اس میں نہ ہو اور وہ آ جائے۔

غرضیکہ جب علم شریعت ہی انسانی خصوصیت ہے تو انسان کے معنے ہی علم الٰہی کے حامل ہونے کے نکلے۔ یعنی انسان وہ ہے جس سے علم و حکمتِ دینی کا چشمہ پھوٹے یا اس چشمہ سے سیراب ہو یا اس کا حامی ہو۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"الدُّنیا مَلعونۃٌ" مَعلونٌ ما فیھا اِلّا عا لمٌ ومتعلِّمٌ او ما والاہ" یعنی دنیا بھی ملعون جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون سوائے عالم کے یا متعلّم کے

Marfat.com

یا ان کے حامی اور دلدادہ کے۔

اور وہ علم جو عالم سکھاتا ہو اور متعلم سیکھتا ہو کتاب و سنت کا علم ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

اِنَّمَا العِلمُ آیۃٌ محکمۃٌ او سُنَّۃٌ قائمۃٌ او فریضۃٌ عادِلۃٌ یعنی بلاشبہ علم محکم آیت (قرآن) ہے یا سُنّتِ قائمہ ہے یا فریضہ عادلہ (جو کتاب و سُنّت کے مُشابہ ہو یعنی قیاس مجتہد) ہے۔

اور یہ علم صرف انبیاء علیہم السّلام سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ عقل و طبع یا وہم و خیال سے۔ پھر یہ علم محنت اور خلاف طبع مجاہدہ و ریاضت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ علم علوم طبعیۂ و عقلیہ کی طرح طبعی نہیں اسی لیے سب علوم سے افضل ہے اور یہ علمِ شریعت ہی انبیاء علیہم السّلام کا ترکہ ہے کیونکہ انبیاء مال و دولت تو وارثت میں چھوڑتے نہیں بلکہ علم و معرفت چھوڑتے ہیں اور یہ علم و معرفت کا ترکہ اسی اُمتی کو ملتا ہے جو اپنا روحانی نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے جوڑے رکھے اور جو انسان اس علم و معرفت کا وارث ٹھہرتا ہے وہی صحیح معنوں میں انسان ہے اس کے علاوہ تو چلتا پھرتا حیوان ہے۔ الغرض علم نبوی اور علمِ شریعت کے عالمین وحاملین کے حوالے سے عُرفا و علماء۔ وصوفیا و اتقیاء کے تذکرے تاریخ اسلام کے ایسے روشن و منوّر ابواب ہیں جو آج بھی طالبان حق کے وسیلۂ ہدایت کا کام دیتے ہیں۔ اس گروہِ مقدّس کے ایک فرد حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایوانی ہیں۔ جو اپنے وقت کے ایک زبردست عالم۔ شریعت، پیرِ طریقت، جامع معقول و منقول، حافظ، قاری اور مفتی اعظم تھے آپ سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ آپ گوشہ نشینی کی حالت میں بھی درسِ قرآن و حدیث سے لوگوں کے عقائد و اعمال و اخلاق کی اصلاح فرماتے رہے۔ پابندی

Marfat.com

شریعت مطہرہ آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ حد درجہ ضعیف ہونے کے باوجود زندگی کے آخری ایام تک اپنے خالق و مالک کے حضور کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے گویا آپ کی زندگی علمِ شریعت کی غرض و غائت سے لبریز تھی۔ تو مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک ایسے انسان تھے جو جامع معقول و منقول اور حافظ و قاری ہونے کے ساتھ ساتھ عالمِ باعمل اور صوفی باصفا بھی تھے۔ آپ سلف کا نمونہ تھے۔ آپ نے زندگی گوشہ نشینی کی حالت میں گزاری اور آخری ایام تک نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے رہے۔ انسانیت کی معراج بھی یہی ہے کہ وہ علم کو عمل کرنے کی غرض سے حاصل کرے اور مفتی صاحب علیہ الرحمۃ میں یہ بات بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ شریعت مطہرہ پر پابندی کو انتہائی ضروری سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بوسیلہ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اعمال صالح کے طفیل ہم سب پر خصوصی فضل و انعام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۶ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۸۹ء امیدوار رحمت کردگار قاضی غلام محمود ہزاروی

کان اللہ لہٗ۔ جامع فیض العلوم خانپور دوڈھری پور ہزارہ

Marfat.com

آئینۂ جمالِ عزیز

از

غُلام اویس قرنی

Marfat.com

آئینہ جمالِ عزیز علیہ الرحمۃ

ولادت باسعادت

قدوۃ الاتقیاء، فخر الاصفیاء، یادگار سلف افتخار خلف، فقیہ جلیل، قطب لاہور، شیخ التفسیر والحدیث، استاذ العلماء، الحاج، حافظ قاری مفتی عزیز احمد قادری بدایونی ثم لاہوری قدس سرہٗ العزیز مقتدر فاضل اور بلسی بدایوں کے خطیب حضرت علامہ مولانا علاؤ الدین علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۹۲۵ء) کے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے دادا حضرت مولانا حافظ جمیل الدین مرحوم اپنے آبائی وطن امروہہ ضلع مراد آباد سے ترک سکونت کر کے آنولہ[۱] آ گئے تھے۔[۲] حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ باسعادت ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء قصبہ آنولہ میں ہوئی۔

حصولِ تعلیم

اہلِ علم جانتے ہیں کہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری شرعی علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے، یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت و عبادت، انبیاء

---

[۱] :- آنولہ، ہندستان کے ضلع بانس بریلی کے ایک قصبہ کا نام ہے۔

[۲] :- "یادگارِ بریلی" مرتبہ پروفیسر محمد ایوب قادری مرحوم مطبوعہ کراچی شمارہ مارچ ۱۹۸۰ء

Marfat.com

علیہم السلام کا بعثت، دینوی زندگی کی غرض و غایت و اُخروی ثمرات سے آگاہی علم کے بغیر ممکن نہیں۔ بقول حضرت سعدی علیہ الرحمۃ۔

بے علم نتواں خدا را شناخت

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن آنولہ میں حاصل کی۔ قرآن مجید کے پہلے دس پارے حافظ عبد الصمد صاحب مرحوم سے حفظ کئے قرآن مجید کا بقیہ حصہ مبارکہ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد بخش علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۳۲۹ھ / ۱۹۲۱ء) بن شیخ خدا بخش مرحوم سے حفظ کیا۔ اس طرح حضرت مفتی صاحب نے تقریباً ساڑھے تین سال کے عرصے میں قرآن مجید حفظ کیا۔ بعدہٗ درس نظامی کی کُتب مُتداولہ مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں پڑھیں۔ اکثر و بیشتر کُتب اصول فقہ، نحو، تفسیر منطق، فلسفہ شرح اشارات وغیرہ۔ ہیئت میں چغمینی، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا احمد دین قادری قدس سرہٗ سے پڑھیں۔

۱۹۲۰ء میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۲ء میں حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری بدایونی قدس سرہٗ سے دورۂ حدیث پڑھا اور سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذۂ کرام حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ کے تمام اَساتذۂ کرام۔ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا شاہ عبد القادر قادری، عثمانی بدایونی نوّر اللہ مرقدہٗ کے شاگرد اور فیض یافتہ تھے۔ حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت علامہ مولانا احمد دین مُنیری قادری رحمۃ اللہ علیہ (سوات)

Marfat.com

۲۔ حضرتِ علامہ مولانا محب احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۳۔ حضرتِ علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۴۔ حضرتِ علامہ مولانا محمد قدیر بخش بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ حضرتِ علامہ مولانا واحد حسین فلسفی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

تلمیذ رشید فاضل اجل حضرت علامہ مولانا حکیم برکات احمد ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مفتی عزیز احمد قادری علیہ الرحمۃ اپنے استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا احمد دین ٹنیری قادری قدس سرہ کے متعلق فرماتے تھے کہ انہیں ہر فن کا ایک متن یاد تھا۔ بالخصوص شرح جامی اور عبد الغفور وغیرہ کتب نحو میں آپ کو کمال شہرت حاصل تھی۔ اکثر اوقات دیگر مدارس کے فارغ التحصیل طلباء آپ سے شرح جامی پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ نے ایک سو دس سال کی عمر میں بدایوں شریف میں وصال فرمایا۔[۱]

نکاح مبارک: حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ ابھی دینی تعلیم کے تکمیلی مراحل میں تھے کہ ۱۹۱۹ء میں آپ کا نکاح بدایوں کے ایک معزز دینی خاندان میں ہوا۔ آپ کے سسر حضرت مولانا مقبول حسین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ کے پیر بھائی بھی تھے۔ آپ کو رب کائنات نے گیارہ بیٹے چار بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں پانچ ۵ بیٹے اور دو بیٹیاں انتقال فرما گئیں۔ اور اس وقت چھ بیٹے اور دو بیٹیاں حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی یادگار ہیں۔

---

[۱] : رسالہ "مسائل اہلسنت" از مولانا عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ مطبوعہ لاہور

Marfat.com

تبلیغ و تدریس و دینی خدمات

آپ تقریباً سولہ سال تک مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف میں مدریس
وافتاء اور تبلیغ کے منصب پر فائز رہے۔ تین سال مدرسہ حنفیہ قصبہ جنیر ضلع
پونہ ہندوستان اور تین سال ریاست گوالیار میں منصب تدریس و تبلیغ پر فائز رہے
بعدہٗ پاکستان بننے سے قبل ترک سکونت فرما کر لاہور تشریف لے آئے اور
اور عیدگاہ گڑھی شاہو[1] لاہور میں دینی اُمور، خطابت و تدریس و افتاء کا آغاز فرما دیا
اور تقریباً نصف صدی تک حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے احکامات کی عملی مثال بن لاکھوں گم
گشتگانِ راہ کو راہِ ہدایت پر گامزن کر دیا اور ہزاروں علمی و روحانی پیاسوں کو اپنے
فیض روحانی سے فیض یافتہ بنا دیا۔

عیدگاہ گڑھی شاہو لاہور (جامعہ نعیمیہ) میں ۱۹۵۵ء میں مرکزی
حزب المجاہدین قائم کی جس کے امیر (صدر) آپ خود تھے۔ اس انجمن کے اغراض و مقا
میں تبلیغ و اشاعتِ دین سب سے زیادہ اہم تھا۔ تبلیغ کے لئے چونکہ تدریس
تحریر، اور تقریر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے تدریسی ضرورت کو پورا ک

---

[1] یہ وہی جگہ ہے جہاں بعد میں اہلسنت کا ادارہ "جامعہ نعیمیہ" قائم کیا گیا۔

Marfat.com

کے لئے انجمن کے زیرِ اہتمام بچوّں کی تعلیم و تربیت کی خاطر، دن کے وقت مسجد عید گاہ گڑھی شاہو لاہور میں درس شروع کیا گیا۔ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد، بالغ حضرات کے لئے درسِ قرآنِ مجید اور درس حدیث شریف کا انتظام کیا گیا۔

تقریری تبلیغ کے سلسلے میں انجمن کے زیرِ اہتمام مختلف مواقع پر جلسے منعقد کئے جاتے جس میں مقتدر علماء کے علاوہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تقریر فرماتے۔ آپکی تقریر دل پذیر اسقدر اثر آفرین ہوتی کہ ہر سُننے والے کے دل و دماغ میں اس طرح اتر جاتی کہ برسوں یاد رہتی مشہور محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد ایّوب قادری مرحوم "یادگار بریلی" مطبوعہ ۱۹۷۰ء میں لکھتے ہیں۔

میں نے ۱۹۳۹ء آنولہ میں مولانا مفتی عزیز احمد قادری کی "سیرتُ النبی" (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر ایک تقریر سُنی تھی جس کی یاد سے آج بھی طبیعت کو انشراح ہوتا ہے۔"

حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ کے ایک عقیدت مند جناب محمد حنیف اللہ والا صاحب کراچی سے راقم کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں مدینہ شریف میں آٹھ سال قیام پذیر رہا۔ اس دوران حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ چاؔر مرتبہ مدینہ شریف تشریف لائے اور میرے ہاں قیام فرماتے۔ حضرتِ مفتی صاحب نے مدینۃ المنوّرہ اور جدہ میں کئی محافل میں تقاریر بھی کیں۔ آپ کے ایمان افروز بیان سے حاضرین پر فوراً اثر ہوتا۔"

الغرض حضرتِ مفتی صاحب، اللہ تعالیٰ اُن کی قبر روشن فرمائے ہی قائم کردہ

Marfat.com

اس انجمن نے بعونہٖ تعالیٰ جہاں علمی و عملی و اخلاقی روشنی سے ایک عالم کو منوّر کیا وہاں بے دینی، بد مذہبی و بداخلاقی اور سماجی برائیوں کے خلاف فکری و عملی جہاد کیا اور اس طرح تا حیات مصطفوی علَم بلند کیا۔ یوں صدقہ جاریہ کی تمام تر کامیابی کا سہرا حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے سر بندھا۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہمیں یہ الفاظ کہتے ہوئے روحانی مسرّت ہوتی ہے اور ہمارا سر عالم تصوّر میں فخر سے اونچا ہوتا ہوا نظر آتا ہے کہ اس انجمن کے سرپرست حضرات اپنے اپنے دَور کی عظیم علمی ہستیاں تھیں۔ ان علم و فضل کے چراغوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا سیّد محمد معصوم شاہ نوری قدس سرہٗ چک سادہ گجرات۔
۲۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد شاہ قادری قدس سرہٗ۔
۳۔ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد شاہ قادری قدس سرہٗ۔
۴۔ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد مہر دین قدس سرہٗ۔

تصنیف و تالیف :-

دین و مذہب کی اہمیت و ضرورت جاننے والوں کے لئے شاید یہ تذکرہ دعوت فکر و عمل دے کہ جس عالم باعمل شخصیت کے حالات زندگی آپ کے زیر نظر ہیں، اُس کی زندگی کا اکثر و بیشتر حصّہ تدریس و افتاء و تبلیغ و اشاعت دین میں گزرا اور عدیم الفرصتی کے باوجود چند اہم موضوعات پر نہایت مفید قابل مطالعہ رسائل تحریر فرمائے۔ یہ رسائل پہلی مرتبہ "مرکزی انجمن حزب المجاہدین" کے زیر اہتمام شائع کئے گئے اور عوام النّاس نے ان رسائل سے اپنی استعداد کے مطابق فائدہ حاصل کیا اور اب بھی یہ رسائل مختلف دینی و مذہبی و ملی اداروں کی طرف سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے تصنیف و تالیف کردہ رسائل کی نامکمل

Marfat.com

فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ صلوٰۃ المتقین فی قرآنِ مبین (آیاتِ قرآنی سے پانچ نمازوں کا ثبوت و دیگر مسائل نماز)

۲۔ حقوق الزوجین۔

۳۔ حقوق الوالدین۔ [1]

۴۔ احکامِ جنازہ

۵۔ چہلِ حدیث (نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی چالیس حدیثِ مبارکہ)

۶۔ اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی (مرزا بشیر الدین قادیانی کی ایک تقریر کا رد)

۷۔ حقیقۃ السماع (اردو ترجمہ)

۸۔ احکامِ روزہ

۹۔ احکامِ قربانی ہے

---

[1] یہ رسالہ ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور کی طرف سے بھی بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ترجمۂ قرآن مجید

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تیسیر البیان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے قرآن مجید کا عام فہم اور آسان ترجمہ بھی کیا جو تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر خاص و عوام تک پہنچ چکا ہے۔ اس ترجمہ کو شائع کرنے کا شرف قرآن کمپنی اردو بازار لاہور کو حاصل ہوا۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے یہ ترجمۂ قرآن عالمِ اسلام کے مستند و معروف ترجمۂ قرآن یعنی اعلیٰحضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب قدس سرہٗ کے ترجمۂ قرآن (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) کی پیروی میں کیا۔ آپ نے اس ترجمہ میں کنز الایمان شریف کے بعض مشکل الفاظ کو آسان اور عام فہم صورت میں تبدیل کیا۔ اپنے اس ترجمے کی اہمیت و ضرورت کے بارے میں حضرت مفتی صاحب خود رقمطراز ہیں۔

"چونکہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب کے ترجمے میں کچھ الفاظ فارسی و عربی و پرانی اردو ترکیبوں پر مشتمل تھے جو پاکستان کے عام مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ اس طرح لگ

عنایت فرمائے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بیعت وخلافت

اسلامی زندگی میں رضائے الٰہی اور رضائے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حصول ایک عظیم ترین مقام ہے۔ اس ارفع واعلیٰ مقام کا حصول شریعت وطریقت کی مقدس راہ سلوک اختیار کئے بغیر ممکن نہیں اور یہ راہ مقدس عبادت ومعرفت الٰہی سے عبارت ہے اور عبادت ومعرفتِ الٰہی کے اسرار ورموز سے آگاہی واقفِ اسرار ورموز مرشدِ کامل کا وسیلہ ضروری ہے۔ شروع اسلام سے ہی اہلِ حق کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اس مبارک منزل کو پانے کے لئے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ نے دورانِ تعلیم ہی سلسلہ عالیہ قادریہ کے چشم وچراغ، قطب العارفین امام السالکین، سیدالعرفاء، شیخ المشائخ، سیدنا مولانا الحاج شاہ مطیع الرسول محمد عبدالمقتدر القادری، العثمانی، البدایونی قدس سرہٗ الصمدانی کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگئے تھے[1] آپ کو اپنے شیخ طریقت کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت تھی۔ عاشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبدالقدیر قادری بدایونی قدس سرہٗ العزیز (المتوفی ۱۹۶۰ء) نے آپ کو خلافت اجازت سے نوازا تھا[2] علاوہ ازیں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مقبول بارگاہِ سیدالمرسلین علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، شیخ الاسلام والمسلمین، قطبِ مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی قادری قدس سرہٗ نے بھی کمال لطف فر

---

[1] : "مسائل اہلسنت" از مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ مطبوعہ لاہور۔

[2] : رسالہ "یادگارِ بریلی" از محمد ایوب قادری مرحوم مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء

Marfat.com

وکرم سے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت و اجازت عطا فرمائی۔ [۱]

مشہور و معروف تلامذہ

حضرت مفتی صاحب علیہ رحمہ نے تقریباً باسٹھ برس تدریسی و فتویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیئے اور اس عرصہ میں ایک عالم کو سیراب کیا۔ کثیر التعداد علماء نے آپ کے بحرِ علم سے اپنی علمی و تحقیقی پیاس بجھائی۔ ان میں چند علماء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ (پروفیسر اسلامیات حیدر آباد دکن)

۲۔ حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی قدس سرہٗ۔

۳۔ حضرت مولانا مفتی امین الدین بدایونی علیہ الرحمۃ (کامونکے)

۴۔ حضرت مولانا احمد میاں جنیر، مدرس مدرسہ غوثیہ ضلع پونہ (انڈیا)

۵۔ حضرت مولانا عبدالرشید آنولوی، مدرس مدرسہ اسلامیہ بدایوں (انڈیا)

۶۔ حضرت مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ، شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

۷۔ حضرت مولانا محمد اکرم خطیب چوبجرہ اسلام آباد۔

۸۔ حضرت مولانا احمد حسن نوری مدظلہ، فاضل جامع نعیمیہ۔ لاہور۔

۹۔ حضرت مولانا عبدالغفار مدظلہ۔ فیصل آباد۔

امام اہلسنت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ ملاقات

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے سیدنا امام احمد رضا خان قادری بریلوی

---

[۱]: فرزند ارجمند حضرت مولانا شاہ محمد عبدالقدیر بدایونی قدس سرہٗ الصمدانی

Marfat.com

قدس سرہٗ الصمدانی سے شرفِ ملاقات بھی حاصل کیا۔ راقم نے ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عالی! کیا آپ نے کبھی اعلٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات کی ہے؟ تو فرمانے لگے۔" ہاں" اعلٰحضرت قدس سرہٗ العزیز سے ملاقات ہوئی تھی اور مارہرہ شریف میں آپ کی ایک تقریر دلپذیر بھی سُنی تھی"۔

حضرت مفتی صاحب، سیّدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے دینی و مذہبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ۔

" آپ (اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ) بے شک اپنے دَور کے مجدّد تھے۔ آپ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اُسے انتہا تک پہنچایا۔ آپ کے رسائل مسلک اہلسنّت کے لئے کافی و وافی ہیں۔ چونکہ زبان عالمانہ ہے اس لئے آپ کی تحریر اکثر و بیشتر عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے"[1]

شرفِ حج و زیارات :۔

توفرمودی رہِ بطحا گرفتیم
دگرنہ جز تو ما را منزلے نیست[2] (اقبال)

حضرت مفتی صاحب علیہ رحمۃ
حج بیت اللہ اور زیارتِ دیارِ حبیب اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ آپ

---

[1] :۔ "تعارف علماء اہلسنّت" از مولانا محمد صدیق ہزاروی۔ لاہور

[2] :۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم آپ نے فرمایا تو ہم کہ گئے ورنہ ہماری منزل تو صرف آپ ہی ہیں"

Marfat.com

نے دو حج اور پانچ عمرے ادا فرمائے۔ ہر دفعہ یہ تمنا دل میں بسا کر جاتے کہ کاش میری روح دیارِ حبیب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ اور جنّت البقیع شریف مدفن ہو لیکن مشیّت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا۔ ایک دفعہ مدینہ منوّرہ میں چھ ماہ قیام فرمایا۔ اس دوران قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدّین مدنی قادری قدس سرہٗ کی رفاقت بھی میسّر رہی۔ ویزہ کی معیاد ختم ہونے کو آئی تو آپ نے ایک شخص کو ویزہ کی معیاد بڑھانے کے لیے جدّہ روانہ کیا۔ چنانچہ ویزہ کی معیاد بڑھ گئی۔ (غالباً دو مرتبہ اسی طرح ہوا) ایک روز حضرت مدنی قدس سرہٗ نے دریافت فرمایا کہ مفتی صاحب ابھی یہیں ہیں۔ عرض کی گئی کہ انہوں نے ویزہ کی معیاد بڑھالی ہے۔ اس موقع پر حضرتِ مدنی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب بقیع شریف میں دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں مگر ابھی اُن کا وقتِ وصال نہیں آیا۔ یہ بات جب حضرت مفتی صاحب علیہ رحمۃ کو سُنائی گئی تو آپ نے فوراً تیاری شروع کر دی اور پاکستان روانہ ہو گئے۔[۱]

مدینۃ النّبی اور حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ

مدینۃ النّبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام سے اس قدر عقیدت و محبّت تھی کہ وہاں کی ہر شے آپ کو دل و جان سے عزیز تھی اس سلسلے میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے ایک مرتبہ مدینہ منوّرہ میں قیام کے دوران جب کبھی پیکٹ میں بند دُودھ (ملک پیک) نوش فرماتے تو اُس کے خالی ڈبے جمع رکھتے

---

[۱]: مکتوب از جناب محمد اقبال موسیٰ صاحب (کراچی) عقیدت مند حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ

Marfat.com

اور جب وطن واپس آئے تو ساتھ لے آئے۔ ان خالی ڈبوں کو پاکستان لانے کا سبب صرف اتنا تھا کہ اُن دودھ کے ڈبوں پر "المدینۃ المنورۃ" کے الفاظ مبارک پرنٹ (PRINT) تھے۔ سبحان اللہ۔

زُہد و اِتّقاء:۔ زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا سے تقویٰ اختیار کرنا۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو زہد و اتقا میں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ بظاہر چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی شریعت مطہرہ کی انتہائی پابندی فرماتے تھے ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ خدائے واحد قہار کی بندگی کا اسقدر شوق اور غلبہ تھا کہ عالم نزع میں بھی فرماتے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے: میرا مُصلّیٰ میری جوتی اور لوٹا لاؤ، طہارت کرکے نماز پڑھوں [1]

زندگی کے آخری ایّام میں جبکہ ضعف و کمزوری حد درجہ بڑھ چکی تھی اور آپ تھوڑی دیر کے لئے بھی قیام و نشست نہیں فرما سکتے تھے۔ اس حالت نحیف و نزار میں بھی نماز کامل طہارت اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا فرماتے

حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے تقویٰ و پرہیزگاری کے متعلق آپ کے مُرید جناب ڈاکٹر امان اللہ قادری صاحب راقم کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ مجھے ادویات دکھائیں اور دریافت فرمایا کہ ان میں الکوحل (شراب) تو نہیں! میں نے بغور دیکھا اور عرض کیا کہ نہیں۔ تب حضرت گرامی نے وہ دوائیں کھائیں۔ ایک دفعہ میں نے حضرتِ گرامی کو ٹیکہ لگایا تو وضو خانے جاکر کافی دیر تک بازو دھوتے رہے۔ واپس تشریف لاتے تو میں نے عرض کی کہ حضرت! اتنی دیر تک بازو کیوں دھوتے رہے؟

---

[1] :۔ از فرزند ارجمند حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ، جناب تشکیل احمد قادری

Marfat.com

فرمانے لگے بھئی! اسپرٹ (SPRIT) جو ہوئی۔

جناب حضرت مولانا حافظ محمد اشرف چوہدری خلیفہ مجاز حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

"ایک رات نمازِ تراویح کی اٹھارہ رکعات پڑھانے کے بعد آپ قدس سرہٗ کو اچانک شک گذرا کہ آپ کے کپڑے پاک نہیں۔ تو آپ نے مقتدیوں سے فرمایا کہ ذرا انتظار کریں میں کپڑے تبدیل کر کے آتا ہوں۔ چنانچہ آپ کپڑے تبدیل فرما کر آئے اور از سرِ نو نمازِ عشاء اور بیس رکعت نمازِ تراویح کی امامت فرمائی۔"

حضرت مولانا فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں، "احقر نے جب بھی (حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں) حاضری دی تو ذکر خُدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں مشغول پایا اور اُن کی یاد سے سلف صالحین بالخصوص بریلی شریف کی یاد تازہ ہو جاتی:"

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب مدظلہٗ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں،

"(قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ) ہر ہر قدم پر سنت اور تقویٰ کو پیشِ نظر رکھتے تھے:"

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب مدظلہٗ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"(حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ) زہد و تقویٰ اور پارسائی میں سلف صالحین کا نمونہ تھے:"

حکیم اہلِ سُنّت جناب محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ تحریر فرماتے ہیں: "موصوف کو جن افراد نے وضو کرتے، نمازیں ادا کرتے اور سُنتوں پر دلی خلوص اور پابندی

Marfat.com

سے عمل ہیرا دیکھا ہے وہ بخوبی جانتے کہ آپ کس درجہ کے صوفی اور متدین انسان تھے "۔

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اخلاق وعادات

اسلام میں شائستگی اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ امر حقیقت ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کو اخلاق کمالیہ کا وہ حصہ عطا فرمایا تھا جو ہمارے وہم وگمان سے بھی بالاتر ہے۔ جودوسخا، انفاق فی سبیل اللہ، توکل علی اللہ،

فقر واستغناء، شفقت ورحمت، احترام آدمیت، نمود ونمائش سے اجتناب جیسے اوصاف حمیدہ آپ میں نمایاں تھے۔ گفتگو انتہائی متواضع اور بات کرتے وقت ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے۔ گویا کہ شرم وحیا کا پیکر تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ انتہائی سادگی پسند تھے۔ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے۔ لباس میں کرتہ اور پاجامہ پہنتے اور سر پر ٹوپی کے ساتھ عمامہ شریف باندھتے۔ لباس کی سادگی کے ساتھ ساتھ آپ کی خوراک بھی بہت سادہ تھی۔ آپ کبھی پرتکلف کھانے تناول نہیں فرماتے تھے۔ بڑی بڑی تقریبات میں شرکت کرنے سے گریز فرماتے البتہ میلاد شریف کی تقریبات میں سبھی اہل ایمان، امیر وغریب کی دعوت کو بصد شوق قبول فرماتے اور وہاں مختصر بیان بھی فرماتے۔

کشف وکرامات

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے حوالے سے کشف وکرامات کے بیان سے قبل کتاب وسنت اور بزرگان دین کی واضح گواہیوں کی موجودگی میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ایک مومن کامل کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ وہ زندگی بھر احکامِ الٰہی اور سنتِ رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہو اور اس راہ پیروی میں ہر آنے والی تنگی و راحت کو صبر و شکر کے ساتھ قبول کرتا ہو۔ اس لحاظ سے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی پوری زندگی صبر و رضا کا پیکر اتم تھی۔ آپ قدس سرہٗ کی زندگی کا لمحہ لمحہ کرامت ہی کرامت تھا۔ آپ نے اتباع شریعت میں جس بے مثال استقامت کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ دورِ حاضر کے علماء و مشائخ اہلسنت بھی دل کی گہرائیوں سے آپ کی اس زہد و تقویٰ بھری زندگی کے معترف نظر آتے ہیں جیساکہ انہوں اپنے تاثراتی بیانات میں اس حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ حضرتِ مفتی صاحب۔ قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور نقشبندی قادری مدظلہ العالی ناظمِ اعلیٰ جامعہ فاروقیہ گھوڑے شاہ لاہور ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص فوت ہوگیا۔ معمول کے مطابق اُسے غسل دے کر کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھا کر دفن کر دیا گیا۔ وہ ہر رات کسی آدمی کو خواب میں ملتا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کو بھی ملا۔ اور کہتا تھا کہ تم نے مجھے زندہ دفن کر دیا ہے۔ میں زندہ ہوں۔ اُس کی بیوی گھر والوں کو مجبور کرتی تھی کہ قبر کھود کر دیکھو کہیں وہ زندہ ہی نہ ہو۔ مجھ سے انہوں نے مسئلہ پوچھا میں نے جواباً کہا کہ خواب کی بنا پر قبر کھودنا جائز نہیں۔ پھر میں حضرت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو یہ تمام واقعہ سُنایا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا۔ "وہ فوت ہو چکا ہے۔ یہ جو وہ کہتا ہے کہ میں زندہ ہوں اُس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر زندگی عطا فرمائی ہے۔ میں آرام سے ہوں۔" چالیسواں ہو چکا تھا ایک رات اُس کے گھر والوں نے فیصلہ کیا کہ قبر کھول دیکھی جائے چنانچہ انہوں نے ایک طرف سے تھوڑی سی قبر کھولی اور اُس کا ہاتھ اور کلائی پکڑ کر دیکھا اور آوازیں بھی دیں۔ مگر وہ تو فوت ہو چکا تھا کیا جواب دیتا۔ وہ

Marfat.com

کہتے ہیں کہ اس کا بدن بالکل نرم اور تروتازہ تھا۔ اور اس قدر خوشبو آرہی تھی کہ ہم نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔

بحرحال بحکم شرعی اس قبر کو بند کر دیا گیا۔

الغرض اس واقعہ مذکورہ میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب "صاحب نورِ فراست" ہستی تھی۔

حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے ایک عقیدت مند جناب خالد محمود قادری ضیائی حال مقیم جدہ (سعودی عرب) راقم کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کافی عرصہ ہوا جب حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ عمرہ کی سعادت کے لیے تشریف لائے۔ غالباً یہ ۱۹۸۰ء کی بات ہے۔ اور مجھ غریب، گنہگار کے بستر پر آرام فرمایا۔ دوسرے دن حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی واپسی کی فلائٹ تھی۔ اسی روز شام کو، جب کہ فلائٹ کو چند گھنٹے باقی تھے۔ آپ دوستوں کے ہمراہ الوداعی عمرہ ادا فرمانے کیلئے مکۃ المکرمہ تشریف لے گئے سعادت عمرہ کے بعد جب واپس تشریف لائے تو جہاز کی روانگی میں صرف آدھا گھنٹہ باقی رہ گیا۔ بظاہر کسی طرح ممکن نہ تھا کہ ائیر پورٹ وقت پر پہنچا جا سکے۔ سب احباب نے عرض کیا کہ حضرت گرامی اب تو ائیر پورٹ پر پہنچنا انتہائی مشکل ہے۔ مگر آپ نے فرمایا چلے جانے میں کیا حرج ہے۔ اگر جہاز چلا گیا ہوا تو ہم واپس آجائیں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق آپ کو ائیر پورٹ لے جایا گیا۔ جب ائیر پورٹ پر پہنچے تو پتہ چلا کہ بعض وجوہات کی بنا پر فلائٹ لیٹ ہو چکی ہے۔ اس خبر سے تمام احباب کے دلوں میں یک لمحہ خوشی اور انبساط کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی مومنانہ فراست کے تو ہم پہلے

Marfat.com

ہی دل سے معترف تھے۔ مگر آج اس واقعہ سے ایمان کو اور جلا و تازگی ملی اور حضرت موصوف کا قربِ روحانی نصیب ہوا۔"

عطائے الٰہی: اللہ تعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے حضرتِ مفتی صاحب... قدس سرہٗ کو گوناگوں صفاتِ حسنہ سے موصوف فرمایا تھا۔ آپ اپنے دور کے بہترین حافظِ قرآن و حدیث، محدّث، مفسّر، مقرّر اور مُدرّس تھے۔ خالقِ کائنات نے آپ کو قابلِ رشک قوّتِ حافظہ ودیعت فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ خود فرماتے تھے کہ "مجھے تمام بخاری شریف یاد ہے۔ نصف مع اسانید اور نصف متن کے۔"

شیخ التفسیر والحدیث مولانا غلام رسول رضوی فیصل آبادی مدظلہٗ العالی ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کبھی لائل پور (فیصل آباد) حدیث کے طلبہ کے امتحان کے لئے انہیں مدعو کیا جاتا۔ اُن کے امتحان لینے کا طریقہ یہ تھا کہ طلبہ سے فرماتے کہ عبارت پڑھو اور خود آنکھیں بند کر کے سماعت فرماتے۔ گویا کہ آپ حدیث کے حافظ ہیں۔ سالہا سال جامعہ رضویہ کے طلباء حدیث کا امتحان لیتے رہے۔"

حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ کے مُرید جناب ڈاکٹر امان اللہ قادری صاحب راقم کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ آپ کو تمام بخاری شریف ازبر تھی گویا آپ حافظِ حدیث تھے۔"

حق گوئی و بے باکی کے ایمان افروز واقعات

"احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ، الحب فی اللہ والبغض فی اللہ"

Marfat.com

اہلِ نظر جانتے ہیں کہ دورِ حاضر میں اس فرمان کی عملی تفسیر ملنا انتہائی مشکل ہے نمازیں، تہجّدیں، مراقبے، پیری مریدی کرنا آسان ہے مگر وقتِ ضرورت باطل کا ابطال کرنا اور حق کی حمایت کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ دینی و عملی حوالے سے اس قدر ناگفتہ بہ حالات میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی ذاتِ عالی، حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس متذکرہ بالا فرمان کی عملی تفسیر تھی۔ آپ قدس سرہٗ کی موجودگی میں کوئی شخص خلافِ شرع بات کہتا تو آپ فی الفور نہایت ہی حکیمانہ و منصفانہ انداز میں اُس کی اصلاح فرما دیتے۔ گویا آپ کی خلوتی و جلوتی زندگی اس فرمانِ الٰہی کہ "وتواصوا بالحق" (العصر) کی عملی تفسیر تھی۔ اس ضمن میں چند واقعات بطورِ اصلاحِ زندگی ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں۔

واقعہ نمبر ۱: ایک دفعہ راقم حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں شرفِ ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔

دورانِ گفتگو آپ علیہ الرحمۃ نے یہ واقعہ ارشاد فرمایا۔

"مدینہ شریف حاضری کے دوران ایک روز میں مسجد طیبہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کی طرف منہ کر کے درود شریف پڑھ رہا تھا تو ایک نجدی (شُرطہ) آیا اور کہنے لگا۔ اُدھر کعبہ کو منہ کرلو۔ میں نے کہا بھئی کیوں کرلوں۔ میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہا ہوں۔ کعبہ کا تو نہیں پڑھ رہا۔ تو وہ بے ایمان کہنے لگا۔ ھذا میّتٌ (یہ مردہ ہیں) العیاذ باللہ مجھے غصّہ آگیا۔ میں نے کہا۔

اِنَّکَ مَیّتٌ وَّ اَبُوْکَ مَیّتٌ (تو مردہ ہے اور تیرا باپ مردہ ہے) مجھے اس قدر غصّہ آیا کہ دل نے تو چاہا کہ اس کے مُنہ پر ایک ایسا زوردار طمانچہ

Marfat.com

ماروں کہ یہ سر پکڑ کر بیٹھ جائے۔ لیکن میں نے روضہ شریف کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اُسے بس اتنا ہی کہہ کر چھوڑ دیا کہ یہ جاہل ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ درود و سلام کے فضائل کیا ہیں؟ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی شخصیتِ مبارکہ کیا ہے؟ (سُبحانَ اللہ)۔

واقعہ نمبر ۲ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے فرزند جناب شکیل احمد قادری صاحب یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں،

"مجھے یاد ہے کہ پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ یومِ آزادی کے سلسلے میں لاہور میں ایک سرکاری تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سرکاری عہدیداران، وزراء، مشیران وغیرہ کو شرکت کی دعوت دی گئی اس تقریب میں والدِ گرامی بھی مدعو تھے۔ جب اس تقریب میں پہنچے تو تقریب کو مخلوط (مرد و زن) پاکر آپ کی طبیعت بڑی مکدر ہوئی۔ خواتین بے پردہ تھیں۔ والدِ گرامی علیہ الرحمۃ کی حمیتِ دینی وغیرتِ ایمانی پر یہ بات سخت گراں گزری۔ ابھی یہ لمحات گزر ہی رہے تھے کہ جلسے کی کاروائی کا آغاز ہوا اور آپ کو تلاوتِ قرآن مجید کے لیے دعوت دی گئی مردانِ حق گوئی کہ آپ نے تلاوت کے لئے قرآنِ مجید سے اُن آیات کا انتخاب فرمایا کہ جن میں پردے کے متعلق احکامات تھے بعد تلاوت مفتی صاحب قدس سرہٗ نے اُن آیات کا ترجمہ کرنا بھی شروع کر دیا۔ (یاد رہے کہ اُن دنوں ایسی ... تقریبات میں صرف رسمی طور پر تلاوت کروائی جاتی تھی ترجمہ نہیں ہوتا تھا) اب وہ بے پردہ خواتین اور اُن کے ساتھ آئے ہوئے صاحبان جو اِن آیات کی زد میں آ رہے تھے۔ پریشان اور شرمسار ہونے لگے اور اُن میں سے کچھ بوکھلا کر حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ سے کہنے لگے کہ آپ کو صرف تلاوت کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ ترجمہ و تقریر کرنے کے لئے نہیں۔ والدِ گرامی نے برجستہ۔

Marfat.com

جواب دیا کہ اسی لئے ہم دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں کہ قرآن کو محض رسمی طور پر سُن اور پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن اس کے معانی اور احکامات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس وقت کے ڈپٹی میئر شیخ سردار محمد مرحوم نے والدِ گرامی کو شیروانی سے پکڑ کر کھینچا اور بٹھانے کی کوشش کی لیکن آپ یہ کہہ کر کہ "مجھے موقع ملا ہے اور میں یہ فریضہ ضرور ادا کروں گا" ڈٹے رہے اور آیات کا پورا ترجمہ کیا اور مختصر تقریر بھی کی۔ اور جہاں بعض لوگوں پر آپ کا یہ طریقہ تبلیغ سخت ناگوار گزرا وہاں بہت سے لوگوں نے آپ کی اس جرأت و بے باکی کی بے حد تعریف کی اور بے پردہ خواتین تو مارے شرم کے دوپٹوں سے اپنے جسم و سروں کو ڈھانپنے لگیں الغرض مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی زندگی کے شب و روز اس طرح کے جرأت مندانہ واقعات سے بھرے پڑے ملتے ہیں۔ چنانچہ مرحوم صدر ایوب کے دور میں جب حالاتِ دگرگوں ہونے لگے۔ رشوت، لوٹ کھسوٹ حد سے بڑھنے لگی تو آپ قدس سرہٗ نے جمعۃ المبارک کی تقاریر میں متعدد بار بالتاکید فرمایا کہ چور چلے گئے ہیں اور ڈاکو آ گئے ہیں۔ حکومتِ وقت نے بھی اس بات کا نوٹس لیا۔ لیکن راہِ حق کے اس مردِ جلیل کو خلافِ اسلام بات کرنے والے کسی صدر و وزیر اور مشیر کی قطعاً کوئی پروا نہ تھی۔ آپ قدس سرہٗ دین کے معاملے میں کسی قسم کی منفی سیاست اور مصلحت کے قائل نہ تھے۔ بلا خوف و خطر اور بغیر موقع و محل دیکھے حق بات کہنا اپنا دینی و شرعی فریضہ سمجھتے تھے"۔

واقعہ نمبر ۲ حضرت مولانا حافظ محمد اشرف چوہدری صاحب مدظلہٗ خلیفہ مجاز حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"۱۹۷۰ء میں دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور میں حضرت مولانا نعیم الدین

Marfat.com

[مر]اد آبادی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کے عرس شریف کے سلسلے میں ایک محفلِ پاک کا انعقاد [ہ]وا جس میں مقتدر علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز بھی زینتِ محفلِ مشائخ تھے۔ جب حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ جلسہ گاہ میں تشریف [لا]ئے تو تمام علماء و مشائخ اُن کے استقبال کے لئے احتراماً کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد شاہ صاحب۔ قدس سرہٗ العزیز بھی اُٹھ کھڑے ہوئے، چل کر آگے بڑھے اور بڑی محبت کے ساتھ معانقہ کیا۔ پھر ان دونوں بزرگ علماء ذیشان نے کافی دیر تک بڑے کریمانہ انداز میں باہم گفتگو فرمائی۔ قبلہ سیّد صاحب قدس سرہٗ نے حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ کو اپنے ساتھ بٹھایا۔ جلسہ کے دوران ایک مقرّر نے تقریر میں کوئی غلطی کی تو آپ نے فوراً اُسکی اصلاح فرمائی۔ یہ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ سٹیج پر یا کہیں اور جگہ اگر کوئی مقرّر یا قاری یا کوئی اور شخص کسی قسم کی بھی غلطی کرتا تو آپ قدس سرہٗ موقع پر ہی اُس کی اصلاح فرما دیتے۔"

واقعہ نمبر ۲ پیرِ طریقت حضرت علامہ عبدالغفور صاحب نقشبندی قادری مدظلہٗ العالی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ گھوڑے شاہ لاہور خلیفہ مجاز حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک کا قصداً روزہ توڑ دیا تھا۔ اُس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تو میں نے اُسے بتایا کہ پے در پے ساٹھ روزے رکھو۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر دونوں وقت کھانا کھلاؤ۔ مگر اُس شخص کا خیال تھا کہ میں روزے نہ رکھوں بلکہ مسکینوں

Marfat.com

کو کھانا کھلا دوں۔ حالانکہ روزے کی استطاعت کے ہوتے ہوئے مسکینوں کو کھانا کھلا دینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا مگر وہ بار بار اصرار کرتا تھا کہ کوئی گنجائش نکل آئے اور مجھے روزے نہ رکھنے پڑیں۔ میں نے حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے بھی اسی طرح فرمایا کہ روزے رکھنے کی طاقت ہے تو روزے ہی رکھے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کہتا ہے کہ میں مسکینوں کو کھانا کھلا دوں روزے نہ رکھوں۔ تو حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے جوش میں آکر فرمایا۔ اُن کا اور اُن کے رب کا معاملہ ہے وہ جانتے ہیں کہ روزے رکھ سکتے ہیں کہ نہیں آپ اُن کی وکالت نہ کریں۔ آپ مسئلہ بتادیں

Marfat.com

وصال شریف :

ع ہر شے مسافر، ہر چیز راہی (اقبال)
کیا چاند تارے کیا مُرغ وماہی

مرد کامل کی وفات دراصل، وصلِ محبوب کا ذریعہ ہوتی ہے اس لئے اِسے لفظ وصال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وصال سے چند روز قبل حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی طبعیّت اچانک خراب ہوگئی آپ علیہ الرحمہ کو فوراً شیخ زید ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں کی فوری توجہ سے آپ کی طبعیت میں کچھ افاقہ ہوا۔ انتہائی ضعف اور علالت کی وجہ سے ڈاکٹروں نے آپ پر نماز کی پابندی لگائی ہوئی تھی۔

مگر ربِّ کائنات جَل مجدہٗ الکریم کی بندگی کا عالم یہ تھا کہ حالتِ نزع میں بھی فرماتے کہ، میرا لوٹا لاؤ! میرا مصلیٰ لاؤ! وضو کر کے نماز پڑھوں۔

چند روز استغراق کی حالت میں رہے۔

ذکرِ الٰہی کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ کی ہر سانس سے معلوم ہوتا کہ آپ ذکرِ خفی میں مصروف ہیں۔

اب اشتیاقِ وصالِ حبیب بہت زیادہ ہو چکا تھا اور ہجرِ محبُوب خُدا صلی اللہ علیہ وسلّم ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ چکا تھا اور مرضِ محبّت میں اسقدر اضافہ ہوا کہ یکم ذی الحج ۱۴۰۹ھ بمطابق ۶ جولائی ۱۹۸۹ء تقریباً اذانِ عشائکے وقت آسمان علم وعمل کے نیّر تاباں، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

وصل حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لذتوں سے ہمکنار ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ع خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

نمازِ جنازہ:

دو ذی الحج ۱۴۰۹ھ، ۷ جولائی ۱۹۸۹ء بعد نمازِ جمعہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں خواص و عوام کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ تمام لوگ بے تابی سے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کے جنازے کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ کا جنازہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور (واقع رہائش گاہ) سے جامعہ نعیمیہ لاہور لایا گیا۔ تمام حضرات نے اس عظیم علمی و روحانی ہستی کی زیارت کی۔ اور نمازِ جنازہ ادا کی۔

نمازِ جنازہ کی امامت، شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہٗ نے فرمائی۔ نماز کے بعد حضرتِ مفتی صاحب قدس سرہٗ کا جنازہ اس انداز سے نکلا کہ لوگ اس میں دوڑتے ہوئے شرکت کر رہے تھے، ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر چہرہ اداس اور دل بے قابو تھا۔ کلمہ طیبہ و درود شریف اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد جاری تھا۔ فضائیں تلاوتِ قرآنِ پاک سے معمور تھیں اور جنازہ پر عرقِ گلاب کا چھڑکاؤ اور گلاب کے پھول کی پتیاں نچھاور ہو رہی تھیں۔ ہزاروں کے ہجوم میں ہر شخص میت کو کندھا دینے کے لئے بے چین تھا۔ اور کیوں نہ ہوتا کہ ولیوں کے شہر لاہور میں آسمان علم و عمل کے نیر تاباں، عالم اسلام کے نامور بطلِ جلیل عربی زبان کے ایک بلند پایہ عالم،

Marfat.com

Marfat.com

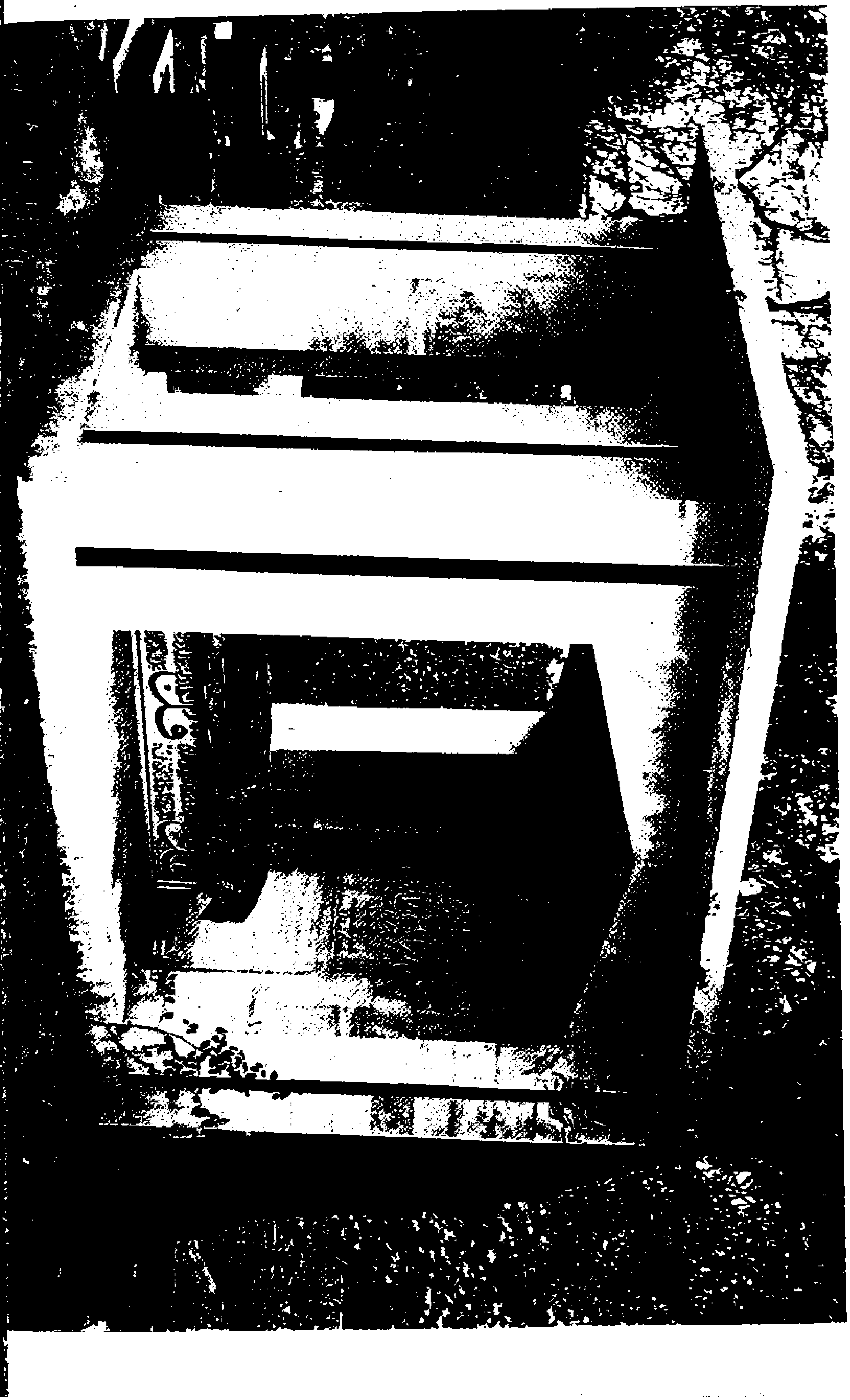

Marfat.com

جیّد محدث، پُرجوش مبلغ، باعمل شیخ طریقت، عالمِ حق، قطبِ وقت اور دنیائے اسلام کے متاعِ عزیز کا ایک فقید المثال جنازہ تھا۔ قبر شریف میں اُتارنے کے بعد دیر تک مسلسل کلمۂ طیبہ اور صلاۃ وسلام کا وِرد ہوتا رہا اور یُوں رحمتوں اور برکتوں کی برسات میں عاشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا آخری سفر طے ہوا۔

مزارِ اقدس:

حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار پُرانوار، اہلسنّت وجماعت کے عظیم روحانی بزرگ۔ حضرت جان محمد حضوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چوک گڑھی شاہو لاہور کے مزار مبارک سے ملحقہ قبرستان میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

Marfat.com

والدِ محترم کی یاد میں!

از: صاحبزادہ شکیل احمد قادری۔

میرے والد مولانا مفتی حافظ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا مولانا حافظ جمیل الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے "سنبھل روہیلکھنڈ" سے اس وقت ہجرت فرمائی۔ جب انگریز نے اس علاقہ پر قبضہ کر کے وہاں کے عوام الناس خصوصاً مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔

ہزاروں مسلمان شہید کر دیئے گئے اور مسجدوں کے دروازے نمازیوں کے لئے بند کر دیئے گئے۔ والدِ گرامی کے دادا سے ذکر اس لئے شروع کر رہا ہوں کہ وہ بھی حافظ اور نہایت خوش الحان قاری اور بقول دادی جان رحمۃ اللہ علیہا کے وہ درویش اور ولی اللہ تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ پوتا (یعنی مفتی عزیز احمد قادری) اللہ کا ولی ہے۔

ع ولی را ولی می شناسد

والدِ حضور فرماتے تھے کہ اُن کے دادا نے "جب انتقال فرمایا تو وہ بہت کم سن تھے۔ بس اُن کی خوش الحان قرأت ضرور یاد ہے کہ اُن کی آواز بہت خوب صورت اور گونج دار تھی۔ اور اُن کی قرآت سُن کر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ میری دادی جان اس کثرت سے تلاوتِ قرآنِ مجید فرماتی تھیں کہ بیشتر قرآنِ حکیم انہیں حفظ ہو گیا تھا"۔ بقول میری والدہ محترمہ دورانِ تراویح جب والدِ محترم

Marfat.com

قرآنِ شریف سنایا کرتے تو بسا اوقات وہ (دادی جان) متشابہ کی تصحیح فرمائیں۔
والدِ گرامی خواتین کیلئے نمازِ تراویح اور جمعہ کیلئے خصوصی انتظام فرمایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ عید گاہ جامعہ نعیمیہ بھی جاری رہا۔ میرے دادا حضرت علاّمہ مولانا علاؤ الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لختِ جگر مفتی عزیز احمد قادری کو کم سنی میں ہی مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں میں دینی علوم حاصل کرنے کے لئے داخل کروا دیا جہاں آپ نے اُس وقت کے جیّد عُلماء سے اکتساب علم کیا اور مشائخ عظام سے روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ کو وہاں حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری قدس سرہٗ الصمدانی کی خصوصی سرپرستی حاصل رہی۔ حضرت مفتی صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری رحمۃ اللہ علیہ کے نہ صرف شاگرد تھے بلکہ مرید وخلیفہ مجاز بھی۔ اُن کی معیّت میں اکتساب علم کے ساتھ ساتھ روحانی فیض اور سلوک کی منازل طے کیں۔ اپنے پیرومُرشد ہی کی وساطت سے بدایوں کے ممتاز دیندار اور پابندِ شریعت حضرت مولانا مقبول حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دُخترِ نیک اختر سے نکاح کیا اور یوں بدایوں میں ہی رہنے لگے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدرسہ عالیہ قادریہ میں ہی درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور زندگی کا بیشتر حصہ وہیں گزارا۔ اور روحانی نسبت سے بدایونی لکھنا اور کہلوانا پسند فرمایا۔ پھر قبل تقسیم ہندوستان سنہ ۱۹۴۴ء میں لاہور تشریف لے آئے۔

والدِ گرامی کی ذات شریعت وطریقت کی کامل مرقع تھی۔ آپ کی نشست و برخاست، گفتگو، کھانا پینا عین اتباعِ شریعت تھا۔ خوشی کے لمحات میں کبھی قہقہہ مار کر ہنستے نہیں دیکھا۔ صرف مسکراتے تھے۔ غم کے موقع پر کبھی آہ وزاری کرتے نہیں دیکھا۔ ایسے موقع پر اُن کا صبر وتحمل قابلِ دید اور

Marfat.com

قابلِ تقلید ہوتا تھا۔ ہمارے چار چچاؤں کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھتے اور صبر فرماتے اور صبر کی تلقین کرتے۔ سب سے بڑی ہمشیرہ جن سے آپ بے حد محبّت فرماتے تھے۔ جب فوت ہوئیں تو بے حد رنج و ملال تھا۔ لیکن صبر واستقلال کا پیکر بنے رہے۔ یہی حال بڑے بھائی اور والدہ محترمہ کے انتقالِ پُر ملال پر تھا۔ یہ ضرور ہوا کہ قبرستان کی حاضری اور فاتحہ خوانی کثرت سے کرتے۔ اُن کے صبر و استقلال کی سب سے بڑی مثال اس وقت سامنے آئی۔ جب راقم اسلامیہ کالج کراچی میں زیرِ تعلیم تھا۔ یہ ۱۹۶۲ء یا ۱۹۶۳ء کا واقعہ ہے۔ طلباء نے، صدر ایوب خان (مرحوم) کی تعلیمی پالیسی جس کے تحت گریجویشن کا کورس تین سال کا کر دیا گیا تھا، کے خلاف جلسے اور جلوس کئے تو راقم بھی اس میں شامل تھا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور پھر فائرنگ کی۔ بہت سے طلباء زخمی اور شہید ہوئے۔ میں بھی زخمیوں میں شامل تھا۔ زخمی حالت میں مجھے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جب مرہم پٹی ہو گئی اور کچھ ہوش آیا تو گرفتاری سے بچنے کے لئے اپنے ایک دوست کے ہاں چھپ گیا۔ اسی اثنا میں کالج کے کسی ساتھی نے گھر تار دے دیا کہ شکیل زخمی ہو کر شہید ہو گیا ہے۔ جب لاہور تار پہنچا تو اس دن چھوٹی ہمشیرہ کا نکاح ہونے والا تھا۔

حضرت مفتی صاحب نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا اور مولانا مفتی محمد حسین نعیمی اور دو چار لوگ یہ خبر جان چکے تھے آپ نے انہیں سختی سے منع کیا کہ گھر کی خواتین کو اس وقت تک اطلاع نہ دی جائے جب تک نکاح خوانی نہ ہو جائے اور مہمان چلے نہ جائیں۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ آپ جانتے تھے کہ ہمارے ہاں رسم و رواج اور ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے ایک ایسی لڑکی کو کہ جس کی شادی ہو رہی ہو اور اُسی دن اس کا بھائی مر جائے، منحوس سمجھ کر کہیں شادی کرنے

Marfat.com

سے ہی منکر نہ ہو جائیں۔

اِس تقریب میں حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شریک تھے۔ بقول اُن کے، "مفتی صاحب کے چہرے پر عجیب کرب تھا کبھی کبھی سرد آہ بھی نکل جاتی۔ میں نے پوچھا بھی کہ مولانا! اتنے پریشان کیوں ہیں۔ تو کوئی جواب نہ دیا بس یہ کہا کہ دعا کریں کہ یہ نیک کام بخیر وخوبی انجام پا جائے وہ فرماتے تھے کہ اگرچہ مجھے دیگر مصروفیات بھی تھیں لیکن میں ٹھہرا رہا۔ کیونکہ میں محسوس کر رہا تھا کہ مفتی صاحب کو کوئی شدید ابتلا کا سامنا ہے۔ جسے وہ تقریب کی وجہ سے ظاہر نہیں کر رہے اور پھر یہ بات سچ نکلی۔ جیسے ہی باراتی رخصت ہوئے تو پھر انہوں نے گھر میں اطلاع کی اور جامعہ نعیمیہ میں تلاوت قرآنِ مجید کروائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ابھی فاتحہ یا بخشش کے لئے دعا نہیں کرنی کیونکہ دِل یقین نہیں کر رہا۔

القصہ مختصر بقول مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ صبر یعقوبی علیہ السلام کیلئے پڑھا اور سُنا تھا لیکن بچشم خود مفتی صاحب کا صبر و رضا دیکھا جو صبر یعقوب علیہ السلام کی عملی تفسیر تھی۔ اِس ضمن میں ایک خط بھی ریکارڈ پر ہے جو اُن کے شاگرد رشید حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے۔ غالباً اس کتاب میں بھی شائع ہو رہا ہے۔

اعلائے کلمۃ الحق:

جیسا کہ سطور بالا میں عرض کر چکا ہوں کہ والدِ گرامی کی زندگی اتباعِ شریعت اور شعائرِ اسلام کی تبلیغ و ترویج سے عبارت ہے حق اور سچ بات کہنے میں کبھی خوف و تردد محسوس نہ کرتے آپ تحریک پاکستان کے زبردست حامی علماء کرام

Marfat.com

میں سے تھے اور آپ کے ہمعصر محدّث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ علیہ غزالئِ دوراں حضرت مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، اور مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ آپ کے قدر دان اور زہد و تقویٰ کے قائل تھے۔ جب پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے چند روز ہی گزرے تھے کہ یومِ استقلال کی ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں وزراء، اُمراء اور افسران بالا کے علاوہ ان کی بے پردہ بیگمات بڑے کروفر سے اِدھر اُدھر گھوم پھر رہی تھیں۔ والدِ گرامی کی جبیں سے ناگواری عیاں تھی۔ تقریب کی ابتداء کے لئے آپ سے تلاوتِ قرآن حکیم کے لئے کہا گیا۔ آپ نے سورہ احزاب کی وہ آیات تلاوت فرمائیں جن میں پردہ و حجاب کا حکم ہے۔ تلاوت کے بعد آپ نے ان آیات کا ترجمہ شروع کر دیا۔ (یاد رہے اُن دِنوں صرف تلاوت ہوتی تھی اس کا ترجمہ نہیں) کچھ افسران ناگواری سے کہنے لگے۔ مولانا! آپ کو صرف تلاوت کے لئے کہا گیا ہے تقریر کے لئے نہیں۔ آپ نے برجستہ کہا کہ ہم احکامِ شریعت پر اسی لئے عمل پیرا نہیں کہ ہم قرآنِ فرقان کو صرف طاقوں میں سجا کر رکھتے ہیں یا اس کی تلاوت سُن لیتے ہیں، اس کے مفہوم اور احکامات کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے موقع ملا ہے تو میں اپنا فرضِ منصبی سمجھ کر اس کا ترجمہ بھی بیان کرونگا اور یہاں خواتین کو تلقین کروں گا کہ وُہ مسلمان ہیں اور اُنہیں پردہ و حجاب میں رہنا چاہیئے۔

قصۂ مختصر اُن عورتوں نے سروں پر دوپٹے لینا شروع کر دیئے۔ اِس کے بعد آپ کو کسی سرکاری تقریب میں مدعو نہیں کیا گیا آپ بھی درباری مولویوں میں سے نہ تھے کہ وہاں ضرور جاتے ہاں جب بھی ایسا موقع ملا ہاتھ سے نہ

Marfat.com

جانے دیا۔

آپ رویت ہلال کمیٹی کے رکن بھی رہے اور صدر ایوب (مرحوم) کے زمانے میں ایک خُطبہ کمیٹی تشکیل دی گئی اس کے بھی رکن بنے۔ اس خطبہ کمیٹی کے ذمے یہ کام سونپا گیا کہ پورے مُلک کے لئے ایک مشترکہ خُطبہ جُمعہ تیار کیا جائے اور صدر ایوب کا نام بطورِ امیر المومنین شامل کیا جائے اس موقع پر آپ نے ڈٹ کر اس کی مخالفت کی اور کہا کہ جب تک ملک میں مکمل نظامِ اسلام رائج نہیں کیا جاتا اور اس کے بعد پابندِ شریعت صدر منتخب نہیں ہوتا وہ امیر المومنین کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اُنہیں دنوں عید سعید کے موقع پر رویت ہلال کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ عید جمعۃ المبارک کے دن ہوگی۔ مگر حکمران طبقہ میں چونکہ یہ ضعیف الاعتقادی پائی جاتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جمعہ کے دن عید حکومت کے لئے بھاری ہوتی ہے چنانچہ ایوانِ صدر سے اعلان جاری ہوا کہ عید ہفتہ کے دن ہوگی۔

والدِ گرامی نے شریعتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رُو سے دو شہادتیں مِل جانے پر دو ٹوک فیصلہ دیا کہ عید جمعہ کے دِن ہی ہوگی اور عیدگاہ گڑھی شاہو اور دیگر مساجد میں اعلانِ عام کروا دیا کہ عید شریعت کی رُو سے جُمعہ کے دن ہوگی۔ چنانچہ ملک بھر میں دو عیدیں ہوئیں۔ اکثریت نے جمعہ کے دِن عید منائی اور سرکاری ٹولے نے ہفتہ کے دِن۔

اُسی دَور میں جب کہ ملک میں لُوٹ کھسوٹ شروع ہوئی تو آپ نے تقاریر میں کہا کہ چور چلے گئے اور ڈاکو آ گئے۔ خاصی سی۔ آئی۔ ڈی۔ ہونے لگی لیکن کچھ انسان اور کچھ اچھے افسران ہمیشہ رہے ہیں۔ انہوں نے رپورٹ یہی دی کہ یہ کوئی سیاسی یا لالچی مولانا نہیں۔

Marfat.com

درویش صفت اور حامیٔ شریعت ہیں اور اُن کے جو پند و نصائح ہیں عامتہ المسلمین کی بہتری کے لیے ہیں۔

یہ کچھ سطور تھیں اُن کی معاشرتی اور اجتماعی زندگی کی بابت۔ آپ نے زندگی کا زیادہ حصّہ درس و تدریس و دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ السلام کی ترویج اشاعت، عبادت و ریاضت، اوراد و وظائف میں گزارا۔ طہارت و اقامت ایسی کہ آخری دم تک جاری رہی۔ آخری عمر میں ضعف نقاہت بڑھ گئی تھی اور پیشاب کا عارضہ لاحق ہوگیا تھا۔ مگر پھر بھی زیادہ تر باوضو رہتے اور نماز حتیٰ کہ نوافل بھی کھڑے ہوکر پڑھتے۔ آخری ایام زندگی میں رمضان المبارک کے روزے پورے رکھے اور افطار میں آدھا یا ایک گلاس شربت اور سحری میں کچھ دُودھ پیتے۔ گذشتہ پانچ چھ سال سے یہی عالم تھا اور یہ اللہ کا کرم تھا اور اُن کی کرامت کہ ایسی حالت میں بھی اہتمام سے روزے، عبادت، وظائف وغیرہ جاری رہے۔

اللہ اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

وہ شریعت و طریقت پر یکساں پابند تھے بلکہ طریقت تابع شریعت تھی۔ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلّم تھے۔ ہم نے کبھی بڑے سے بڑے المناک واقع پر جن میں اُن کی محبوب ترین ہستیوں کی موت بھی شامل ہے۔ آہ وزاری کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن جب ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلّم ہوتا۔ خصوصاً نعت خوانی ہوتی تو اُن کی آنکھیں اشکبار ہوجاتیں۔

گھریلو زندگی :

ہم سب بہن بھائیوں سے بہت محبت فرماتے۔ ہم میں سے جب کوئی

Marfat.com

بیمار ہو جاتا تو اُسے اپنے کمرے میں رکھتے۔ خود دوائی، دودھ اور پھل وغیرہ کھلاتے گھر میں داخل ہونے سے پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر دُعا فرماتے اور داخل ہو کر خود سلام کرنے میں پہل کرتے۔ رات کا کھانا ہم سب بہن بھائی اکٹھے کھاتے۔ کھانے کے بعد ہمیں دینی تعلیم دیتے اور جب کچھ بڑے ہوئے تو گلستان و بوستان پڑھاتے۔

جب میں اسکول میں تیسری جماعت میں داخل ہُوا تو قرآن شریف اور ضروری دینی مسائل کی کتابیں پڑھنے کے علاوہ بہار شریعت کا پہلا حصہ، گلستان و بوستان پڑھ چکا تھا۔ نماز پابندی سے پڑھنے کی تلقین فرماتے کھانا کھانے سے پہلے سب سے باری باری دریافت فرماتے کہ کیا کسی کی کوئی نماز رہ گئی ہے۔ اگر رہ گئی ہوتی تو فرماتے کھانے سے پہلے قضاء نماز ادا کرو۔

آپ زیادہ تر سادہ سفید لباس زیبِ تن فرماتے کھانا بڑا سادہ اور کم کھاتے۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتے۔ اکثر کالج اور یونیورسٹی کے طلباء ان کے پاس آتے۔ بسا اوقات طلباء جوش میں آکر بحث و تکرار کرنے لگتے اور وہاں موجود آپ کے دیگر شاگرد یا عقیدتمند اُنھیں تنبیہہ کرتے تو آپ اُنھیں روک دیتے اور فرماتے کہ یہ ہمارے مُلک کا ناقص نظامِ تعلیم ہے کہ اکثر نوجوان مذہب سے نابلد ہیں۔ جب یہ ہمارے پاس آتے ہیں۔ تو ان کے ذہن کے انتشار کو محبت سے دُور کرنا چاہیئے اور پھر ایسے ہی ہوتا کہ طلباء پھر اکثر آتے اور اپنے عقیدے کو درست کرتے اور آپ سے فیضان حاصل کرتے۔ آپ انہیں روزے نماز کی تلقین کے علاوہ دیگر بہت ضروری مسائل آگاہ فرماتے اور اتباع شریعت اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے دلوں کو منوّر کرنے کے لئے زور دیتے۔

آپ نے متعدد دینی، عام فہم کتب بھی تحریر کیں۔ اور قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کیا۔ آخر میں دُعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر بوسیلہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے نیک اعمال کو قبول فرمائے اور اُن کی قبرِ انور پر نور افشانی کرے۔ (آمین ثم آمین)

(وَمَا عَلَینَا اِلّا البلاغ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کا نورانی پیکر

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ

صبر و استقامت بہترین انسانی اوصاف ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر خصوصی کرم ہوتا ہے جنہیں ان اوصاف میں کمال عطا کیا جاتا ہے ، ۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے کہ گڑھی شاہو لاہور کے ایک عالم دین کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے نکاح کی تقریب تھی ، دوست احباب رشتے دار اور علماء و مشائخ جمع تھے ، اچانک کراچی سے تار موصول ہوا کہ آپ کے صاحبزادے شکیل احمد ، ایک ہنگامے میں جاں بحق ہو گئے ہیں ، دل دہلا دینے والی یہ اطلاع کسی دھماکے سے کم نہ تھی ، کوئی شخص کتنا ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہوتا اس دل دوز خبر کو برداشت نہ کر سکتا ، اس کی ہمت جواب دے جاتی ، اور پل بھر میں مسرت و شادمانی کی تقریب ماتم کدہ بن کر رہ جاتی ۔

اللہ اللہ ! اس عالم دین اور مردِ درویش کا حوصلہ کہ ایک آہ تک ان کے لبوں پر نہ آئی اور ایک آنسو تک ان کی پلکوں پر دکھائی نہ دیا ، حد یہ کہ کسی کو حتیٰ کہ اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی خبر نہ ہونے دی ، تاکہ بیٹی کا فرض خیر و خوبی کے ساتھ انجام دیا جائے اور اس میں کوئی خلل پیدا نہ ہو ، نکاح ہو گیا تب اس خبر کا اظہار کیا ، سننے والے انگشت بدنداں رہ گئے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ کیا کوئی باپ اتنے مضبوط دل و دماغ کا مالک بھی ہو سکتا ہے کہ اسے

Marfat.com

اتنی وحشتناک خبر پہنچے اور وہ اپنے کسی بھی انداز سے پریشانی ظاہر تک نہ ہونے دے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی مضبوط اعصاب والا آدمی ایسے موقع پر اپنی زبان سے رنج والم کا اظہار نہ کرے، لیکن کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے کہ اس کے چہرے پر بھی حزن وملال کی پرچھائیں نہ پڑے۔

دراصل وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت میں اس قدر مستغرق تھے اور ان کی شخصیت پر آدابِ شریعت کی چھاپ اس قدر گہری تھی کہ وہ تسلیم ورضا کا پیکرِ جمیل بن گئے تھے، ان کا دل اطمینان وسکون کا گہوارہ تھا اور ان کے چہرے پر سمندر کا سکون تھا۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

ارباب علم و دانش نے یہ واقعہ سنا تو اس عالی ہمتی پر ششدر رہ گئے حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر کے بارے میں سُنا تھا۔
لیکن لاہور میں اس کا عکس اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

یہ عالمِ دین، رہبرِ شریعت وطریقت حضرت مولانا حافظ قاری مفتی عزیز احمد قادری بدایونی تھے۔ جو اپنے دَور کے عظیم محدّث اور مفسّر تھے، بڑے بڑے علماء ان کے حلقۂ شاگردی میں داخل تھے، حکیم الامت، مفسرِ قرآن حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے شاگردوں میں سے تھے، انہیں یہ اطلاع ملی تو انہوں نے درد و سوز میں ڈوبا ہوا خط استاذِ گرامی کی خدمت میں ارسال کیا، باوجودیکہ خود شہرۂ آفاق علمی شخصیت تھے ان کے مکتوب کے ایک ایک لفظ سے نیازمندی اور عقیدت جھلکتی ہے۔

Marfat.com

لفافے پر پتہ یُوں لکھا ہوا تھا۔

بملاحظۂ قدسیہ حضرت استاذ محترم مفتی مولانا الحاج عزیز احمد صاحب بدایونی، جامعہ نعیمیہ خطیب مسجد عیدگاہ گڑھی شاہو، لاہور۔

مکتوبِ گرامی ملاحظہ ہو۔

حامئ مِلّت، ماحئ فتنت، سیّدی و استاذی، امت برکاتھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کل بروز جمعہ، محترم و مکرم عبدالرحیم صاحب شامی کی زبانی ایک ایسے حادثہ جانکاہ کی خبر ملی جسے سن کر بہت ہی صدمہ ہوا۔ وہ یہ کہ حضور والا کی دُختر نیک اختر کی شادی تھی اور عین شادی کے جشن میں نوجوان فرزند شکیل احمد صاحب کی وفات حسرت آیات کا تار ملا۔

حقیقت ہے کہ ایسے واقعات انسان کی برداشت سے باہر ہوتے ہیں، مگر یہ معلوم ہوکر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حضور والا نے صبر و حوصلہ کا ریکارڈ توڑ دیا کہ اُس تار کی اطلاع کسی کو حتّٰی کہ مرحوم کی والدہ کو بھی نہ دی اور نہ اپنے کسی انداز سے ظاہر ہونے دیا کہ آپ کے دل پر یہ صدمہ گزرا ہے، تاکہ لڑکی کے فرض سے سبکدوش ہو جاویں۔

ایسا صبر یا تو احادیث میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجۂ پاک کا پڑھا تھا یا آج آپ کے متعلق معلوم ہوا، یقیناً انشاءاللہ! حضور والا کے مدارج و مراتب عنداللہ بہت ہی ہیں، جو ہم گنہگاروں کے خیال و وہم سے وراء ہیں، رب تعالیٰ آپ کو اس صبرِ عظیم کا بہترین صلہ عطا فرماتے اور حضورِ والا کے قلب کو نیز مرحوم کی والدہ ماجدہ اور تمام اعزہ و اقارب کو صبر جمیل و اجر جزیل بخشے، ہم گنہگاروں

Marfat.com

کے پاس بجز ان رسمی ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے اور کیا ہے ؟ صبر و اجر دینے والا تو رب تعالیٰ ہے۔

کیا صاحبزادہ مرحوم اس شادی میں شرکت کے لیے لاہور نہ آئے تھے۔ ؟

امید ہے کہ اس عریضہ کے جواب سے نوازا جاؤں ، والسلام مع الاحترام۔

میرا پتہ صرف یہ ہے۔

۱۳ شنبہ۔ مفتی احمد یار خاں

نعیمی کتب خانہ ، گجرات

اللہ تعالیٰ نے مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس حیرت انگیز صبر کا یہ اجر عطا فرمایا کہ بعد میں یہ خبر غلط ثابت ہوئی ، جناب شکیل احمد بدایونی اگرچہ ہنگامے میں زخمی ہو گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی محفوظ رکھی اور انہیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ عظیم والد کی زندگی کے آخری سالوں میں بہترین خدمت کا موقع ملا اور ان کے گھر واقع کریم بلاک ، علامہ اقبال ٹاؤن ، لاہور سے ہی مفتی صاحب کا جنازہ اُٹھا رحمہ اللہ رحمۃ" واسعۃ"

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ بدایوں کے مشہور علمی اور روحانی خانوادے کے عظیم المرتبت شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے ، اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں ان کے بھائی حضرت مولانا عاشق الرسول شاہ عبدالقدیر بدایونی سے مجاز تھے۔

برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ کو مفتی صاحب نے خلافت و اجازت سے نوازا تھا ، سند خلافت درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

Marfat.com

امابعد! فقیر سراپا تقصیر کو جو اپنے پیرِ طریقت، حضرت امام اہلسنّت، بدرِ شریعت، سرتاجِ عرفاء، محبِ اولیاء، مولانا وسیّدِنا شاہ عاشق الرسول فرزند شاہِ ولایت، حامیٔ سُنّت، قاطع بدعت، تاج الفحول حضرت مولانا ومقتدانا محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر القادری۔ العثمانی البدایونی، مولانا شاہ عبدالقدیر القادری العثمانی البدایونی سے جو سلسلۂ عالیہ قادریہ کی بیعت کی اجازت حاصل ہے وہ عزیز گرامی مولانا عبدالغفار صاحب ظفر القادری کو دی جاتی ہے۔

دُعا ہے کہ مولا تعالیٰ عزیز موصوف کو مذہب حقہ اہلِ سنّت پر قائم رکھے اور سلسلہ ہذا کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے، آمین آمین، یارب! بجاہ حبیبک رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

حررہٗ

فقیر سراپا تقصیر خاکپائے بزرگاں عزیز احمد قادری المقتدری البدایونی عفی عنہ بالنبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ اجمعین۔

۵/شوال المکرم ۱۳۸۶ھ
۱۷/جنوری ۱۹۶۶ء بروز منگل

مہر (سگِ دربار غوثیہ عزیز احمد قادری)

برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مفتی صاحب، جامعہ رضویہ فیصل آباد کے جلسۂ دستارِ فضیلت میں بعد از نمازِ ظہر تقریر فرما رہے تھے، دورانِ تقریر مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے بچّوں کو دینی تعلیم دلواؤ اور اہلسنّت وجماعت کے مدارس میں داخل کراؤ۔ محدّث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدرسے کی چھت پر چہل قدمی فرما رہے تھے، مسکراتے ہوئے فرمانے لگے۔ مفتی صاحب کا انداز

Marfat.com

عجیب ہے دوسرے علماء روپے پیسے کا چندہ مانگتے ہیں، لیکن مفتی صاحب اولاد کا چندہ مانگتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی محبت وشفقت کا انداز بڑا دل کش تھا، اصاغر نوازی بھرپور انداز میں فرماتے سنہء میں راقم نے ایک رسالہ تحریر کیا۔ مسائل اہلسنّت بجواب مسائل نجدیت" مفتی صاحب نے یہ رسالہ ملاحظہ فرمایا تو کئی دفعہ کلمات تحسین ارشاد فرمائے، پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تو کئی بار فرمایا کہ یہ رسالہ عوام اہل سُنّت کے لئے مفید ہے، اسے دوبارہ چھپوا دینا چاہیئے۔ چنانچہ فروری ۱۹۸۹ء میں چھپوا کران کی خدمت میں پیش کیا تو بہت خوش ہوئے اور راقم کی درخواست پر چند کلمات تقریظ لکھوائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ "مسائل اہلسنّت" عقائد اہل سُنّت میں بے حد مفید ہے، تمام اہل سُنّت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور یہ حدیث مدِ نظر رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبٰی للغرباء وھم الذین یصلحون ما افسد الناس من سنّتی، (اسلام کا آغاز غربت میں ہوا اور وہ اپنی ابتدائی حالت کی طرف لوٹ جائے گا، خوشخبری ہو غرباء کے لئے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ دوسروں نے جو میری سنّت کو بگاڑ دیا تھا اسے درست کریں گے ۱۲ قادری)

آپ یہی کام کر رہے ہیں کہ لوگوں نے جو خرابیاں پیدا کی ہیں انہیں دور کر رہے ہیں۔

Marfat.com

عزیز احمد قادری عفی عنہ

۲۹ مارچ ۱۹۸۹ء

ایک دن راقم عیادت اور زیارت کے لئے حاضر ہوا تو یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من عاد اخاہ المسلم اوزارہ شیعہ سبعون الف ملک یدعون له اللھم ارحمه اللھم تب علیه فاذا وصل یقولون طبت و طاب ممشاک وتبوئت من الجنة منزلاً ۔

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا زیارت کے لئے جاتے ستر ہزار فرشتے اس کے جلو میں چلتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما، اس کی توبہ قبول فرما، جب وہ پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے۔

پھر ایک دوسری حدیث بیان کی۔

مَن قرأ القرآن وعمل بما فیه اُلبس والداہ تاجا یوم القیامة ضوءہ احسن من ضوء الشمس فما ظنکم بالذی عمل بما فیه ؟

جس شخص نے قرآنِ پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ حسین ہوگی۔ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ جس نے قرآنِ پاک کے احکام پر عمل کیا پھر فرمانے لگے: یہ آپ کی فضیلت ہے۔

مجھے جہاں ان کی بزرگانہ شفقت نے مسحور کیا وہاں اس خیال نے

Marfat.com

حیرت میں ڈال دیا کہ اس پیرانہ سالی اور گوناگوں امراض کے باوجود حافظے کا یہ عالم کہ احادیث اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے حافظ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔

۲۰/دسمبر ۱۹۸۷ کو حاضرِ خدمت ہوا تو فرمانے لگے میں عموماً یہ دعا کیا کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم ارزقنا و اولادنا ایماناً کاملاً وعلماً نافعاً وفھماً کاملاً ورزقاً حلالاً طیباً واسعاً وصحۃ وعافیۃ ولساناً ذاکراً وقلباً شاکراً وعملاً صالحاً متقبلاً وتوبۃ نصوحاً۔

اے اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان کامل، علم نافع، فہم کامل، رزقِ حلال وطیب اور وسیع، صحت وعافیت، زبان ذکر کرنے والی، دل شکر گزار، عمل صالح ومقبول اور خالص توبہ عطا فرما۔

۸/جولائی ۱۹۸۹ء کو جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو میں حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی ثم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے محفل قل خوانی منعقد ہوئی جس میں علماء کرام بڑی تعداد میں شریک ہوئے، اس محفل میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

مشہور ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں اور ایک جگہ دو عالم اکٹھے نہیں رہ سکتے، ۱۹۵۸ء میں جامعہ نعیمیہ، چوک دالگراں سے گڑھی شاہو منتقل ہوا، ۳۱ سال تک مجھے مفتی صاحب کے ساتھ رہنے کا موقع ملا لیکن اس دوران نہ تو قبلہ مفتی صاحب کو مجھ سے اور نہ ہی مجھے ان سے شکایت پیدا ہوئی۔

آج علماء سے بہت سی سُنتیں رہ جاتی ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب نے

Marfat.com

پوری زندگی کسی بھی مرحلے پر کسی بھی جگہ کوئی عمل خلاف سنّت نہیں کیا، نہ صرف خود بلکہ یہ بھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ دوسرا خلافِ سنّت عمل کرے۔

مولانا ..... نے فرمایا ہے کہ ہر عالم ولی ہوتا ہے، اگرچہ آج کلی طور پر یہ بات نہیں کہی جاسکتی، لیکن میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہر پہلو سے ولی تھے۔

آج وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں ان سے درخواست ہے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض و برکات جاری رکھیں۔

اُستاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم قادری ہزاروی مدظلہ ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے فرمایا۔

حضرت فقیہہ عصر مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ایسی سادہ زندگی بسر کرتے تھے کہ ناواقف آدمی انہیں دیکھ کر ان کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا، مفتی صاحب ہر سال جامع رضویہ فیصل آباد کے درجہ حدیث کے طلباء کا امتحان لیا کرتے تھے جس سال میں نے دورۂ حدیث کیا اس سال بھی حسب معمول مفتی صاحب امتحان لینے تشریف لے گئے ہماری خواہش تھی کہ کوئی معروف شخصیت مثلاً مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری، حضرت غزالیٔ زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی یا شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ کے پاس امتحان ہوتا تو امتحان دینے کا لطف دوبالا ہو جاتا، مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ تھا کہ ایک ایک طالب علم کو بلاتے اور اس کا امتحان لیتے، ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اچھے اچھے فاضل علماء میں سے جو

Marfat.com

بھی کمرۂ امتحان سے باہر آتا، پیشانی سے پسینہ پونچھتا ہوا ہی نکلتا، مفتی صاحب حدیث شریف کی عبارت سے ہی ایسے ایسے سوالات اُٹھاتے کہ علماء حیرت زدہ رہ جاتے۔ تب ہمیں اُحساس ہوا کہ مفتی صاحب کا علمی مقام اور محدثانہ مرتبہ کیا ہے؟

مولانا احمد حسن نوری مدظلہ، نے بیان کیا۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نعیمیہ کی جامع مسجد میں طویل عرصہ تک امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے، ان کے تقویٰ و طہارت کا اثر یہ تھا کہ کسی کو ان کے سامنے مجالِ دم زدن نہ تھی، ایک دفعہ رمضان شریف میں اٹھارہ تراویح پڑھانے کے بعد مفتی صاحب کو محسوس ہوا کہ ان کے پائینچے پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے، مقتدیوں کو ٹھہرنے کا اشارہ کیا جاکر پاجامہ تبدیل کیا اور واپس آکر دوبارہ عشاء کی نماز اور تراویح پڑھائیں، دنیا میں وہ غالباً واحد امام ایسے تھے جنہوں نے اتنی احتیاط کا مظاہرہ کیا اور کسی مقتدی کو چون وچرا کی جرأت نہ ہوئی۔

ایک مجلس میں جامعہ نعیمیہ، لاہور کے امام وخطیب مولانا چوہدری محمد اشرف نے بیان کیا کہ جامعہ نعیمیہ میں قاضی کورس کلاس کے افتتاح کے موقع پر غزالئ زماں حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ تشریف لائے، افتتاح کے بعد غزالئ زماں تشریف لے جانے کے لئے کار میں بیٹھے تو میں نے عرض کیا کہ حضرت مفتی صاحب سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے لئے دُعا فرمائیں غزالئ زماں فوراً کار سے نیچے اُتر آئے اور فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو، مریدین اور معتقدین کا جمِ غفیر ساتھ تھا، حضرت غزالئ زماں نے پہلے تو حضرت مفتی صاحب

Marfat.com

ے ہاتھوں کو بوسہ دیا ، پھر ایک سو روپے بطور نظر پیش کئے اور حضرت مفتی صاحب سے دعا کروائی ،

اللہ اللہ ! کیا کسرِ نفسی تھی ؟ اور بزرگوں کا کیا ادب و احترام تھا ؟ علم و فضل کے ہمالہ ہونے کے باوجود اس قدر تعظیم اور اتنی محبّت کا اظہار ان ہی قدسی صفات حضرات کا شیوہ تھا اور ہمارے لئے احترام باہمی کی عظیم مثال ، کاش موجودہ دور کے علماء میں اس باہمی احترام کا عکس ہی موجود ہوتا ۔

حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے جناب شکیل احمد نے بتایا کہ حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی اور بدایوں کے دیگر علماء اہلِ سُنّت کی طرح مفتی صاحب بھی کٹّر مسلم لیگی اور نظریہ پاکستان کے زبردست حامی تھے ، جب کہ ہمارے ددھیال اور ننھیال کے دیگر افراد صاحب ثروت بھی تھے اور پکّے کانگریسی بھی ، انہیں مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں مفتی صاحب کی کاروائیاں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں ، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ دشمنی اور ایذا رسانی پر اُتر آئے تھے ، دیگر وجوہ کے علاوہ مفتی صاحب کے لاہور آنے کی ایک وجہ ان کی عداوت بھی تھی ۔

۱۹۴۵ء میں مفتی صاحب لاہور تشریف لے آئے اور تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ۔ اکثر مسلم لیگ کے جلسوں میں تشریف لے جاتے ، جناب شکیل احمد فرماتے ہیں کہ کئی جلسوں میں مجھے اور میرے بڑے بھائی کو بھی ساتھ لے جاتے ہمیں وہ مشہور ترانہ بھی یاد کرایا ہوا تھا ۔ جس میں کہا گیا تھا چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا ، مگر مفتی صاحب ہمیں حکم دیتے تھے ۔ اس طرح پڑھو ۔

چین و عرب ہمارا پاکستان ہمارا

Marfat.com

قیام پاکستان کے ساتھ ہی مہاجرین کے قافلے آنے لگے، مفتی صاحب نے ان کے لئے اپنی مسجد کے وسیع وعریض صحن میں کیمپ لگوائے۔ جہاں مہاجرین کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔

جناب شکیل احمد کا بیان ہے کہ ان ہی قافلوں میں ہمارے ماموں بھی آگئے، لیکن میری والدہ نے ان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کانگریسی ہیں اور پاکستان کے دشمن ہیں، چنانچہ وہ کراچی چلے گئے۔ ۱۹۶۴ء میں جب مفتی صاحب ہماری والدہ ماجدہ کے ہمراہ حج وزیارت کے لئے جانے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن وحدیث کے مطابق رشتے داروں سے صلہ رحمی ضروری ہے اس لئے اب ناراضگی ختم ہو جانی چاہیئے، تب ہماری والدہ نے اپنے بھائی سے ملاقات کی۔ یہ حضرت مفتی صاحب کا دوسرا حج تھا، اس کے علاوہ پانچ چھ بار عمرے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت مولانا امین الحسنات سید خلیل احمد قادری مدظلہ، نے قل شریف کی محفل میں بیان کیا کہ جب قیام پاکستان کے بعد جمعیت العلمائے پاکستان قائم کی گئی تو حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صدر اور غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی اس کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے، جمعیت نے فیصلہ کیا کہ متبحر علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا جائے تاکہ اگر کسی دینی مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہو جائے تو ان علماء کی طرف رجوع کیا جائے اور ان کا فیصلہ حرف آخر ہو، اس بورڈ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اور حضرت فقیہ عصر مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی کا نام سرِ فہرست تھا

Marfat.com

تاثرات

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

میرا تأثر

حکیم اہلسنّت حکیم محمّد موسیٰ امرتسری مدظلّہٗ لاہور

ع مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام!

اُستاذ العلماء حضرت قبلہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ عالم ربّانی عارف حقانی تھے۔ احقر (راقم الحروف) متعدد بار اُن کی زیارت سے مشرف ہ پہلی بار انہیں حضرت سیّد محمد معصوم شاہ قادری نوری علیہ الرحمۃ چک سادہ ش والوں کے ہاں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان کے علمی و عرفانی ارشادات سے مستفید ہوا۔ ازاں بعد بھی کئی بار انہیں جامعہ نعیمیہ میں اپنے حجرہ کے اندر طلبہ کو پڑھاتے دیکھا۔ اور جیّد علمائے کرام کو نہائت اہم و دقیق مسائل میں مُ صاحب سے استفادہ و استفسار میں منہمک پایا۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محلہ و منشاء قصبہ کے مہاجر اور پاک و ہند کے مشہور محقق و دانشور ڈاکٹر محمد ایوب قادر صاحب جب کبھی کراچی سے لاہور تشریف لاتے تو احقر کو میزبانی کا شر عطا فرماتے اور قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتے۔ ڈاکٹر موصوف حضرت صاحب قبلہ کے تبحّرِ علمی اور شرافت نفسی کے بے حد

Marfat.com

ومعترف تھے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہٗ ، زر پرستی ، جاہ پسندی ، اور دین فروشی کے اس دور میں علمائے حق آگاہ اور اسلاف کی صحیح یادگار تھے آپ پر تصوّف واحسان کا بے حد غلبہ تھا۔ موصوف کو جن افراد نے وضو کرتے نمازیں ادا کرتے اور سُنّتوں پر دلی خلوص اور پابندی سے عمل پیرا دیکھا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آپ کس درجہ کے صُوفی اور متدیّن انسان تھے۔ تصوّف کے اسی غلبہ نے اُنہیں اپنے آپ کو مستور و محجوب رکھنے پر مجبور کر رکھا تھا اور وہ ایسے نام نہاد اور خود ساختہ علاّموں سے بھی دُور رہتے تھے جو آجکل وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے اشاروں پر عجیب وغریب فتوے صادر فرما رہے ہیں۔

دعا ہے ربّ قدیر موصوف علیہ الرحمۃ کے خلوص ، تقویٰ ، دینی خدمات اور انسان دوستی کے پُرخلوص جذبات کے صلے میں انہیں فردوس بریں میں مقامِ اعلیٰ سے نوازے۔ آمین ثم آمین

بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہٗ کے وصال پر احقر نے حسبِ ذیل مادہ ہائے تاریخ استخراج کئے ہیں۔

مقیم خلد مفتیٔ اہلِ ہدیٰ ۱۴۰۹ھ

وائے حسرت رحلتِ والا جاہ ۱۴۰۹ھ

محمد موسیٰ عفی عنہٗ

۲۳/ اگست ۱۹۸۹ء لاھور۔

Marfat.com

حضرت

علامہ مولانا فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

بہاولپور

محدّث جلیل، مفتی بے عدیل حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ دورِ حاضرہ میں ہمارے لئے نہ صرف اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی یادگار بلکہ بحیثیت تبرک تھے۔ لیکن افسوس کہ وہ اب ہم سے جدا ہوگئے اور ہم اس متبرک شخصیّت کے ظاہری فیوض و برکات سے محروم ہوگئے۔ فقیر کو اُن سے نہایت ہی عقیدت تھی۔ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو جب کبھی حاضری ہوتی تو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا اور حضرت موصوف بھی فقیر پر شفقت فرماتے۔

فقیر نے جب بھی حاضری دی۔ آپ کو ذکر خدا و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں مشغول پایا اور ان کی زیارت سے اسلافِ صالحین بالخصوص بریلی شریف کی یاد تازہ ہو جاتی اور فقیر کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ دورۂ حدیث شریف پڑھنے کی سعادت حضور محدّث اعظم پاکستان، علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ سے نصیب ہوئی تو امتحان دینے کی سعادت حضرت مفتیٔ اعظم قبلہ حافظ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل ہوئی۔

بہرحال حضرت مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت کے لئے ایک عظیم سرمایہ

Marfat.com

تھے۔ ایسے گوہر نایاب ڈھونڈھنے پر نہیں ملتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیوضات و برکات سے ہم سینوں کو نوازتا رہے اور انہیں ارفع درجات سے نوازے۔

فقط

محمد فیض احمد اویسی رضوی

۱۴۱۰ھ بروز چہارشنبہ

(بہاولپور)

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد حامد سعید کاظمی مدظلہ

جانشین غزالیٔ زماں حضرت سیّد احمد سعید کاظمی امروہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کسی بھی نعمت کی قدر و قیمت کا صحیح احساس اُس نعمت سے محرومی کے بعد ہوتا ہے۔ جب امید کی کرنیں دم توڑ دیتی ہیں۔ اندھیرے ہر سو بسیرا کر لیتے ہیں، اُجالے مُنہ چھپا لیتے ہیں۔ روشنیوں کے نقیب اپنی بے وقعتی کے باعث پردہ کر لیتے ہیں تو ہم جیسے خوش فہم روشنیوں کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ پھر ناکامیوں کے سبب سے قحط الرجال کا ماتم کرتے ہیں۔

علاّمۃ الدہر حضرت قبلہ مولانا مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی قدس سرہٗ العزیز بلاشک و شُبہ خداوندِ قدوس کی ایک عظیم نعمت تھے۔ اب جب نگاہیں اُن کو ڈھونڈتی ہیں تو اپنی بے مائگی اور محروم القسمتی پر ہم خون کے آنسو بہاتے ہیں کہ وہ فقید المثال ہستی جس کی یاد میں دل دھڑکتے رہیں گے، وہ نابغہِ روزگار شخصیّت جس کی آرزو میں نظریں بھٹکتی رہیں گی، ہمارے درمیان رہے۔ ہمیں اُن کا در دیسّر آیا لیکن ہم اُن سے فیض پانے سے محروم رہے۔ ہماری آنکھیں تشنۂ دیدار رہیں۔ پچھتاووں کے ہجوم ہیں، ناتمام ارمانوں کے بیچ اپنی حرماں نصیبیوں پر ماتم کناں ہیں کہ بحرِ علم کا وہ شناور، دریائے معرفت کا وہ غوّاص ہمارے

Marfat.com

درمیان موجود تھا، لیکن ہم اپنی ذات کی فصیلوں میں اس طرح مقید تھے کہ مہرِ نیم روز کی تابناکیاں بھی ہمارے سینے کے اندھیروں کو نہ مٹا سکیں۔

اگرچہ اباجی قبلہ نور اللہ مرقدہٗ سے حضرت قبلہ مفتی صاحب کا ذکرِ لطیف اکثر سُنا لیکن ہاتھوں کی لکیروں میں، میں اس طرح الجھا رہا کہ حضرت علیہ الرحمۃ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو پایا۔ ایک بار اباجی قبلہ لاہور سے واپس تشریف لائے تو حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا حال سنایا۔ باقی باتیں تو وقت کے غبار میں دھندلا گئیں۔ اتنا یاد ہے کہ اباجی قبلہ نے بتایا "حضرت مفتی صاحب نے مجھ سے وعدہ لیا کہ اُن کا جنازہ میں پڑھاؤں گا"۔ اباجی قبلہ نے کہا کہ حضرت یہ کیسے معلوم کہ کس کی سانسیں پہلے پوری ہو جائیں، کس کے لئے ساعتیں مختصر ہو جائیں، نوشتۂ دیوار کیا ہے کون راہی مُلکِ عدم ہو جائے۔ کون فراق کی گھڑیاں کاٹنے پر مجبور ہو"۔ اس کے باوجود حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے بعد اصرار وعدہ لیا اور اباجی قبلہ نے مشروط وعدہ فرمایا۔

یہ مکالمہ موت کو وصال کا وسیلہ سمجھنے والوں کے درمیان تھا۔ گویا یہ محض جنازے کا وعدہ نہ تھا، وارفتگی و شوق کا اظہار تھا۔ بے تابی اور تڑپ کا بیان تھا، جانا تو اُسی کو پہلے تھا جس کے لئے لکھ دیا گیا تھا، لیکن اس تکرار اور اعادے سے دراصل یہ بتانا مقصود تھا کہ موت سے ڈرنے والے موت کے اتنے خواہاں نہیں ہوتے۔ اور جو موت سے نہیں ڈرتے وہ وہی ہوتے ہیں۔ جو آلودگیوں سے مبرّا ہوں اور آلائشوں سے منزّہ ہوں۔ موت اور موت کے خوف سے بے نیازی گویا بامُراد اور کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔

اس گفتگو کے علاوہ نہ جانے اور کتنی باتیں ہوئی ہوں گی جواب نم آلودہ

Marfat.com

اظہار نہ ہونے پائیں، کیا کیا رمز و کنائے ہوں گے۔ کن کن اسرار سے پردے اُٹھائے ہوں گے۔ ہمیں تو وہی کچھ ملا جو ہماری بساط کے مطابق تھا۔

بہر حال ۱۹۰۱ء میں سرزمین بریلی سے طلوع ہونے والا یہ آفتاب لاہور میں غروب ہوگیا۔ ایک چراغ اور بُجھ گیا۔ تاریکی مزید گہری ہوگئی، اب اُجالوں کے متلاشیوں کے لیے شامِ غریباں ہے۔ اِس گھور اندھیرے میں آنکھوں پر بینائی کی تہمت ہے۔ چلو آنکھیں بند کریں اور شمعِ خیالِ یار سے روشنی مستعار لیں۔

سیّد حامد سعید کاظمی

۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء

شاداب کالونی۔ پولیس لائنز روڈ

(ملتان)

فون :- ۴۱۹۴۷ / ۴۱۸۴۸

Marfat.com

حضرت

علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی مدظلہ

شیخ العلماء حضرت علامہ مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع مسجد عید گاہ گڑھی شاہو لاہور اہلسنّت کے نہایت ہی ممتاز عالم دین تھے۔ ان کی تمام عمر علوم دینیہ کی نشرواشاعت اور مذہب مہذب اہلسنّت وجماعت کے مطابق فتویٰ نویسی میں بسر ہوئی۔ حضرت مولانا موصوف بفضلہ تعالیٰ اپنے مسلک میں نہایت ہی متصلب تھے۔ اوران کی دینی استقامت، خلوص اور تصلب کی برکت سے بے شمار خلقِ خدا کو تصحیح عقائد کی توفیق ہوئی مفتی صاحب قبلہ صرف علوم ظاہری کے ہی عالم نہیں تھے بلکہ علم وفضل کے پیکر تھے۔ اور زہد وتقویٰ اور پارسائی میں سلف صالحین کا نمونہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے ان مخصوص بندوں میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

اس فقیر نے بسا اوقات امام المحدثین استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ابو البرکات سید احمد قدس سرہٗ کی مجلس میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ یہ دونوں اکابر جب آپس میں ملتے تھے تو قران السعدین کے مصداق ہوتے تھے اللہ تعالیٰ ہمارے ان اکابر کے درجات بلند فرماتے۔

Marfat.com

اور ان کے فیوضات و برکات قیامت تک جاری وساری رکھے۔

(آمین)

حررہ الفقیر ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی

خادم التفسیر والحدیث دارالعلوم اشرف المدارس

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ اوکاڑہ

Marfat.com

حضرت

علامہ سیّد خلیل احمد قادری مدظلہٗ العالی

مسجد وزیر خان لاہور

مفتی اعظم فاضل جلیل حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی

کی دینی خدمات

فاضل جلیل عالم نبیل مفسر قرآن فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی قدس سرہٗ العزیز قدیم جدید علماء میں سے ایک عظیم شخصیت تھے۔ آپ کا ... آپ کا تقویٰ۔ آپ کا عمل مثالی تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہمعصر جید علماء ... آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضرت علامہ مفسر قرآن امام اہلسنت ... حضرت ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، اشرفی، حضرت مفتی اعظم استاذ العلماء ... علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، اشرفی۔ محدث اعظم حضرت مولانا سردار احمد صاحب قادری۔ حضرت مفتی اعظم مولانا عبدالحفیظ صاحب قادری۔ غزالی دوراں حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی۔ غرض کہ برصغیر، ہندوستان پاکستان کے مستند علماء و مشائخ حضرت مفتی اعظم کی علمی تحقیق اور تبحر کے قائل تھے۔ فقہی مسائل میں آپ کی تحقیق حجت کا درجہ رکھتی تھی۔ جمعیت علمائے پاکستان میں اہلسنت کی تنظیمی تبلیغی خدمات میں آپ کا نمایاں نام سرفہرست آتا ہے، آپ نے پنجاب۔ سندھ کے اطراف میں اہلسنت کی تنظیم اور اصلاح و بہبودگی کے لئے مثالی کارنامے انجام دیئے جن کا تفصیلی ذکر جمعیت

Marfat.com

کی رودیداد ۱۹۴۸ء میں موجود ہے۔ جمیعت علمائے پاکستان کے دارالافتاء
میں جو بورڈ صدر جمیعت حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ نے تشکیل د
ان میں حضرت مفتی عزیز احمد صاحب کا نام نمایاں موجود ہے۔ آپ مسائل کی تحقیق میر
ممتاز درجہ رکھتے تھے عشق مصطفےٰ کا یہ عالم تھا کہ تقریر کے دوران ذکر مصطفےٰ
فرماتے ہوئے آنکھوں سے آنسوؤں کی بارشش جاری ہوجاتی تھی۔ دنیاو
آلائشوں سے آپ ہمیشہ دُور رہتے۔ نام و نمود شہرت اور خوشامد کو کبھی پسند نہ
فرماتے قرآنِ پاک کی تفسیر بیان کرتے تو ایسے اہم نکات بیان کرتے ک
دل کی گہرائیوں میں اُترتے چلے جاتے آخری عمر میں ہر سال دیارِ حبیب رو
پاک کی حاضری اور حج بیت اللہ کے لیئے بے چین رہتے۔ مدینہ طیبہ میں حضر
قطبِ مدینہ ضیاء الحق والدین حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب جو اعلیٰحضرت فا
بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ تھے اور عارف باللہ تھے کے ہاں قیام فرمات
راقم الحروف فقیر قادری کا بھی قیام حضرت کے یہاں ہی ہوتا تھا۔ حضرت مولا
ضیاء الدین صاحب حضرتِ مفتیِ اعظم عزیز احمد صاحب کا بے حد احترام فرماتے
حضرت مفتی صاحب مرحوم و مغفور کو قائم اللیل اور صائم الدہر پایا۔ تہجد کے
نوافل اور دن کا روزہ آپ کا معمول تھا۔ افطار حضرت کے ساتھ ہی فرمایا کرتے
اس طرح حجازِ مقدس کے سفر میں حضرت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ رحماء بینھم
کی تفسیر تھے لیکن بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کے لیئے اشداء علی الکفار تھے آپ ک
ساری زندگی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، محبت اور تبلیغ د
میں گزری۔ خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

فقیر قادری امین الحسنات سید خلیل احمد قادری امیر جامعہ
حسنات العلوم، خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور

Marfat.com

اُستاذ العلماء حضرت

علامہ مولانا محمد عبد اللہ قصوری اشرفی مدظلہ

(قصور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَام حامدًا و مُصلیاً و مُسلِّما ۔ اَمَّابعد :۔ حضرت مولانا مفتی اعظم شیخ الحدیث علامہ اُستاذ العلماء مفتی عزیز احمد صاحب قادری قدس سرہٗ العزیز کی موت کی المناک خبر سُن کر انتہائی قلبی روحانی کوفت ہوئی اور رقت طاری ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ [1]

وہی ہوتا ہے جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں۔ اللہ تعالیٰ ربُّ العزّت کی تقدیر کے سامنے ہماری تدبیر کیا کام کر سکتی ہے۔

اِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۔

میرے ممدوح و موصوف بہت بڑے فاضلِ جلیل اور عالمِ نبیل تھے

---

[1] ۔ یہ کل نفسٍ ذائقۃ الموت کی تفسیر ہے۔

Marfat.com

اور قوم مسلم اہلسنت و جماعت کا ایک علمی، دینی، اسلامی، مذہبی، روحانی سرمایہ تھے۔ آپ کی موت درحقیقت عالم کی موت ہے۔

مَوْتُ العَالِمِ مَوْتُ العَالَمِ ایسی عاشقِ رسول اور محبِ النبی شخصیتیں کہاں ملتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولیٰ تعالیٰ آپ کو اپنے محبوب سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اپنے قربِ رحمت میں مراتب عُلیا عطا فرمائے اور جنت الفردوس کی زینتوں سے آپ کو مُزَیَّن فرمائے اور ان کی برزخی، روحانی، اُخروی دُعائیں ہمارے ساتھ شامل رہیں۔

(آمین) ثم آمین بحرمۃِ النبی الکریم۔

Marfat.com

آہ ! مفتی عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُستاذ العلماء

شیخ الحدیث غلام رسول رضوی مدظلہ

ملتِ اسلامیہ کے ہر دور میں متبحر علماء اور زہاد صلحاء گزرے جو خداداد استعداد سے مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کی ترویج میں جملہ مساعی بروئے کار لاتے رہے ہیں۔ جہاں زمانہ نے رُخ بدلا تو مقتضیٰ حال کے مطابق پیشقدمی سے نہ رُکے اور حضرات صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ کے پیشِ نظر شب و روز دین متین کی خدمت میں مشغول رہے ہے۔ یہ امر مسلم الثبوت ہے اور حقیقتِ واقعہ ہے کہ ماضی میں گذرنے والا ہر دور انحطاط پذیر رہا لیکن افاضل علماء کرام نے مراہر علوم دینیہ پر خزاں کی تندھواؤں کا مقابلہ کیا اور تبلیغ دین میں اُن کے راسخ قدم متزلزل نہ ہوئے ان حضرات سے جناب مفتی عزیز احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اُن کو بقیۃ السلف اور حجۃ الخلف کہنا عین واقعہ کے مطابق ہے جبکہ انہوں نے اسی گلستانِ ادب کی سیاحی میں عمر گزاری ہے مجھے طویل زمانہ ان سے رفاقت تو میسر نہیں ہوئی لیکن گاہے بگاہے گفتگو کا اتفاق ضرور ہوا ہے آپ کا تبحر علمی اپنی مثال خود تھا۔ کبھی لائلپور حدیث کے طلباء کا امتحان کے لئے بھی

Marfat.com

انہیں مدعو کیا جاتا تھا۔ ان کے امتحان لینے کا طریقہ یہ تھا کہ طلباء سے فرماتے عبارت پڑھو اور خود آنکھیں بند کر کے سماعت فرماتے گویا کہ آپ حدیث کے حافظ ہیں سال ہا سال جامعہ رضویہ کے طلباء حدیث کا امتحان لیتے رہے آپ کو زہد و تقویٰ اور فقاہت میں رسوخ تام تھا۔ اور علم تجوید میں بھی ماہر تھے۔ اگرچہ آپ جہور الصوت نہ تھے لیکن قواعدِ تجوید کی خوب رعایت کرتے تھے بایں ہمہ جو کچھ میں نے دیکھا وہ یہی نظر آیا کہ علماء سلف کا درخشاں ستارہ تھے جن کے غروب ہونے سے علمی دنیا میں عظیم خلاء واقع ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ میں حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی کے حسب ارشاد جامعہ نعیمیہ میں حدیث کے طلباء کا امتحان لینے گیا تو جب حضرت کو اطلاع ہوئی تو میرے پاس تشریف لاتے اور قرآن کریم کی اس آیت کریمہ۔

"ان تتوبا فقد صغت قلوبکما"

میں سیر بحث گفتگو کی آپ علمِ تفسیر میں بھی مہارت تامہ کے حامل تھے۔ گویا کہ بحورِ علم میں غائص تھے اس لئے آپ کم گو اور متفکر رہتے تھے اور علم کے مقتضٰی کے مطابق مقاماتِ عمل کو فراموش نہ کرتے تھے۔ یہی سلف کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ آپ شریعت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ جو علم و عمل کی مسافتیں طے کر کے خالقِ کائنات کے حضور پہنچے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوندِ قدوس انہیں اعلیٰ جنت میں متمکن فرمائے۔

(آمین)

غلام رسول رضوی
مہتمم۔
دار العلوم سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد
(فیصل آباد)

Marfat.com

شارح بخاری حضرت

علامہ سیّد محمود احمد رضوی مدظلہ

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

حضرت فاضل جلیل، عالم نبیل استاذ العلماء مولانا الحاج علامہ مفتی حافظ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنّت وجماعت کی ایک عظیم علمی شخصیت تھے۔ علم وعمل ورع وتقویٰ میں آپ اپنی مثال تھے۔ آپ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن و حدیث، فقہ وتفسیر وغیرہ کے ایک ممتاز عالم دین اور مفتی تھے۔ آپ نے تقریباً سولہ سال تک مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف میں تدریس وافتاء کے فرائض ادا کئے پونہ اور گوالیار میں بھی آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا

۴۵ سال آپ نے عید گاہ گڑھی شاہو لاہور میں خطابت وتدریس کے فرائض انجام دیئے آپ متقی پرہیزگار اور عالم باعمل تھے آپ نے تقریر کے علاوہ تحریری کام بھی کیا ہے۔ علماء صلحاء سے محبت کرتے تھے۔ اور نہایت ہی مشفقانہ انداز میں لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے آپ جب تک چلنے پھرنے کے قابل رہے ہر جمعرات دربار داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ پر حاضری دیتے تھے۔ اور واپسی پر دار العلوم حزب الاحناف میں تشریف لاکر میرے والد محترم امام المحدثین حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز سے

Marfat.com

ضرور ملاقات فرماتے تھے۔ آپ اہلِ لاہور کے لئے روشنی کا مینار تھے ان کے وصال پُر ملال سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل ہے اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرماتے۔

(آمین)

سیّد محمود احمد رضوی

Marfat.com

استاذ العلماء عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی

بھکھی شریف - (گجرات)

چند دن ہوئے بندہ نے اخبار میں جناب مفتی صاحب کے وصال کے متعلق پڑھا۔ اور بڑا افسوس ہوا۔ کافی مدت گزر گئی ہے جبکہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ بالکل صحت میں تھے تو انہوں نے فیصل آباد میں امام ابو حنیفہ کانفرنس منعقد کی تھی اس کانفرنس میں جناب مفتی عزیز احمد صاحب قدس سرہٗ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ میں نے پہلی دفعہ وہاں اُن کی زیارت کی تھی۔ ابتداءً مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ صاحب ہندوستان سے تشریف لائے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) جامع مسجد گڑھی شاہو کے خطیب ہیں۔ ان کو اور اُن کی سادگی کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوئی۔ اس فقیر کو مفتی صاحب سے براہِ راست مکالمہ کا زیادہ موقعہ نہیں ملا۔

البتہ علماء کرام سے بندہ اکثر ان کے متعلق پوچھتا رہا۔ یہ سب لوگ آپ کے بڑے مداح تھے اور ان کا بیان تھا کہ قبلہ مفتی صاحب تمام علوم و فنون میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔

اس کے باوجود نہایت گمنامی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے حجرہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ علماء اور مشائخ میں عمومی طور پر یہ فرق ہوتا ہے کہ ایک عالم کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میرے علم کا دوسرے

Marfat.com

لوگوں پر اظہار ہو۔ خلاصہ یہ کہ علماء اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اُن کی علمی قابلیت دوسروں پر ظاہر ہو اور لوگ ان کے علم کا اعتراف کریں۔ اس کے برعکس مشائخ کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ کسی آدمی کو میری نیکی اور قابلیت کا علم تک نہ ہو اور مجھے لوگ ایک عام آدمی تصوّر کریں قبلہ مفتی عزیز احمد صاحب ایک بہت بڑے عالم ہوتے کے باوجود مشائخ کے طریقے پر کاربند تھے۔ عموماً لباس ایسے ہوتا کہ دیکھنے والے کو یہ شبہ ہوتا تھا کہ کوئی دیہاتی ہے۔ اس دَور کا المیہ یہ ہے کہ جو صاحب بھی اس دُنیا فانی سے اُٹھتا ہے۔ تو اس کی جگہ کوئی پُر نہیں کر سکتا۔

کسی نے شاید مفتی صاحب قدس سرہٗ کے متعلق ہی یہ شعر کہا ہے۔

ع
ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت مفتی صاحب کے متعلق بندہ کو صحیح طور پر جو معلوم تھا وہ میں نے سپردِ قلم کر دیا ہے۔ میں نے اپنے مشائخ سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی مقبول کی طرف کسی غلط واقعہ کی نسبت کرنی ایسی ہے جیسے ایک موضوع حدیث گڑھ لینا ہے۔ نیکی ایک پوشیدہ امر ہے جو کہ اللہ اور اس کے مقبول کے درمیان ایک راز ہے۔ جس کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی جانتا ہے البتہ ظاہر باطن کی علامت ضرور ہوتا ہے۔

فقط والسلام مع الف اکرام

طالب الدعاء

عطاء محمد چشتی گولڑوی عفی عنہ

Marfat.com

حضرت علّامہ

ابوداؤد محمد صادق خطیب زینت المساجد

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ (گوجرانوالہ)

اُستاذ العلماء، حضرۃ الشیخ حضرت علّامہ مفتی عزیز احمد صاحب علیہ الرحمۃ صورت وسیرت میں سلف صالحین کا نمونہ تھے جنہوں نے اپنے علم وعمل اور قول و فعل سے دینِ متین کی بڑی خدمت فرمائی۔ اور مخلوقِ خدا کو بہت فیض پہنچایا۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور اُن کے متعلقین و دورِ حاضرہ کے علماء اور بالخصوص نوجوان اہلِ علم کو عمل اور تبلیغ میں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ابوداؤد محمد صادق غفرلہ

Marfat.com

پیرِ طریقت حضرت مولانا سیّد عابد حسین شاہ صاحب مدظلہٗ

علی پور سیّداں شریف

آہ ! مفتی عزیز احمد علیہ الرحمہ

یہ خبرِ وحشت اثر سُن کر بڑا صدمہ ہوا کہ مخدوم العلماء مقدام الفضلا حضرت مفتی عزیز احمد قدس سرہٗ رحلت فرما گئے۔ اِنّا للہِ وَاِنّا الیہِ رَاجِعُون ہ

مفتی صاحب قبلہ نے بدایوں کے مردم خیز شہر میں اہلِ علم و تقوی کے ایک مقدّس گھرانے میں آنکھ کھولی۔ خلوص وللہیت کے ماحول میں پروان چڑھے اور وقت کے جیّد و نامور فضلا کے حضور زانوئے تلمذ تہ کئے۔ اسی سہ رنگِ تربیت کا اثر تھا کہ علم و تقویٰ خلوص للہیت اور فضل و کمال ان کی سیرت کے مقدس عنوان بن گئے تھے۔ پھر ان کی سادگی نے سونے پر سہاگے کا کام دیا اور وہ بہت بلند ہو کر بھی عوام سے بہت قریب رہے۔

مجھے ان سے زیادہ ملاقات کا موقعہ نہیں مل سکا تاہم جن دینی مدارس میں مجھے کسبِ فیض کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں اکثر مفتی صاحب قبلہ مرحوم ممتحن کے طور پر تشریف لے جاتے رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ملاقات زیادہ دیر پا نہیں ہوتی تھی، تاہم آپ کا پُر نور چہرہ، پُر خلوص کردار اور پُر اثر کلام دیکھنے والی طبائع پر دیر پا اثرات ثبت کر دیتا تھا۔

مفتی صاحب بظاہر اب ہم میں نہیں مگر گرانقدر تصانیف کی شکل میں ان کا فیض اب بھی جاری ہے۔ اشاعتِ دینِ حنیف کی جو تڑپ مرحوم کی پیرانہ سالی کو مقدس شباب کا رنگ دیئے ہوئے تھی، ان کی تحاریر سے بھی نمایاں ہے۔ مجھے یہ جان کر بس خوشی ہوئی کہ ادارہ معارفِ نعمانیہ جس کے

Marfat.com

سرپرست خود مفتی صاحب قبلہ ہی تھے، آپ کے علمی و قلمی فیوض کو عام کرنے میں بہت سرگرم ہے اور اب تک ہزاروں کی تعداد میں مفید کتب و رسائل ملک کے دُور دراز گوشوں میں پہنچا چکا ہے۔ مری عاجزانہ دُعا ہے کہ خداوندِ کریم اپنے حبیب مکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے طفیل اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے، اس میں برکت دے اور اس کا بیحد ثواب مفتی صاحب کی رُوح پُرفتوح کو پہنچائے۔ (آمین)

سیّد عابد حسین شاہ

Marfat.com

باسمہٖ تعالیٰ

مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

از: حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری مظہری لاہور

حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء) بھارت کے ضلع بریلی، قصبہ آنولہ میں ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔ یہی وہ مشہور سال ہے جس میں برٹش گورنمنٹ کی پُراسرار اسلام دشمنی کے تحت پنجاب کے مسیلمہ کذاب یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے کھُل کر اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا اور اسی سال دیوبندی حضرات کے حکیم الامت بلکہ مجدّدِ دین و ملّت بلکہ جامع المجددین تک کہلانے والے مولوی اشرف علی تھانوی نے پروردگارِ عالم کے سب سے بڑے محرمِ اسرار اور کائناتِ ارضی و سماوی کے سب سے زیادہ صاحبِ علم یعنی سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علومِ غیبیہ، کثیرہ، عظیمہ، وافرہ، منکثرہ اور مخصوصہ کو بچّوں پاگلوں اور جانوروں کے علم جیسا ٹھہرا کر اپنی کتاب حفظ الایمان کے ذریعے اہلِ ایمان کے قلب و جگر کو چھلنی کیا تھا۔

قبلہ مفتی صاحب نے گیارہ سال کی عمر یعنی ۱۹۱۲ء میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ بدایوں کے مدرسہ محمدیہ اور جامعہ الشمس العلوم سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ آپ نے مختلف اساتذہ سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کی۔ جب کہ حُسنِ اتفاق سے وہ سارے ہی علمبردارِ سُنیت مولانا فضلِ رسول بدایونی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) کے مایہ ناز فرزند اور جانشین یعنی محبِّ رسول، مولانا

Marfat.com

عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء) کے شاگرد تھے۔ الفتح الربانی کے مترجم مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے علمِ حدیث کی تکمیل کر کے ۱۹۲۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے دورانِ تعلیم ہی حضرت مُحبِّ رسُول علیہ الرحمہ کے خلفِ اکبر یعنی مولانا عبدالمقتدر قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کر لی تھی اور ظاہری علوم کی طرح باطنی علوم میں بھی درجۂ کمال حاصل کیا۔

محترم مفتی صاحب نے بدایوں کے مدرسہ عالیہ قادریہ میں سولہ سال تک تدریس و افتاء کی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد مختلف دینی مدارس میں تدریس و خطابت کے فرائض انجام دینے کے بعد عیدگاہ گڑھی شاہو، لاہور میں خطابت و تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے، جس جگہ پر اب مدتوں سے اہلِ سُنت و جماعت کی معروف درسگاہ جامعہ نعیمیہ ہے۔ اوائل عمر میں ہی حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ رسول کی سعادت حاصل ہو گئی تھی۔ آپ اہلِ سُنت کے مایۂ ناز اساتذہ میں شمار ہوتے تھے۔ دینی مدارس میں ممتحن کے طور پر اکثر آپ کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔

قبلہ مفتی عزیز احمد رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کی مقدس نشانی اور اسلامی تعلیمات پر عمل کے ایسے پیکر تھے کہ اس گئے گزرے دور میں انہیں شریعت و طریقت کا حسین امتزاج و مرج البحرین کہا جا سکتا ہے کیونکہ وہ علم و عمل کی منہ بولتی تصویر تھے۔ ظاہر و باطن ایک تھا اور نہایت تابناک۔ وہ بلند پایہ عالمِ دین، کامیاب مدرّس، سچے عاشقِ رسول، شب زندہ دار، زہد و قناعت کی لاج رکھنے والے فکرِ آخرت میں مستغرق اور صوفیِ باصفا تھے۔ مفتی صاحب اُن حضرات سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے۔ ایسے بزرگوں کے دامن سے وابستہ رہنا

Marfat.com

سعادت مندی ہے اور ایسے حضرات کی زیارت کرنے والا محروم نہیں رہتا۔

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے بحرِ علم سے اپنی پیاس بجھانے والوں میں اہلِ سُنّت وجماعت کے مایۂ نازِ عالم و مُصنّف یعنی مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء) بھی شامل ہیں۔ آپ کے علمی کارناموں میں ہزاروں شاگردوں کے علاوہ قرآن مجید کا ترجمہ اور متعدد تصانیف بھی ہیں۔ آخر کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے تحت داتا کی نگری کے شیخ زید ہسپتال میں وہ جمعرات کا روز بھی آیا جب رات کے ۹ بجے ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء کو ہزاروں عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر آسمانِ علم وعمل کا وہ مہرِ درخشاں ہمیشہ کے لیے مغروب ہو کر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

ابرِ رحمت اُن کے مرقد پر گہرباری کرے۔
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

اختر شاہجہانپوری مظہری عفی عنہ
لاہور چھاؤنی

Marfat.com

اُستاذ العلماء مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی مدظلہ

اُستاذ العلماء قدوۃ الاتقیاء، فخر الاصفیاء، علامہ مولانا مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نہ صرف بے مثل محدّث اور فقیہہ تھے۔ بلکہ علوم نقلیہ و عقلیہ کے بہترین مدرس اور ماہرِ تعلیم تھے، اس کے باوجود آپ شب بیداری اور سلسلۂ قادریہ کے اوراد و وظائف کے سخت پابند تھے۔ اسی پابندی میں آپ نے دن رات کی ساعات کو اس طرح تقسیم کر رکھا تھا، کہ مطالعہ، اوراد و وظائف اور قیام اللیل اشراق تا اوّابین تمام نوافل کو بجالاتے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے حتی الامکان سفر و مجالس سے احتراز فرمایا، دن اور رات کی بعض ساعات کو تحقیق و مطالعہ اور فتویٰ نویسی کے لئے مختص فرما رکھا تھا، احقاقِ حق اور ابطال باطل میں اس قدر جری تھے کہ بغیر کسی تردّد کے شریعت کے خلاف یا مسلک حقہ اہل سنّت کے خلاف کوئی بات دیکھتے تو بھری مجلس میں بلا امتیاز ٹوک دیتے، دین میں خلوص و للّٰہیت کا یہ عالم تھا، کہ تمام زندگی نمائش، ریاکاری، شہرت، پراپیگنڈہ یا لالچ و حرص یا دنیاوی آسائش و آرام بلکہ غیر ضروری سہولت کو قریب نہ پھٹکنے دیا۔ شروع سے آخر تک تمام زندگی ایک ہی ادارہ جامع مسجد عید گاہ. گڑھی شاہو میں خدمات سر انجام دیں، جبکہ یہ عید گاہ آبادی سے الگ تھلگ تھی، آپ کے دینی اور تعلیمی ذوق کا ہی نتیجہ ہے کہ آج وہ عید گاہ جامعہ نعیمیہ کے معروف نام سے مشہور ہے۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کا جذبہ آخر عمر تک کارفرما رہا،

Marfat.com

چند سال قبل تفسیر ابنِ عباس و ترجمۂ قرآن کی اشاعت کیلئے کتابت، پروف ریڈنگ اور طباعت کے تمام مراحل کی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس اشاعت کا تمام خرچہ اپنی جیب سے کیا، سنو کے قریب عمر ہونے کے باوجود آخری نماز تک وضو اور قیام کی پابندی فرمائی اور شدید کمزوری کے باوجود طہارت اور نماز کے لئے کسی کی خدمت کو قبول نہ فرمایا۔ یہ ظاہری اور باطنی اعمال میں آپکی استقامت کا نتیجہ تھا، اللہ تعالیٰ کی نصرت و رحمت کے علاوہ وہ کسی غیر کے محتاج نہ ہوتے، آپ کی علمی اور شخصی وجاہت، رعب اور وقار کا یہ عالم تھا کہ نامور بزرگ علماء کرام بھی آپ کے سامنے دم بخود رہتے تھے، میری معلومات کے مطابق آپ برصغیر ہند و پاک میں اسلاف کی واحد یادگار اور نمونہ تھے، اور انکی رحلت کے ساتھ برصغیر اس فخر سے محروم ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبدالرحمٰن نقشبندی مجددی رضوی

سابق مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور، پاکستان

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف الطمطام، مقدام العلماء حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی عزیز احمد صاحب قدس سرہ العزیز موجودہ دور میں بے مثل شخصیت تھے بندہ نے جامعہ نعیمیہ کی تدریس کے دوران عرصہ دراز تک آپ کے زہد و تقویٰ اور مقبولیت عامہ وخاصہ کا اندازہ کیا۔ آپ کا حلقہ بھی بڑا وسیع تھا اور علماء اس قدر آپ کی شخصیت سے متاثر تھے کہ زیارت کو علامہ کاظمی شاہ صاحب جیسے رازی دقت بے تابانہ حاضری دیتے اور کسب فیض کی امید رکھتے۔ قرآن نے اہل اللہ کی یہی علامت واضح فرمائی ہے۔ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (الآیہ) نیک لوگوں میں مقبولیت نیک اگر کسی سے للہ فی اللہ محبت کرتے ہیں تو یہ اسکے اخلاص کی برکت ہے جو خدا نے ان لوگوں کے دل اس طرف راغب کئے ہیں ورنہ کبھی برے کے گرد بھی ہجوم ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اس کی سرشت ہونگے آپ کی ذاتی خوبیوں کا احصار مختصر سے مضمون میں کیسے ہو سکتا ہے۔ بہترین قاری، حافظ عالم باعمل مفتی، مدرس، صوفی اور پختہ مشق مصنف تھے۔ آپکی متعدد تصنیفات اور ترجمۃ القرآن باقیات صالحات ہیں۔ فتویٰ دینے میں حنفیت کا پورا لحاظ فرماتے کسی مسئلہ میں جب تک آئمہ ثلاثہ میں سے کسی کی رائے صاف ظاہر نہ ہوتی۔ فتویٰ صادر نہ فرماتے کبھی کسی ضرورت

Marfat.com

نے آپکو مالکی، شافعی بننے پر مجبور نہ کیا۔ ہمیشہ حنفیت کا علم بلند کیا۔ بعض علماء مجبوری کا سہارا لے کر کبھی مالکی وغیرہ بن جاتے ہیں۔ مگر حضرت کا مسلک بڑا پختہ تھا۔ کلمہ حق میں ذرا جھجک نہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ جامعہ نعیمیہ میں خانوادۂ غوث اعظم کے چشم وچراغ جناب سیدنا طاہر علاؤ الدین مدظلہ العالی کے اعزاز میں استقبالیہ جلسہ ہوا۔ اس میں ایک صاحب نے تقریر کے دوران یہ آیت تلاوت کی۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

حضرت نے کھڑے ہو کر بلند آواز سے ۲ مرتبہ فرمایا اولی الامر سے مراد علماء حق ہیں۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے تمام علماء سراپا ادب تھے کسی نے دورانِ تقریر بولنے کا احساس نہ کیا۔ معمولات کے پابند تھے۔ وضو میں بڑی احتیاط فرماتے جیسے حضراتِ قدسی بھی مدتوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ؏ سالہا باید کہ یک دانا تے راز آید بروں

جو علماء، صلحاء، صوفیا سب طبقوں میں مقبول ہوں جب حضرت کا وصال ہوا بندہ اپنے وطن مالوف آچکا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور عشقِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی روشنی سے قبر مبارک کو روشن کرے

لحد میں عشق رُخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

احقر قاضی عبدالرحمن گجرات۔

Marfat.com

حضرت
مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مدظلہ

حضرت علامہ عمدۃ العلماء زبدۃ الصلحاء قبلہ مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ اور تقریباً ۳۰ سال اُن کے ساتھ رفاقت رہی ہے۔ وہ یقیناً ایک عظیم باعمل عالم دین تھے۔ ہر ہر قدم پر سُنّت اور تقویٰ کو پیش نظر رکھتے تھے۔ عبادت اور وظائف میں اکثر اُن کا وقت گزرتا تھا۔ تدریس و تبلیغ کی پوری مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ کیا اور ان کا یہ ترجمہ قرآنِ پاک تفسیر ابنِ عباس کے ساتھ قرآن کمپنی لمیٹڈ نے لاہور سے شائع کیا۔ تفسیر ابن عباس معروف تفسیر ہے لیکن عربی میں تھی اس کا ترجمہ تاج الفحول مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری عثمانی قدس سرہٗ نے اُردو میں کیا۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا ترجمۂ قرآن پاک اور تفسیر ابنِ عباس کے یکجا ہونے سے اس کی اہمیّت میں اضافہ ہوگیا ہے۔ جس سے قرآن فہمی میں کافی سہولت حاصل ہوئی اور ہر خاص و عام کو اس سے استفادہ کرنا ممکن ہوا۔ اُن کا انتقال یقیناً موت العالم موت العالم کا مصداق ہے اور اُن کی وفات سے ایک ناقابلِ تلافی خلاء پیدا ہوا اور اکابرِ علماء اہلسنّت سے سُنی محروم ہوتے جارہے ہیں اور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی وفات بھی اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

محمد حسین نعیمی
۳۱/۷/۸۹

Marfat.com

حضرت مولانا محمد الیاس قادری

امیر دعوتِ اسلامی کراچی

جب سے میں نے اپنے پیر بھائیوں سے یہ سنا تھا کہ سیدنا و مرشدنا ش
الفضیلت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا و مول
مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ کے بارے میں بے حد حسنِ ظن رکھتے ہی
اور انہیں "قطب لاہور" کہتے ہیں میری عقیدت قبلہ مفتی عزیز احمد قادری بدا
رحمۃ اللہ علیہ سے بہت بڑھ گئی۔ آخر کار "دعوت اسلامی" کے تبلیغی دورہ کے طف
حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوگیا میں پہلی بار ۱۸ محر
۱۴۰۸ھ ہجری حضرت علیہ الرحمہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ عقیدت کا دریا چونکہ دل میں
موجیں مار رہا تھا۔ دست بوسی اور قدم بوسی بلکہ نعلین بوسی کا بھی شرف حاصل ک
بلکہ یاد پڑتا ہے کہ حسنِ عقیدت نے نعلِ مبارک کو سر پر رکھنے کی سعادت بھی
دلوائی تھی۔ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو "دعوتِ اسلامی" سے بہت زیادہ محبت
کرتے ہوئے پایا۔ بار بار ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر سے بھی نوازا۔ نیز ایک س
زیادہ بار فرمایا مجھے بھی "دعوتِ اسلامی" کا کارکن بنالو۔ اسی پہلی ملاقات میں ان
شفقت فرماتے ہوئے ان تمام سلاسل کی اجازت و خلافت بھی مرحمت فرما
جو آپ کو اپنے اکابر سے حاصل تھیں۔ آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ
سلسلہ مبارکہ چشتیہ میں خلافتیں حاصل تھیں۔ یہ سب مجھے تحریری طور پر ع

Marfat.com

ہیں۔ الحمدللہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے اس
دستخط فرمائے اور تبرکاً میں نے محفوظ کئے ہوئے ہیں۔
غالباً اپنی زندگی میں دو بار حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت
حاصل ہوئی ہے۔ وہ بھی انتہائی مختصر وقت کے لئے۔ دوسری بار جب "دعوتِ
اسلامی" کے تبلیغی دورہ میں شرکت کے دوران جب دولت خانہ پر حاضری نصیب
ہوئی اس وقت بھی بہت بہت دعاؤں سے نوازا گراں قدر پند و نصائح بھی
فرمائے۔ خاص کر اس نصیحت پر دل بہت متاثر ہوا کیونکہ اس طرف پہلے کبھی
توجہ ہی نہ گئی تھی۔ وہ نصیحت یہ تھی کہ تم لوگ انسانوں کو تو ایصالِ ثواب کرتے ہو
اپنے جنات بھائیوں کو بھی مت بھولا کرو۔ ان میں بھی تو مسلمان بلکہ مبلغ ہوا کرتے
ہیں، لہٰذا جب کبھی ایصالِ ثواب کیا کرو تو مسلمان جنوں کو بھی ایصالِ ثواب کردیا کرو۔
سبحان اللہ! متعدد علماء کرام کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا لیکن
زندگی میں ایسی شخصیت شاید ایک ہی دیکھی جسے جنوں پر بھی شفقت ہو۔ آہ!
انسانوں اور جنوں پر یکساں شفیق بزرگ کا سایہ ہم غریب سُنیوں کے سروں سے
اٹھ گیا۔ اللہ عزوجل قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جوارِ رحمت میں جگہ بخشے۔ اور ان
کا مدفنہ مبارک جنت البقیع میں منتقل فرمائے اور انہیں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
کا وہاں بھی اور جنت الفردوس میں بھی پڑوس نصیب فرمائے۔
آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

طالب غم مدینہ و بقیع و مغفرت
محمد الیاس قادری عفی عنہ
(۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکیم سید امین الدین احمد مدظلہٗ

شادباغ لاہور۔

دنیائے علم و عرفان میں یہ اندوہناک خبر برقِ تپاں بن کر جسم و جان پر گری ک
عالمِ اسلام کے نامور بطلِ جلیل، بلند پایہ عالمِ دین، جید محدث، اور بے مثل فقیہ،
مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی نوراللہ مرقدہٗ،
واصلِ بحق ہو گئے۔ ؎

تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس
ہر کہ واصل شد بجاناں بایزیدے دیگر است

حضور فخرِ موجودات سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کا ارشادِ گرامی ہے
موتُ العَالِمِ ثُلْمَۃٌ فی الاِسْلَامِ لا تُسَدُّ ما اختلفَ الّیلُ
وَالنَّہارُ مَوتُ قبیلَۃٍ ایْسَرُ مِنْ عالِمٍ وَھُوَ نَجمٌ طُمِسَ
(طبرانی شریف)

ترجمہ: عالم کی موت اسلام میں ایک بہت بڑا خلا ہے جو اس دنیائے
میں جب تک جاری ہے کسی بھی دوسرے ذریعہ سے پُر نہیں ہو سکتا۔ اور ق
موت ایک عالم کی موت کے مقابلہ میں زیادہ ہلکی ہے گویا وہ ایک ستارہ تھ
کی روشنی ختم ہو گئی۔"

یہ حدیث پاک حضرت علامہ مولانا مفتی عزیز احمد صاحب مرحوم و مغ
عالمِ ربانی کے لئے صادق آتی ہے۔ موصوف ایک طرف عالمِ اسلا

Marfat.com

عزیز، اُستاذُ العلماء، بے مثیل فقیہ و محدّث تھے۔ آپ کو پوری بخاری شریف زبانی یاد تھی۔ عالمِ باعمل اور اتباعِ شریعت کے سختی سے پابند تھے۔ اتباعِ سُنّت کا یہ عالَم تھا کہ فاتّبعونی کے مظہر تھے اور دوسری طرف زہد و تقویٰ کا مجسمہ اور علم و عرفان کا پیکر تھے اس طرح آپ کی ذاتِ گرامی شریعت اور طریقت کا مزج البحرین تھی۔ آپ مشائخ سلف کی خوبیوں کے وارث و امین تھے اور جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ جن کا احاطہ اس مختصر مضمون میں نہیں کیا جا سکتا۔ مندرجہ ذیل تاریخِ وفات پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ؎

برو صالِ عزیزِ والا شان
گفت ہاتف رُخصتِ حبیبِ زمن

(۱۴۰۹ھ)

جستجوئے وصالِ حضرت پیر
بولا ہاتف رُخصتِ حبیبِ زمن

(۱۴۰۹ھ)

(حکیم سید امین احمد)
شاد باغ لاہور۔

Marfat.com

شیخ الحدیث قبلہ محمد مشتاق احمد صاحب مدظلہ

خلیفۂ مجاز محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

حضرت العلام فخر الاعلام شیخ الانام علم الاسلام مولانا مفتی عزیز احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

آپ علم و عمل کا حسین امتزاج، اُمتِ مسلمہ کے لئے سرمایۂ افتخار، علماء فضلاء کی آنکھوں کا تارا، عباد و زہاد کے لئے مینارۂ نور سلف کی خوبصورت یادگار، خلف کے لئے مشعلِ راہ، فقیر ہیچمدان کا کیا بساط، کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی بارگاہِ عرش پناہ میں عقیدت کے پھول پیش کرے، مولائے کریم بطفیل حبیب لبیب رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت ممدوح کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات تا قیام قیامت جاری و ساری رکھے۔

(آمین)

فقیر محمد مشتاق احمد فاروقی

Marfat.com

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث : دارالعلوم نعیمیہ کراچی

بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت استاذ العلماء مولانا حافظ قاری مفتی عزیز احمد بدایونی قدس سرہ العزیز نہایت راسخ العقیدہ متصلب سُنّی عالم دین تھے۔ وہ نڈر، بے باک اور حق گو شخص تھے وعظ کی محفل ہو یا علماء کی مجلس اگر کوئی شخص بھی شریعت کے خلاف یا عقائد اہلسنت کے منافی کوئی بات کہتا تو اس کو فوراً ٹوک دیتے تھے۔

مجھے یاد ہے۔ ایک مرتبہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے تقسیم اسناد کے جلسے میں مولانا محمد شریف نوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ تقریر کر رہے تھے دوران تقریر انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک روزے کی قضا دو اور دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو! اس نے کہا میں ایک روزے پر صبر نہیں کر سکا تو دو ماہ کے روزے کیسے رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو! اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! اتنے میں کھجوروں کا ایک ٹوکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ! اس کو کفارے میں مسکینوں پر صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: مدینے میں مجھ سے بڑھ کر تو کوئی مسکین نہیں ہے! آپ نے فرمایا جاؤ خود کھاؤ! اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! یہ حدیث بیان کر کے مولانا قصوری نے کہا: اس حدیث سے معلوم

Marfat.com

ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احکام خداوندی میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ حضرت نے دورانِ تقریر انہیں ٹوک کر گرجدار آواز میں فرمایا: احکام خداوندی میں کوئی ترمیم نہیں کرسکتا۔ مولانا نے پوچھا حضرت پھر کیا کہنا چاہیئے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احکام خداوندی کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس واقع کو تقریباً بیس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ لوح ذہن پر آج بھی محفوظ ہے ایسے ہی متعدد واقعات اور ان کے بیان کئے ہوئے بے شمار علمی نکات آج صرف اُن کی یاد بن گئے ہیں اگر میری مصروفیات مانع نہ ہوتیں تو میں ان سب کو تفصیل سے قلمبند کرتا۔ وہ سنّیوں کے لئے اللہ کی رحمت تھے۔ وہ خود تو جوارِ رحمت میں چلے گئے اور ہم ان کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مراتب اور درجات میں بیش از بیش ترقی فرمائے۔

(آمین)

Marfat.com

الشاہ مفتی غلام سرور قادری صاحب مدظلہ

حضرت قبلہ مفتی عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک فاضل شخصیت تھیں راقم نے آپ کا بار ہا دیدار کیا، آپ ایک صاحب علم وفضل اور صاحبِ ورع و تقویٰ عالم تھے۔

آپ کو علم وعمل میں اسلاف کی یادگار کہا جائے تو بجا ہے۔ آپ میں کئی ایک خوبیاں تھیں جو کم ہی کسی عالم و فاضل میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی کہ آپ کے سامنے اگر کوئی بات خلافِ تحقیق ہوتی تو آپ فوراً ٹوک دیتے اور کہنے والے کی اصلاح فرماتے۔ ایک مرتبہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں ایک محفل منعقد ہوئی جسمیں راقم بھی شریک تھا۔ اس محفل میں ایک فاضل نے خطاب کیا۔ اور خطاب کے دوران ایک ایسی بات فرمائی جو تحقیق کے خلاف تھی تو حضرت قبلہ مفتی صاحب نے فوراً بہ آواز بلند فاضل مذکور سے فرمایا کہ آپ کی یہ بات درست نہیں، یہ بات دراصل اسطرح ہے آپ نے اس کا صحیح پہلو بیان فرمادیا۔ بلاشُبہ آپ ایک عظیم الشان اور بہت دقیق بین اور مسائل کلامیہ وفقیہہ پر گہری نظر و بصیرت کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور ان جیسے اور علماء پیدا فرما کر ان کے اُٹھ جانے سے ہونیوالے نقصان کی تلافی فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُستاذ العلماء مولانا غلام رسول اشرفی برکاتی مدظلہ لاہور

حضرت سند العلماء الاعلام شیخ الاسلام مولانا مفتی عزیز احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ آسمانِ علم و عمل کے نیّرِ تاباں تھے جن کی ہر ادا سالکان راہِ صفا کے لئے قندیلِ رہنما تھی۔ آپ کی ذات علمی شکوہ کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت و سیرت کا عجب طغرائے زرّیں تھی۔ زمانہ طالب علمی میں دو بار حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا ابھی تک سر پر شرف و کرامت کی دستار پُر وقار سجائے ہوئے حیا آموز انداز سے اپنی نظر جھکائے ہوئے وہ خضر صورت میرے دل کی دُنیا میں تختِ عزّت و کرامت پر جلوہ فرما نظر آتا ہے آپ کا سانحہ ارتحال حقیقتاً موت العالم مَوتُ العَالَم کا حال پر ملال پیدا کر گیا اور اہل سُنّت کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ظاہر ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ جل و علا بجاہ الحبیب اللبیب ہمارے عظیم محسن کو اپنے جوارِ رحمت میں مقام بلند بر سر بلند فرمائے اور حضرت کے صاحبزادگان کو اپنے عظیم باپ کا علمی اور عملی وارث بنائے۔ (آمین)

فقیر قادری ابوالارشاد غلام رسول اشرفی برکاتی خطیب جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ لاہور

Marfat.com

حضرت

علامہ ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

حیدر آباد سندھ

عزیز ملت، زینت اہلسنت، فقیہہ جلیل، محدث عدیل، عالم عامل، عارف کامل، تاج العلماء حضرت علامہ حافظ القاری مفتی عزیز احمد قادری بدایونی نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ہم سب کے لئے، خصوصاً اہلسنت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس دورِ قحط الرجال میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ اکثر علماء آپ کا ذکر خیر کرتے تھے۔

فقیر کے والد ماجد خلیل ملت، خلیل العلماء، شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی نور اللہ مرقدہٗ وقدس سرہٗ العزیز نے بھی مارہرہ شریف اور بدایوں شریف کے روحانی رشتوں کے حوالوں سے حضرتِ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا تذکرہ یقیناً فقیر سے فرمایا اور علمی خدمات کو سراہا حقیقت یہ ہے کہ حضرت عزیز ملت مفتی عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے نامور عالم تھے۔ عربی زبان کے فن کے ماہر۔ جید محدث، پرجوش مبلغ اور باعمل شیخِ طریقت تھے۔ آپ نہ صرف آسمان علم و فضل کے نیّر تاباں، مجسمہ زہد و ایثار، فقر و قناعت کے لاج رکھنے والے، سلف صالحین کی چلتی پھرتی یادگار اور فاضلِ بے بدل تھے بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلاف کی یادگاروں میں سے ایک یادگار تھے۔ جن کا ثیل اور ہم سر مدتِ طویلہ اور

Marfat.com

اعتدادِ زمانہ کے بعد آتا ہے۔ آپ کی علمی اور شخصی وجاہت اور رعب و وقار کا یہ عالم کہ علماء بھی آپ کے سامنے دم بخود رہتے تھے۔ آپ کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ بھی آپ کی تعظیم کرتے تھے۔ پاکستان میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو علمی اور روحانی خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقہ اور طفیل حضرت پر کروڑں رحمتیں نازل فرمائے۔

(آمین)

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مہتمم و شیخ الحدیث

دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد

Marfat.com

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (ایم۔ اے)

لاہور

حضرت مفتی عزیز احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ علمائے اہلسنت میں اپنی علمی برتری، تقویٰ اور راسخ الاعتقادی کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔ مجھے آج سے تقریباً بیس سال قبل اس وقت نیاز مندی حاصل ہوئی جب آپ نے مفتی محمد حسین صاحب نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کے لئے نہایت خندہ پیشانی سے اپنی مسجد عید گاہ اور ساتھ کی ملحقہ جگہ پیش کر دی اس جگہ کا جائزہ لینے کے لئے جامعہ نعیمیہ چوک دالگراں کے جوار اکین مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی اس دعوت پر پہنچے۔ اُن میں مَیں بھی تھا مفتی صاحب انکساری، وضع داری اور کشادہ دلی کا مجسمہ نظر آئے۔ نہ احسان نہ غرور نہ نمائش۔ وُہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کی آمد آمد پر دل و جان فرشِ راہ کئے جاتے تھے۔ اگرچہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی نے آگے چل کر اس مسجد عید گاہ اور مدرسہ کو سُنیوں کا مایۂ ناز دارالعلوم بنا دیا، مگر جامعہ نعیمیہ کی بنیادوں میں جس عالمِ دین کا خلوص، جذبہ اور ایثار سمویا ہوا ہے وہ حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی قدس سرہٗ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آج جامعہ نعیمیہ کی تعمیرِ ارتقاء کی سلور جوبلی سے بھی زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ مگر مفتی صاحب کی جامعہ نعیمیہ سے رفاقت، تعاون اور خود سپردگی اس زمانہ میں مثالی ہے۔ مجھے جامع نعیمیہ میں اکثر جانے کا موقع ملا۔ میں نے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تقویٰ اور شرافت کا نمونہ پایا۔ حضرتِ مفتی صاحب کی وفات

Marfat.com

سے سنّیوں میں ایک متبحر عالم دین سے محرومی کا احساس اُبھرتا ہے اس عالم دین کی رحلت پر جس قدر اظہارِ رنج والم کیا جائے کم ہے۔ اس موت نے علمی دُنیا کے ایک روشن چراغ کو گُل کر دیا اور اسلاف کی ایک یادگار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ ایسے علمائے کرام اگرچہ خاموش اور بے لوث خدمات کے پیکر ہوتے ہیں۔ تاہم تاریخ میں اُن کا نام درخشاں رہتا ہے۔

ع
ہم سے درویشوں کی اے اہل جہاں قدر کرو
ہم سے درویشوں کا تاریخ میں نام آتا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا الٰہی بخش قادری ضیائی لاہور

علامۃ الدھر فقیہہ العصر، اُستاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی عزیز احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دور میں آپ کا وجود اہلسنّت و جماعت کی صداقت و حقانیت کی چلتی پھرتی تصویر تھا بھٹکے ہوئے راہی کیلئے خضر راہ تھا۔

پیرانہ سالی کے باوجود نماز کی پابندی کے نہایت سختی سے کاربند تھے اور چہرے سے نور برستا تھا حق بات کہنے میں کبھی جھجک محسوس نہیں کرتے تھے۔ زندگی بھر قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے رہے۔ آپ کا وجود باقیات الصالحات کا عمدہ ترین نمونہ تھا۔ زندگی بھر گوشہ تنہائی میں خلوت نشین رہے۔ عید گاہ گڑھی شاہو (جامعہ نعیمیہ) میں تقریباً نصف صدی تک خلقِ خدا کو ہدایت دیتے رہے۔ آپ ہمہ صفت موصوف تھے۔ آپ کا حلقۂ ارادت کافی وسیع تھا۔ ہر وقت عقیدتمندوں کا ہجوم رہتا تھا۔ اور خلقِ خدا صبح و شام اس چشمۂ علم و حکمت سے فیض یاب ہوتی رہتی تھی۔

مُدت سے جسم نحیف و نزار تھا۔ لیکن چہرہ تادمِ زیست نورِ ایمان سے چمکتا رہتا تھا۔ بلکہ وصال کے بعد چہرہ متبسّم اور انوار کی بارش ہو رہی تھی آپ کی نمازِ جنازہ جامعہ نعیمیہ کے وسیع و عریض احاطہ میں ادا کی گئی جس میں

Marfat.com

ہزار ہا عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شمار علمائے کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

آپ کا عقیدت مند

بندہ عاصیم الٰہی بخش قادری رضوی ضیائی

۳۱ / ۷ / ۸۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّد غلام مصطفےٰ بخاری عقیل

مدرس

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور

یادگارِ سلف حضرت علامہ مولانا مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
علماء اہلسنّت سے تھے جن کا دم فی زمانہ غنیمت تھا کہ اہلِ سُنّت جس طرح روز
قحط الرجال کا شکار ہو رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب جیسے لوگوں سے جب
محروم ہوتے ہیں تو کلیجہ دھل جاتا ہے کہ جب یہ لوگ یکے بعد دیگرے چلے جائیں
آنے والے تو اہلسنّت کا کیا ہوگا۔؟

حضرت بدایونی کے لئے اس سے زیادہ کیا کہا جاسکتا ہے کہ جتنے علماء
ان کی حیات میں مجھے ملنے کا اتفاق ہوا انہیں حضرت مفتی صاحب کی عظمت
کے گُن گاتے اور ان کے بے مثال تقویٰ کا معترف پایا۔ اہلسنّت میں کسی با
صفات شخصیت کے لئے عموماً یہ نہایت مشکل مقام ہے کہ ہم سے ہر شخص
من و ما و دیگرے نیست کے زعم میں بتلا ہے پھر یہ کہ افاضل اسلاف کے علم و عمل
کا امین ہونا کوئی معمولی بات تو نہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ
حضرت کا سرو قامت استقبال کرتے تھے۔ آپکے ظاہری حسن و جمال کو دیکھ
اللہ تعالیٰ یاد آجاتا تھا۔

سیّد غلام مصطفےٰ بخاری عقیل

Marfat.com

حضرت مولانا

حافظ محمد اشرف چوہدری

خطیب و مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

خلیفہ مجاز حضرت قبلہ مفتی عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

جب اس عقل ناقص کی رسائی عنوان تک ہوتی ہے تو ششدر رہ جاتا ہوں کہ کہاں میں جو علم کی رموز سے ناآشنا اسرار تصوف سے بے بہرہ، ادب کی وادی سے ناواقف۔ اور کہاں وہ سیدی مرشدی شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول مفتی اعظم پاک و ہند حضرت علامہ قبلہ مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایونی ثم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جو علم و معرفت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور دنیائے معرفت کا ایک روشن آفتاب تھے اور جن کے زیر سایہ احقر راقم الحروف نے تقریباً چودہ سال بسر کیے۔ میری اس ناقص و کمزور عقل و خرد کی پرواز کہاں کہ آپ کے کمالات عالیہ اس صفحۂ قرطاس پر ضبط تحریر میں لاسکوں میرے اس قلم میں طاقت کہاں کہ اپنے سمند شوق کو مہمیز لگا کر قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدائح کو احاطہ میدان میں لاسکوں اپنی ہیچمدانی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حضور غریب نواز کی نگاہ شفقت کے زیر سایہ اپنی مشاہدات اور محدود سے چشم دید واقعات کو زیور الفاظ سے آراستہ کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی

Marfat.com

سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کچھ کلیاں ان کے گلشن کی کچھ تنکے اپنے نشیمن کے
جو کچھ بھی ہلا ساماں سے کر ہم تیری گلی میں آ نکلے

حضور غریب نواز کی شان اطہر کے بارے میں کچھ تحریر کرنے کا مقصد یا آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کو عوام الناس سے متعارف کرانے کا مقصد یہ نہیں ہے۔ کہ آپ کی ذات محتاجِ تعارف ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ حضرت مفسر قرآن قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات ان مراتب پر فائز تھی۔ کہ اسے متعارف کرانے کی ضرورت ہی نہیں۔ احقر نے یہ ہدیہ خلوص صرف اس لئے جامع الفاظ سے مزین کیا ہے تاکہ میرا نام بھی حضور مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے مداحوں میں آجائے جس طرح کہ بازارِ مصر میں خریدارانِ یوسف علیہ السلام کو اس بڑھیا نے جواباً کہا تھا کہ مجھے یہ تو۔ کامل یقین ہے۔ کہ یوسف کو خرید نہیں سکتی۔ لیکن یہ بھی تو واثق اُمید ہے کہ قیامت کے دِن میرا نام بھی خریدارانِ یوسف علیہ السلام میں آجائے گا میرے اس اظہار دِل کو بھی اسی پر محمول کر لیں۔

یہ ایک زندہ جاوید اور ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جب کوئی قوم اپنے۔ اسلاف کی عظمت کو کھو بیٹھتی ہے۔ تو غلامی کے اطواق و سلاسل اس کے گلے کا ہار بن جاتے ہیں۔ اور ظلمت و گمراہی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

اسی سلسلے کی ایک کڑی سرزمینِ پاک و ہند میں مسلمانوں کی صورت حال بھی ہے اِس قطعہ ارضی پر تبلیغ اسلام فرمانے اور شمع اسلام کو فروزاں کرنے کیلئے کئی نفوس

Marfat.com

قدسیہ نے قربانیاں پیش کیں ان ہی عظیم المراتب ہستیوں میں سے ایک بابرکت نام اس جلیل القدر ہستی کا بھی ہے۔ جن کو آج بھی شیخ الحدیث والتفسیر، پیر طریقت و شریعت حضرت علامہ مفتی اعظم پاک و ہند قبلہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی ثم لاہوری علیہ الرحمہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تقریباً چودہ سال قبل حصولِ تعلیم کے سلسلے میں جس وقت میں جامعہ نعیمیہ میں آیا تھا۔ اسی وقت سے ہی مجھے حضرت صاحب علیہ الرحمہ کی معیت کا شرف حاصل رہا ہے۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ بعد از نمازِ فجر درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ ہجوم معتقدین میں درس کے بعد طلوعِ آفتاب تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہتا۔

اِس کے بعد سب ساتھی نمازِ اشراق ادا کرتے اور پھر یہ محفل حد اختتام تک پہنچتی۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ ہر روز آخر میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔ جس میں حسب معمول ہر روز تمام مسلمین و مسلمات کو ایصالِ ثواب کیا کرتے تھے۔ خصوصاً قادری سلسلے سے منسلق ہونے کی بنا، پر قادری سلسلے کے بزرگوں کے نام لے کر ایصال ثواب کیا کرتے تھے۔

۱۹۷۷ء دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور میں حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلے میں ایک محفل پاک کا انعقاد ہوا جس میں مقتدر علماء و مشائخ نے شرکت کی جس میں مفتی اعظم ابوالبرکات سید احمد شاہ علیہ الرحمہ صاحب نے بھی قدم رنجہ فرمائے تھے۔ جب قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ اپنے گھر سے نکلے اور جلسہ گاہ کی طرف آہستہ آہستہ چل کر آرہے تھے۔ تو احتراماً ان کے استقبال کے لیے تمام علماء مشائخ کھڑے ہوگئے۔ حتی کہ مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث سید ابوالبرکات شاہ رحمۃ اللہ علیہ چل کر آگے بڑھے اور بڑے پیار و محبت کے ساتھ معانقہ کیا اور کافی دیر تک دوستانہ لب ولہجے میں محوِ گفتگو رہے

Marfat.com

قبلہ سیّد صاحب علیہ الرحمۃ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر جس جگہ خود تشریف فرما تھے۔ وہاں مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو بھی اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔ اس جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ایک مقرر نے کوئی غلطی کی تو قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے فوراً اصلاح فرمائی یعنی مفتی صاحب کی یہ عادت شریف تھی کہ سٹیج پر ہی اگر کوئی عالم یا مقرر کوئی غلطی کرتا تو وہاں موقع پر ہی اصلاح فرما دیتے۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ رمضان المبارک کے دوران اپنے معمولات میں اضافہ فرما دیتے تھے۔ اور نمازِ تراویح میں آپ خود قرآن پاک سناتے اور تقریباً دو گھنٹے میں بیس رکعات تراویح مکمل ہوتی تھی۔ یعنی آپ ٹھہر ٹھہر کر قرآنِ پاک کو اس طریقے سے پڑھتے کہ ہر لفظ خوب سمجھ میں آتا۔ خوفِ خدا اور تقویٰ کے بلند مقامات پر فائز ہونے کے ثبوت میں یہ واقعہ ہی کافی ہے۔

ایک دِن رمضان المبارک میں اٹھارہ[۱۸] تراویح پڑھانے کے بعد آپ کو اچانک شک گزرا کہ ان کے کپڑے پاک نہیں ہیں۔ تو آپ نے مقتدیوں کو فرمایا کہ آپ ذرا انتظار کریں۔ میں کپڑے بدل کر آتا ہوں۔ آپ گئے اور کپڑے بدل کر آئے اور ازسرِ نو فرائض اور بیس تراویح رکعات مکمل کرائیں۔

۱۹۸۰ء میں جب مَیں نے حفظِ قرآنِ پاک مکمل کیا تو قبلہ مفتی صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آپ نے اس دفعہ قرآنِ پاک یہاں ہی (یعنی جامعہ نعیمیہ) میں سنانا ہے۔ اَلاَمرُ فَوقَ الاَدَب کے تحت اور اپنی سعادت سمجھتے ہوئے میں قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا حکم بجالایا اور قرآنِ پاک تراویح میں سنانا شروع کر دیا۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ خود سماعت فرماتے تھے۔ اور جہاں پر کوئی لفظ انہیں سمجھ نہ آتا یا کسی آیت میں غلطی کا احتمال سمجھتے تو سلام کے بعد فرماتے یہ دوبارہ پڑھو اور لفظ اللہ کو بالخصوص آپ قواعد وتجوید کے مطابق پڑھنے

Marfat.com

کی مشق کرواتے۔ اس بات سے ہر وہ آدمی باخبر ہے جس نے حضرت صاحب کے پیچھے تراویح پڑھیں یا انہیں جماعت میں شریک ہو کر سماعت کرتے ہوئے پایا۔ یہ میری بڑی خوش قسمتی تھی کہ جہاں پر جامعہ نعیمیہ کے اساتذہ، طلباء اور حفاظِ کرام سماعت فرماتے تھے۔ وہاں قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے خود سماعت فرمائی۔

حضرت صاحب علیہ الرحمۃ! اکثر مجھے فرماتے تھے۔ کہ جب بھی آپ اسباق سے فارغ ہوا کریں تو میرے پاس آکر بیٹھا کریں۔ اور جب میں ان کے پاس جاتا تو حضرت صاحب علیہ الرحمۃ مجھے کوئی نہ کوئی کتاب پکڑا دیتے اور فرماتے اِسے پڑھو میں پڑھتا جاتا اور جہاں پر کوئی غلطی ہوتی تو حضرت علیہ الرحمۃ بڑی شفقت سے میری اصلاح فرماتے اور مجھے اکثر قاری اشرف کا بیٹے والا کہہ کر پکارتے تھے۔

ایک دفعہ تنظیم المدارس اہل سُنّت و جماعت کا اجلاس جامعہ نعیمیہ میں منعقد ہوا۔ تو کثیر تعداد میں علمائے کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور غزالیٔ زمان رازیٔ دوراں میرے پیرو مرشد حضرت شیخ الحدیث والتفسیر سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قبلہ مفتی صاحب نے مجھے فرمایا کہ قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ سے میرا محبّت بھرا سلام کہنا جب قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اجلاس سے فارغ ہوئے اور واپس جانے لگے تو عین اس وقت جب کار پر بیٹھ رہے تھے تو میں نے انہیں قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا سلام پہنچایا تو سیّدی و مرشدی علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلام سُنتے ہی بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے بھئی مجھے ان کے پاس لے چلو کاظمی صاحب اور دوسرے علمائے کرام جب قبلہ مفتی صاحب کے پاس پہنچے

Marfat.com

معانقہ کیا اور قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں کو سیدی مرشدی علامہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے بوسہ دیا۔ اور علامہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی جیبِ خاص سے ایک سو روپیہ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو بطورِ ہدیہ پیش کیا اور کہا حضرت یہ حقیر سا ہدیہ قبول فرمائیں اور ساتھ ہی دعا کے لئے بھی کہا تو آپ علیہ الرحمۃ نے ہدیہ بڑے پس و پیش کے بعد قبول کیا۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی سیرت اور کردار لوگوں کے لئے مشعلِ راہ تھی۔ کیونکہ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کو جس لمحے میں بھی دیکھا ہے۔ ان کی زبان پر ذکر جاری ہے۔ گویا کہ ان کا قلب جاری تھا۔ جو کہ ہر وقت اللہ کی یاد میں مستغرق رہتا تھا۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کبھی شرعی مسئلے میں اس بات کی رعایت نہیں کرتے تھے کہ لوگ کیا کہیں گے یعنی جو بات بھی حق ہوتی اسے فوراً کہہ دیتے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ میں ایک فطری اور قدرتی جلال تھا جب تک آپ مسجد میں تشریف نہ لاتے۔ کسی مقتدی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ یہ بات کہے کہ حضرت صاحب کو دیر ہو گئی ہے تو کوئی اور جماعت کرا دیں جس وقت تک آپ تشریف نہ لاتے تو نمازی بڑے اطمینان کے ساتھ آپ کا انتظار کرتے تھے۔ مفتی صاحب سُنّت کی پیروی اور پابندی پر بڑا زور دیتے تھے اسی رمضان المبارک میں مجھے شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبداللطیف نقشبندی صاحب نے فرمایا کہ قبلہ مفتی صاحب کی زیارت کو کافی عرصہ ہو گیا ہے اس لئے کسی دن آپ مجھے حضرت کے پاس لے جائیں تاکہ ان کی زیارت اور ان کے فیض سے مستفید ہوں۔ تو میں حضرت علامہ مولانا عبداللطیف صاحب نقشبندی کو گاڑی پر ساتھ لے کر مفتی صاحب کے پاس پہنچا۔ تو ہم نے جاتے ہی قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی قدم بوسی کی۔ اور سلام کے بعد بیٹھ گئے۔ تقریباً دو گھنٹے تک قبلہ مفتی صاحب سے

Marfat.com

مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی اور حضرت صاحب نے ہمیں کئی نصیحتیں فرمائی اور شیخ الحدیث مولانا عبداللطیف صاحب نقشبندی کو خلافت عنایت کی اور تمام علوم کی مولانا عبداللطیف صاحب کو اجازت مرحمت فرمائی جو انہیں اپنے اساتذہ اور مشائخ سے ملی تھی۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے مجھے اور علامہ عبداللطیف کو ایک ایک قرآن پاک کا تحفہ عطا کیا۔ جس قرآن پاک کا حضرت صاحب نے ترجمہ کیا ہوا ہے۔

بعدازاں حضرت صاحب نے بڑی شفقت اور دعاؤں کے ساتھ ہمیں الوداع کیا۔ میں جب بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتا تو مجھے اکثر فرماتے کہ آپ جب بھی میرے پاس آیا کریں تو ایک قرآن پاک پڑھ کر لایا کریں۔ تو پھر میں جب بھی ان کے پاس جاتا تو پورا قرآن پاک پڑھ کر جاتا یا کچھ پارے پڑھ کر لے جاتا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتا تو آپ فوراً دعا فرماتے اور اس کلامِ پاک کا ثواب پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام مسلمانوں کو بالعموم اور قادریہ سلسلے کے بزرگوں کو بالخصوص پہنچاتے اور آپ زندہ لوگوں کو بھی اس کا ثواب پہنچاتے تھے۔ اور آپ فرماتے کہ میں تو زندوں اور مرنے والوں سب کو ثواب پہنچاتا ہوں۔ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس رات وصال فرمایا ہے۔ اس سے ایک دن قبل میں اور شیخ الادب حضرت مولانا صاحبزادہ محمد سرفراز نعیمی صاحب الازہری ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ اور حافظ مقصود احمد سعیدی قبلہ مفتی صاحب کی عیادت کیلئے شیخ زید ہسپتال گئے۔ اس وقت حضرت صاحب کو آکسیجن لگی ہوئی تھی اور آپ مدہوش تھے لیکن ان کے سانس کی کیفیت کچھ اس طرح تھی کہ سننے والوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ہر سانس کے ساتھ اللہ ہو اللہ ہو کا ذکر ہو رہا تھا۔

قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا بڑا قریبی روحانی تعلق ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے سات سال قبل مجھے خلافت اور رُوحانی فیض سے نوازا تھا۔ اور مسلسل حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت تا وقت آخر مجھ پر رہی اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی دیگر علماء کو بھی خلافت سے نوازا۔ ان خلفاء سے چند کے نام یہ ہیں۔

(۱) شیخ الحدیث مولانا الحاج عبد اللطیف نقشبندی صاحب۔

(۲) حضرت مولانا اُستاذ العلماء جناب عبد الغفور صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ لاہور۔

(۳) جناب حافظ محمد نواز اشرفی صاحب سلامت پورہ۔

(۴) جناب مولانا قاری عبد الغنی صاحب۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا شمار صفِ اوّل کے علماء میں ہوتا ہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ قبلہ سے میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ علیہ الرحمۃ نے مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کی زیارت بھی کی ہے اور ان کی تقریر بھی سُنی ہے اور حضرت صاحب علیہ رحمۃ فرمایا کرتے تھے۔ کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دورۂ حدیث کے طلباء کا امتحان لینے کے لئے اکثر مجھے بُلایا کرتے تھے۔

علم وعرفان کا یہ آفتاب جہان تاب جو ایک عرصہ تک اپنی علمی و روحانی ضوفشانیاں پھیلاتا رہا۔ آخر جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب بوقت رات نو ۹ بجے مطابق ۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو غروب ہو گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

محمد اشرف

Marfat.com

جناب صوفی محمدؐ عبد العزیز قادری مدظلہ

مُرید خاص حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی مدظلہ

اس حقیر پُر تقصیر کو آج سے تقریباً بتیس ۳۲ سال قبل قبلہ پیر و مُرشد حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس دوران آپ سے خلوت وجلوت میں فیض حاصل کرنے کا اکثر موقع اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میسّر آیا۔ آپ کی اقتداء میں پنجگانہ نمازوں میں جمعہ وعیدین اور تراویح کی نمازوں کے ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ آپ کے درسِ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کو، جوکہ آپ جامع مسجد عید گاہ گڑھی شاہو لاہور (جامعہ نعیمیہ) اور جامع مسجد شاہ ابوالبرکات لوکو شاپ مغلپورہ میں کافی عرصہ تک دیتے رہے، کی سماعت کا موقع ملا جس سے بہت سے مسلمان مستفید ہوتے رہے۔ جامع مسجد عید گاہ گڑھی شاہو میں آپ تمام نمازوں کی جماعت ہمیشہ افضل وقت پر پڑھاتے تھے۔

نماز جمعہ کے بعد آپ کا معمول تھا کہ آپ "قطب" کی طرف رُخ کر کے نمازیوں کو درج ذیل درُود شریف پڑھاتے تھے اور اور اس کے بعد دُعا فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

جمعۃ المبارک کے دن نمازِ جمعہ کے وقت کچھ معذور اور بیوہ عورتیں مالی امداد کے لئے آجاتیں تھیں۔ جن کی آپ داد رسی فرماتے تھے۔ آپ ہر ماہ گیارہویں شریف کا اہتمام فرماتے تھے جس میں آپ اپنے کاشانہ سے لنگر کا بندوبست کرتے اور کچھ اہلِ محلہ مٹھائی وغیرہ پیش کرتے جو کہ حاضرین محفل میں تقسیم کیا جاتا۔ ہر سال رمضان المبارک میں نماز تراویح میں آپ خود قرآنِ پاک سناتے تھے۔ اور صحیح ورتل القرآن ترتیلا کی عکاسی فرماتے تھے۔ اِس لیے کئی دوسرے محلّوں سے بھی نمازی آپ کی اقتداء میں نمازِ تراویح پڑھنے کے لئے آتے تھے۔

جیسا کہ عموماً ہمارے ہاں نام نہاد پیروں اور مُلّاؤں کو ملاقات کرنے کے لیے بہت سے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ مگر مفتی صاحب کی زیارت وملاقات کے لئے کوئی دشواری پیش نہیں آتی تھی۔ آپ ملاقات کرنے والے سے بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ ملاقات کے وقت حدودِ شریعت کا خاص خیال فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ملاقات کے وقت سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلّم کے مطابق پہلے السّلامُ علیکم کہو اور پھر مصافحہ کرو۔

طہارت و پاکیزگی :

یوں تو حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا ہر عمل احکامِ شریعت کی عملی تصویر تھا۔ مگر طہارت و پاکیزگی کے لئے آپ بہت احتیاط فرماتے تھے

Marfat.com

جامعہ نعیمیہ میں جو وضو خانہ ہے وہاں اکثر طالب علم اپنے کپڑے وغیرہ دھوتے تھے۔ لہذا آپ جب وضو کے لئے جاتے تو آپ ننگے پاؤں نہ بیٹھتے بلکہ اپنے جوتے پہنے رکھتے۔ جب آپ علامہ اقبال ٹاؤن میں مقیم تھے۔ تو اکثر مجھے اپنا لباس دھونے کے لئے دیتے اور تاکید فرماتے کہ کپڑوں کے اوپر سے کھلا پانی خوب بہائیں اور اس کو خوب نچوڑیں یہاں تک کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ یہ خیال نہ کرنا کہ کپڑا پھٹ جائے گا۔ اور خشک کرنے کے لئے پاک صاف جگہ پر ڈالنا اور بچوں کی پہنچ سے دُور رکھنا۔

عجز و انکساری :

آپ کی عاجزی اور انکساری کی یہ حد تھی کہ اپنے مُریدوں سے بھی فرماتے تھے کہ آپ کے حق میں دعا کریں۔ باوجود بے مثال عالم، مفتی، حافظ اور فقیہہ ہونے کہ آپ اپنے آپ کو طلباء کی صف میں شمار کرتے۔ اور ہمیں تلقین فرماتے تھے۔ کہ علمِ دین حاصل کرتے رہو۔ اگر علمِ دین کے طالب علم کی حیثیت میں موت آجائے تو شہادت کی موت کا ثواب ہو گا۔ تحائف نہ صرف قبول فرماتے بلکہ مستحق مریدوں کی مالی معاونت بھی فرماتے۔

ایصالِ ثواب کرنا بھی آپ کا روزانہ کا معمُول تھا۔ اور ہمیں بھی اس نیک کام کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ زندوں، مُردوں اور آئندہ پیدا ہونے والوں، سب کو ایصالِ ثواب کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

حتیٰ کہ اپنے مسلمان "جن بھائیوں" کو بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے آپ ہمیں نماز میں ہر رکن، قیام، قومہ، جلسہ وغیرہ صحیح طور پر ادا کرنے اور نوافل کھڑے ہو کر پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آخری ایام زندگی میں جبکہ ضعف اور کمزوری بے انتہا تھی۔ تب بھی آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

مسجد کی تعمیر میں حصّہ

علامہ اقبال ٹاؤن قیام کے دوران ایک ملاقات میں حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے میں نے ذکر کیا کہ جس مسجد میں میں امامت کے فرائض پر مامور ہوں وہ مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ تو آپ نے مبلغ اکیس ۲۱ صد روپے نقد اور ایک کلائی کی گھڑی مسجد کی تعمیر پر خرچ کرنے کے لئے عطا کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ جو کہ مسجد کی تعمیر میں صرف کر دیئے گئے۔

آخری ملاقات

آپ کے ہسپتال میں داخل ہونے کے تیسرے روز اس خادم کو آپ کی علالت کی خبر ملی تو فوراً حاضر خدمت ہوا۔ دست بوسی کے بعد ابھی بیٹھا ہی تھا کہ ہسپتال کی طرف سے آپ کیلئے کھانا لایا گیا۔ آپ نے کھانا تناول فرمانے سے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے کہ ڈاکٹروں نے میری نماز پر پابندی لگا دی ہے۔ بہر حال جب واپس آنے لگا تو آپ نے میرے لئے اپنی ظاہری زندگی کی آخری دعا فرمائی! اور خدا حافظ فرمایا اس کے بعد آپ چند روز حالتِ استغراق میں رہے۔ آپ کی ہر سانس اس طرح جاری تھی کہ جیسے آپ ذکر نفی میں مصروف ہیں۔ آخر کار بروز جمعرات ۶ جولائی ۱۹۸۹ء تقریباً عشاء کے وقت آپ ظاہری طور پر ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محمد عبدالعزیز قادری

Marfat.com

ڈاکٹر امان اللہ قادری (گجرات)

مرید حضرتِ مُفتی صاحب علیہ الرحمہ

حضرت قبلہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔ اُن دنوں میں لاہور میں ایچیسن کالج (پرانا نام چیف کالج) میں بطور ڈسپنسر (DISPENSER) تعین ہوا۔ میرے ساتھ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو خاص محبت تھی۔ میں آپ کا شاگرد اور مُرید ہوں۔ آپ شریعتِ مطہرہ کے زبردست پابند تھے۔ ایک دفعہ میں حکیم الامت حضرت مولانا احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گجرات حاضر ہوا۔ دریافت فرمایا کہ کہاں سے آتے ہو۔ عرض کیا! لاہور سے حاضر ہوا ہوں اور حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ کا شاگرد، مُرید ہوں۔ اتنا سُننا تھا کہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب علیہ الرحمہ اُٹھے۔ اپنی چادر مبارک دی اور فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اِس پر بیٹھو۔ ہمارے ہاں کاٹھ کباڑ نہیں۔ میں نے وہ چادر تبرکاً محفوظ کرلی۔ بعدازاں حکیم الاُمت علیہ الرحمہ نے حضرتِ مفتی عزیز احمد صاحب کی خیر و عافیت دریافت کی۔

اکثر جیّد علمائے کرام آپ کے ساتھ بڑے احترام سے ملاقات کرتے۔ مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ جب ملاقات کے لئے آتے تو سلام کرنے کے بعد دو زانوں ہو کر نظریں جُھکا کر بیٹھ جاتے تھے۔

Marfat.com

اللہ رب العزت حضرت مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اُن کے فیوض و برکات سے فیض یاب فرمائے ۔

(آمین)

(ڈاکٹر امان اللہ قادری گجرات)

Marfat.com

قطبِ لاہور

فخرِ اہلسنّت، عالم اجل، فاضلِ بے بدل حضرت علّامہ مفتی عزیز احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ مگر اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں تادمِ آخر موجود رہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندوں کا طرّۂ امتیاز ہوتی ہیں۔ آپ سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ شریعت و طریقت کے آداب و احترام اور اسرار و رموز سے بخوبی واقف تھے۔ آپ سے میری پہلی ملاقات میرے پیر و مُرشد، قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدّین مدنی قادری قدس سرہٗ کے آستانہ عالیہ پر مدینہ شریف میں دورانِ محفل ہوئی۔ محفل کے اختتام پر پیر و مُرشد نے مجھ سے فرمایا کہ "مفتی صاحب لاہور سے تشریف لاتے ہیں۔ آپ بڑی بابرکت ہستی ہیں، لاہور کے قطب ہیں، آپ انہیں اپنے ساتھ گھر لے جائیں اور ہر قسم کی سہولت اور آرام بہم پہنچائیں"۔ یوں مُفتی صاحب نے تقریباً ایک ماہ مدینہ شریف حاضری کے دوران میرے ہی گھر قیام فرمایا۔ میرے پیر و مُرشد قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدّین مدنی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلّہٗ العالی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت گرامی[1] قدّس سرہٗ نے حضرت مفتی صاحب کو خلافت بھی عطا کی تھی۔

محمد حنیف اللہ والا (کراچی) (عقیدتمند حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ)

---

[1] :- قُطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز امام اہلسنّت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

یہ محض اتفاق کی بات ہے کہ کبھی فقیہہ العصر حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے بالمشافہ ملاقات کا موقع میسر نہیں آیا لیکن آپ کے تبحر علمی، زہد و ورع اور تقویٰ کے بارے میں دیگر اہلِ علم کے ذریعے مطلع رہا ہوں۔ میرے دل میں ان تمام امور کے ساتھ ساتھ ان کی قدر و منزلت کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے اپنے شیخ طریقت قدوۃ الاولیا حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی مدظلہ کی زبان مبارک سے حضرت مفتی صاحب کے بارے میں کلماتِ خیر سُنے۔ وُہ ہمیشہ اپنی مجلس میں ان کی تعریف و تحسین اور ان کے تبحر علمی اور زہد و تقویٰ کا تذکرہ فرماتے۔ میرے لئے حضرت مدظلہ کا یہ ارشاد ایک ایسی سند کا درجہ رکھتا ہے۔ جو حضرت مفتی صاحب کے بارے میں رائے قائم کرنے کے لئے میرے ذاتی مشاہدات اور بالمشافہ ملاقات سے بھی بڑھ کر مضبوط بنیاد ہے۔ اللہ ربّ العزّت آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے علمی فیوضات و برکات کے سلسلہ کو ان کے تلامذہ اور فیض یافتگان کے ذریعے قیامت تک جاری رکھے۔

(آمین)

بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر العباد

خادم علماء الدین

جاوید القادری

برائے (پروفیسر ڈاکٹر) محمد طاہر القادری

Marfat.com

تعزیتی خطوط

Marfat.com

پیر سیّد محمّد مظہر قیّوم شاہ مشہدی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف

مکرمی جناب غلام اویس قرنی صاحب

السلام علیکم :-

حضرت مفتی عزیز احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات اہلسنّت وجماعت کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ علمی حلقے قبلہ مفتی صاحب کی عظیم خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے رہیں گے۔

آپ بے گماں آسمان فقاہت کے درخشندہ آفتاب اور مطلع بہ فراست تھے کہ ایک تابندہ ماہتاب تھے۔ بزم فکرو دانش کو قبلہ مفتی صاحب کے دم سے ناز تھا۔ علم وعمل کا حسین امتزاج آپ کی سیرت کا ایک سنہری باب تھا۔ آپ کے علم وعرفان کی ضیاء پاشیوں نے کتنے ہی ذرّوں کو زر بنایا اور کتنے ہی سینوں کو علم کا مدینہ بنایا۔ سُنّیت ورضویّت کا یہ گلِ نوبہار عنادل کے سوز و گداز کا ترجمان تھا۔ آپکی تحقیقی، تدریسی، تبلیغی اور تصنیفی خدمات کو کافی وقت تک صفحہ ہستی پر مقبولیّت کا ثبات ملے گا۔ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ طٰہٰ ویٰس

پس ماندگان کو صبرِ عظیم، اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ والسلام پیر سیّد محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم۔ اے

(گولڈ میڈلیسٹ) پی۔ ایچ۔ ڈی

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، سکھر (سندھ)

۱۵۔ اگست ۱۹۸۹ء

برادرم زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ غم نامہ بہت تاخیر سے ملا۔

حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ کے سانحۂ ارتحال کی المناک خبر پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعون۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو اپنے جوارِ اقدس میں مقامِ رفیع عطا فرمائے اور تمام متعلقین کو صبر واستقامت ارزانی فرمائے۔ (آمین)

حضرت علیہ الرحمہ یادگارِ سلف تھے، محسن اعلیٰ حضرت، شاہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ کے تلامذہ سے شرفِ تلمذ تھا اور آپ کے صاحبزادہ اکبر حضرت شاہ عبدالمقتدر بدایونی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل تھا۔ آپ نے درس وتدریس اور فتویٰ نویسی میں کمال پیدا کیا۔ اور اپنے علم وفضل سے سیراب کیا۔ مولیٰ تعالیٰ آپکی تربت پاک کو نور سے معمور فرمائے۔ (آمین)

احقر نے رسالہ، حقوق الوالدین پر مختصر تبصرہ لکھا تھا۔ ارسال کرنے والا تھا کہ یہ جانکاہ خبر ملی۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعُون۔!

حقیقت یہ ہے کہ ایک عالم باعمل کی موت ایک عالم کی موت ہے

Marfat.com

مولیٰ تعالیٰ اہلسنّت کو حضرت علیہ الرحمہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر کی طرف سے اہل خانہ کی تعزیت کر دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ

Marfat.com

مکرمی ______ سلام مسنون!

حضرت قبلہ مفتی عزیز احمد قادری صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کی خبر رسالہ "سنّی دنیا" میں دیدی گئی ہے۔ حضرت علامہ مفتی اعظم اختر رضا خان بریلوی ازہری مدظلہٗ نے ایصال ثواب کرا دیا ہے۔ وہ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ مولا تعالیٰ قدیر انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اُن کے متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ آپ براہِ کرم حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے متعلقین تک حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں بریلوی ازہری مدظلہٗ کی تعزیت پہنچا دیں۔

والسلام

عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

سیکرٹری مفتی اعظم اختر رضا خاں ازھری بریلوی

ایڈیٹر ماھنامہ "سنّی دُنیا" سوداگران

بریلی شریف۔ انڈیا۔

Marfat.com

حضرت مولانا سید ریاستِ علی قادری

(کراچی)

بانی و صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۱۴/ اگست ۱۹۸۹ء

محترم جناب فیاض صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

گرامی نامہ موصول ہوا۔ کتاب "حقوق الوالدین" بھی ملی۔ آپ نے صرف ۲ ماہ کے قلیل عرصے میں جس تیزی سے اشاعت کا کام کیا ہے۔ اس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہمت و حوصلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی سعی جمیل کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے انتقال کی خبر پڑھ کر دلی صدمہ ہوا۔ مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کی دینی، علمی اور روحانی خدمات یقیناً اس قابل ہیں کہ انہیں نئی نسل تک پہنچایا جائے۔ تاکہ نوجوان ان کو اپنی عملی زندگی میں مشعلِ راہ بنا سکیں۔

مفتی صاحب قدس سرہٗ العزیز اُن چند نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے لاکھوں مسلمانوں کی زندگیاں سدھار دیں۔

میری دعا ہے کہ جس طرح اُن کا روحانی فیض ہم سب کے شاملِ حال تھا۔ آئندہ بھی جاری و ساری رہے گا۔ علم کی ترویج و اشاعت میں اُن کا جو حصہ ہے وہ قابلِ ستائش ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابلِ تقلید بھی ہے۔

والسلام

سید ریاست علی قادری

Marfat.com

مکرمی ———— اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حاجی نواب دین گولڑوی صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ محترم المقام حضرت علامہ مفتی عزیز احمد صاحب وصال فرما گئے ہیں یہ سُن کر بڑا صدمہ ہوا کہ سلسلہ قادریہ کے ایک اور بزرگ ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ مفتی صاحب موصوف ایک عالم باعمل تھے۔ اور اہلسنت وجماعت کے لئے ایک درد بھرا دل رکھتے تھے۔

آپ کی کچھ کتب میرے مطالعہ سے گزری ہیں جن سے اُن کے تبحّرِ علمی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ہماری بلند مرتبت ہستیاں باری باری اللہ کو پیاری ہو رہی ہیں۔ حالانکہ موجودہ وقت میں ایسے مخلص اور بے لوث علماء کی اشد ضرورت ہے کیونکہ عوام تو عوام، خواص بھی بے عمل ہو رہے ہیں۔ بہر حال مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ کے مصداق ہمیں سرِ تسلیم خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پس ماندگان و متعلقین و متوسلین کو صبرِ جمیل عطا فرمادے۔ (آمین)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

میری طرف سے اِن کے متعلقین کی خدمت میں اظہارِ تعزیت فرمادیں۔

والسلام۔ نیازمند

میاں محبوب الٰہی رضوی

چیئرمین جامع مسجد ٹرسٹ مکتبہ اسلامیہ لائبریری

(چونیاں)

Marfat.com

جملہ اراکین ادارہ معارفِ نعمانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت وعافیت مطلوب ہے بعد از ہدیہ مسنون کہ حضرت علامہ مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرتِ آیات ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ یہ روح فرسا واقعہ سنتے ہی دِل دہل گیا۔ یہ خلا صدیوں پُر نہ ہو گا کیونکہ یہ دورِ قحط الرّجال ہے۔ مفتی صاحب موصوف مرکزی دار العلوم جامع رضویہ شریف کے ممتحن رہے ہیں۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اپنے قرب سے ہمکنار فرمائے اور بلندیاں عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہمیں اُن کے پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کے لئے سرگرمِ عمل رہنے کی ہمت عطا فرمائے۔

آمین ۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی محمد اسلم رضوی

جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

Marfat.com

محترم جناب محمد فیاض احمد صاحب
زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بارے میں معلوم نہ تھا۔ جامع رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد سے یہ المناک خبر پہنچی۔ اُن کی مُدبرانہ شخصیت نے ہمارا حدیث شریف کا امتحان لیا تھا۔

وہ مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علمبردار تھے اور وہ سُنّیت کے درخشاں مینار تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بلندیاں عطا فرماتے۔ اور اُن کی رُوح باریاب جمال رہے۔

(آمین)

دُعاگو :- محمد امین سیالوی از محمدی شریف جھنگ

Marfat.com

قطعات تاریخِ وصال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"قطعۂ تاریخ وفات پاکیزہ باطن"

۱۹۸۹ء

"پاک باطن مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ"

۱۹۸۹ء

"واصلِ حق علّامہ الحاج الحافظ عزیز احمد قادری بدایونی"

۱۹۸۹ء

عزیزِ زمن فخرِ اربابِ سُنّت — تھے سرخیل و سالارِ اہلِ شریعت
وُہ تھے عاشقِ تاجدارِ رسالت — وُہ تھے زینتِ بوستانِ طریقت
محدث، مفسّر، فقیہہ اور مفتی — وُہ تھے ترجمانِ رموزِ حقیقت
حیات اُن کی تھی وقف بہرِ شریعت — وُہ تھے ناشرِ دینِ حق و صداقت
تھے لرزہ براندام سب اہلِ باطل — تھی اعدا پہ چھائی ہوئی اُنکی ہیبت
حمیدہ تھے اخلاق و اوصاف جنکے — مُرقّعِ اِسلام تھی جن کی سیرت
دُعا ہے یہی بارگاہِ الٰہ میں — کہ جنّت بداماں رہے اُنکی تربت

پئے سالِ رحلت یہ ہاتف پکارا
کہو اے قمر: "بدرِ چرخِ شریعت"
۱۹۸۹ء

"نذر گزار حقیر ناچیز قمر یزدانی"

مورخہ۔ ۱۴۱۰ھ۔ ۲۴ ربیع الاوّل

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ وصال

حضرت مولانا مفتی الحاج حافظ قاری علامہ عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمہ

وُہ محدّث وہ مفسّر وُہ عزیزِ دیں پناہ
اُٹھ گیا دُنیا سے ہے اک آج مردِ باخدا

رہبرِ شرع و طریقت۔ صاحبِ فضل و کمال
مفتیِ دینِ متیں تھا وہ حقیقت آشنا!

اُس کے اوصافِ حمیدہ میں کیا کرے کوئی بیان
تھا وُہ اِک مردِ مجاہد متقی و بے ریا!

اے فدا اُس کے سنِ رحلت پہ مجھ کو دفعتاً
"وارثِ ایوانِ خُلد" افلاک سے آئی ندا
۱۴۰۹ھ

نتیجۂ فکر:
ابُوالطّاہر فِدا حسین فِدا
مدیر ماھنامہ مہر و ماہ لاھور

Marfat.com

قطعہ تاریخِ رحلت

بدرِ چرخِ شریعت

۱۹۸۹ء

"محققِ یگانہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی علیہ الرحمۃ"

۱۴۰۹ھ

صد حیف ہو گئے وہ ناگاہ آج رُخصت — اک عالمِ یگانہ وہ پیکرِ فقاہت
فیضانِ علم و حکمت جاری رہے گا اُنکا — ہیں مُستفیض اُن سے کئی محسنینِ ملّت
مفتی امینِ دیں بھی ہوئے فیض یاب اُن سے — تھے خوشہ چین اُن کے حضرت حکیمِ اُمّت
تسہیل کنز ایماں ہے شاہکار اُن کا — اُردو زبان کی جس سے ارفع ہوئی فضیلت
سرمایہ وفا تھا اُن کا وجُود الحق — وابستہ اُن کے دم سے تھی فی الحقیقت
قسمت پہ اُن کی کیوں نہ ہر اک کو رشک آئے — ہیں لُطفِ مصطفےٰ سے وہ آج زیبِ جنّت

سالِ وصال اُن کا مہجور یوں کہو تم
"مفتی عزیز احمد ہیں اُنیسِ اہلسنّت"

۱۴۰۹ھ

نتیجۂ فکر

سیّد عارف محمود مہجور رضوی

علی پورہ روڈ۔ گجرات۔ ۱۵.۸.۸۹ء

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہادِ بالسیف جہادِ بالنفس جہادِ بالقلم

کفر والحاد کے خلاف ہر محاذ پر قیامت تک جہاد جاری رہنا چاہئے

اِدارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

مؤسسہ ۱۹۸۹ء

جہادِ بالقلم

جاری رکھے ہوئے ہے

آپ بھی ادارہ معارفِ نعمانیہ کی رُکنیت اختیار فرما کر اس جہاد میں شمولیت کا شرف حاصل کریں۔

فارم رُکنیت ادارہ معارفِ نعمانیہ ۳۲۳ شادباغ لاہور سے طلب فرمائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Scale 1

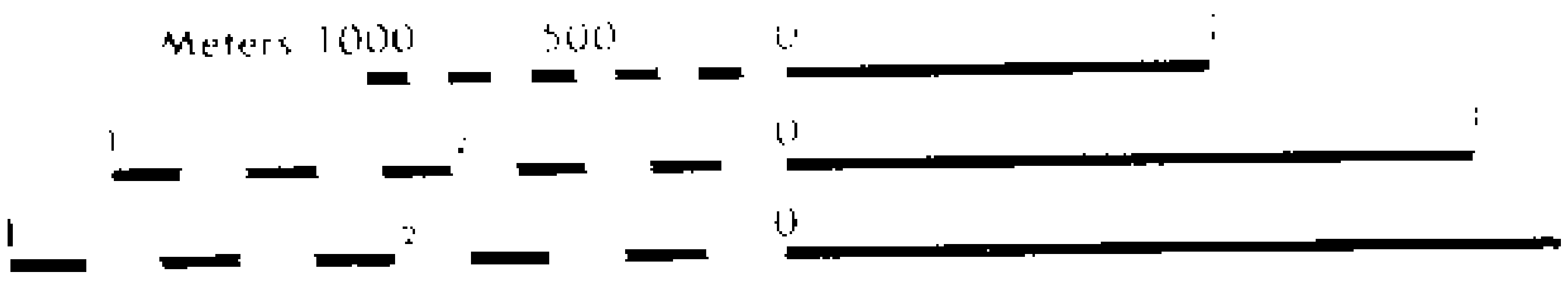

CONTOUR INTERVAL 20 METERS

SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS

SPHEROID	WORLD GEODETIC SYSTEM
GRID	[illegible]
PROJECTION	TRANSVERSE MERCATOR
VERTICAL DATUM	MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRIESTE MOLO SARTORIO
HORIZONTAL DATUM	WORLD GEODETIC SYSTEM
PRINTED BY	DMAHTC 6 84

A LANE IS CONSIDERED TO BE 2 5 TO LESS THAN 3 6 METERS (8 TO LESS THAN 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2 5 TO LESS THAN 4 9 METERS (8 TO LESS THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY

COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED

Grid: Add 69 m E.; Add 195 m N

Geographic: Add 3 2" Long Add 3 1" Lat

100 METER WGS REFERE

1. Read large numbers labeling the grid line left of point and estimate 100 meters from grid line to point
2. Read large numbers labeling the grid line below point and estimate meters from grid line to point 45

WGS Example 123456

46

Sample point

12

13 45

100,000 M SQUARE IDENTIFICATION
IDENTIFICAZIONE DI QUADRATO
DI 100 CHILOMETRI DI LATO

ES

WHEN REPORTING ACROSS A METER LINE, PREFIX THE 100,0 SQUARE IDENTIFICATION IN THE POINT LIES

WGS Example ES12345

GRID ZONE DESIGNATION
DESIGNAZIONE DI ZONA

WHEN REPORTING OUTSIDE ZONE DESIGNATION AREA, THE GRID ZONE DESIGN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہادِ بالسیف جہادِ بالنفس جہادِ بالقلم

کفر والحاد کے خلاف ہر محاذ پر قیامت تک جہاد جاری رہنا چاہیے

اِدارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

مؤسسہ ۱۹۸۹ء

جہادِ بالقلم

جاری رکھے ہوئے ہے

آپ بھی ادارہ معارفِ نعمانیہ کی رُکنیت اختیار فرما کر اس جہاد میں شمولیت کا شرف حاصل کریں۔

فارم رُکنیت ادارہ معارفِ نعمانیہ ۳۲۳ شادباغ لاہور سے طلب فرمائیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہادِ بالسیف — جہادِ بالنفس — جہادِ بالقلم

کفر والحاد کے خلاف ہر محاذ پر قیامت تک جہاد جاری رہنا چاہیے

اِدارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

مؤسسہ ۱۹۸۹ء

جہادِ بالقلم جاری رکھے ہوئے ہے

آپ بھی ادارہ معارفِ نعمانیہ کی رکنیت اختیار فرما کر
اس جہاد میں شمولیت کا شرف حاصل کریں۔

فارم رکنیت ادارہ معارفِ نعمانیہ ۳۲۳ شادباغ لاہور
سے طلب فرمائیں۔

Marfat.com

احوال و آثار

مفتی عزیز احمد

قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

غلام اویس قرنی

ادارہ معارف نعمانیہ لاہور

Marfat.com